HISTORICAL SOCIETY OF HYDERABAD

HISTORICAL TEXT BOOKS SERIES

NO 1

NIZAM-UT-TAWARIKH

(A GENERAL HISTORY OF IRAN)

OF

QADI NASIR-UD-DIN ABU SA'ID

'ABD-ULLAH AL-BYDAWI

COMPOSED A. H. 674 A. D. 1275

With Introduction and Indices

by

Hakim Sayyid Shams-ullah Qadri,

PRINTED AT TARIKH PRESS
HYDERABAB-DECCAN.
1930.

کتاب

نظام التواریخ

تالیف

قاضی ناصر الدین ابو سعید عبد الله بن عمر بن محمد بن علی البیضاوی

در سنه ۶۷۴ هجری

مشتمل بر تاریخ و انساب ملوک عجم از تخلیق عالم و آدم تا عهد تالیف کتاب

بسعی و اهتمام اقل العباد

حکیم سید شمس الله قادری

با انضمام مقدمهٔ انتقادی و اطراف ثلاثه

در مطبع تاریخ در بلده حیدرآباد دکن بطبع رسید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

(۱) ترجمہ مصنف

قاضی ناصر الدین ابو سعید عبد اللہ بن قاضی القضات الامام الشیخ امام الدین عمر بن قاضی القضات الامام فخر الدین محمد بن الامام صدر الدین علی الشافعی البیضاوی

قاضی صاحب قرن ہفتم کے مشہور مفسر اور متکلم ہیں۔ خاندان مغولیہ کے مشہور فرمانروا اباقا خاں (۶۶۳ھ - ۶۸۰ھ) احمد تکودار (۶۸۰ھ - ۶۸۳ھ) اور ارغون خاں (۶۸۳ھ - ۶۹۰ھ) کے معاصر تھے ان کے والد شیخ امام الدین عمر کو اتابک اعظم مظفر الدین ابوبکر بن سعد زنگی (۶۲۳ھ - ۶۵۸ھ) نے بلاد فارس کا قاضی القضات مقرر کیا تھا۔

قاضی صاحب کی ولادت بیضا میں ہوی تھی یہ مقام علاقہ اصطخر میں شیراز سے قریباً آٹھ فرسخ کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اسے گشتاسپ نے آباد کیا تھا اس کی تعمیر میں چونکہ حجر ابیض لگائے گئے تھے اس لئے بیضا نام سے اسے شہرت ہو گئی تھی یہ بڑا ہی مردم خیز مقام ہے اور یہاں اکثر مشاہیر فضل و کمال پیدا ہوئے ہیں۔ مشہور صوفی حسین بن منصور حلاج بھی جنھیں ۳۰۹ھ میں بعہد خلیفہ المقتدر (۲۹۵ھ - ۳۲۰ھ) قتل کر کے جلا دیا گیا تھا۔ اسی جگہ پیدا ہوئے تھے [۱]

---

[۱] تاریخ گزیدہ ص ۷۰۶

قاضی صاحب نے جملہ علوم وفنون اپنے والد بزرگوار سے حاصل کئے تھے ان کے والد علامہ مجیر الدین محمود بن ابی مبارک البغدادی کے شاگرد تھے مجیر الدین کو امام معین الدین ابی سعید منصور بن عمر البغدادی سے تلمذ تھا۔ امام معین الدین حجۃ الاسلام زین الدین ابی حامد محمد بن محمد الغزالی کے ارشد تلامذہ سے تھے [۱]

قاضی صاحب تحصیل علم کے بعد شیراز کے قاضی مقرر ہوئے۔ عرصہ دراز تک یہ خدمت انجام دی۔ اس کے بعد آذربائیجان میں آکر تبریز میں سکونت پذیر ہوئے۔

قاضی صاحب تبریز میں آنے کے بعد ایک روز علمائے تبریز کی مجلس درس میں پہنچے اور علماء سے دور پائین میں بیٹھ گئے۔ درس شروع ہوا۔ مدرس نے علمی نکات بیان کرنے شروع کئے۔ اور یہ گمان کیا کہ حاضرین میں کوئی شخص بھی ایسا نہیں جس نے ان مسایل کو سمجھا ہوگا۔ اس کے بعد خود ہی ان مسایل کی توضیح وتشریح کرنا شروع کیا۔ جب درس ختم ہوگیا تو قاضی صاحب نے اصل مسائل اور اُن کے توضیحات پر چند اعتراض کئے پھر صحیح طور پر ان مسایل اور ان کے حل کو بیان کیا۔ اس کیفیت نے حاضرین پر قاضی صاحب کی قابلیت اور تبحر علمی کا سکہ بٹھادیا۔ وزیر بھی اس مجلس میں موجود تھا اس نے قاضی صاحب کو تبریز کی قضایت پر مامور کردیا۔ کچھ عرصہ کے بعد قاضی صاحب کو ترقی منصب کی خواہش ہوئی شیخ محمد بن محمد کحتائی سے جو اس عہد کے مشاہیر صوفیہ سے تھے۔ سفارش چاہی۔ شیخ محمد ایک روز حسب عادت وزیر کے یہاں تشریف لے گئے اور اس سے قاضی صاحب کی نسبت کہا کہ یہ مرد عالم وفاضل ہیں اور امیر کے ساتھ سعیر میں اشتراک چاہتے ہیں اور ان کی خواہش ہے کہ ان کے منصب میں ترقی دیکر بقدر سجادہ نار میں انھیں حصہ دیا جائے۔ قاضی صاحب پر اس گفتگو کا بے حد اثر ہوا اور منصب قضا سے مستعفی ہوکر گوشہ نشین ہوگئے اور عمر کا آخری حصہ شیخ محمد کی خدمت فیض درجت میں گزرا [۲] یہاں تک کہ تبریز میں انتقال فرمایا

[۱] مرأۃ الجنان جلد سوم ص ۲۱۹ [۲] طبقات الکبریٰ جلد پنجم صہ ۵۹ مفتاح السعادۃ جلد اول صہ ۴۳۶

چرنداب کے قبرستان میں خواجہ ضیاء الدین یحیٰی کی تربیت سے جانب شرق مدفون ہوئے[1]

قاضی صاحب کے سنہ وفات کو مورخین نے اختلاف کے ساتھ بیان کیا ہے

سنہ ۶۴۱ھ مفتاح السعادۃ جلد اول صہ ۴۳۶

سنہ ۶۸۰ھ ہفت اقلیم صہ ۲۰۷

سنہ ۶۸۱ھ کشف الظنون جلد دوم صہ ۵۳۸

سنہ ۶۸۲ھ کشف الظنون جلد اول صہ ۱۶۲

سنہ ۶۸۵ھ مفتاح السعادۃ جلد اول صہ ۴۳۶ بحوالہ صلاح الدین الصفدی المتوفی [illegible]ھ
بغیۃ الوعاۃ للسیوطی صہ ۲۸۶ حبیب السیر جلد سوم جزو اول صہ [illegible]
کشف الظنون جلد اول صہ ۱۶۲ جلد دوم صہ ۱۴۸ تاریخ گزیدہ صہ ۸۱۱

سنہ ۶۹۱ھ بغیۃ الوعاۃ صہ ۲۸۶ تاج العروس جلد پنجم صہ ۱۱

سنہ ۶۹۲ھ مراۃ الجنان یافعی جلد چہارم صہ ۴۱۹ حبیب السیر جلد سوم جزو اول صہ [illegible]
بحوالہ امام یافعی - ہفت اقلیم صہ ۲۰۷

پہلی تاریخ یعنی سنہ ۶۴۱ھ یقیناً غلط ہے کیونکہ قاضی صاحب کا اس کے بعد عرصہ دراز تک زندہ رہنا ثابت ہے اور انھوں نے اپنی کتاب نظام التواریخ سنہ ۶۷۴ھ میں تصنیف کی ہے۔ سنہ ۶۹۲ھ کو صرف امام یافعی نے بیان کیا ہے اور ان کی تاریخ مراۃ الجنان سے خوندمیر نے حبیب السیر میں اور حبیب السیر سے امین رازی نے ہفت اقلیم تاریخ میں یہ تاریخ نقل کی ہے۔ سنہ ۶۹۱ھ کو بیان کرنے والے بھی صرف ایک ہی مصنف یعنی امام سیوطی ہیں اور تاج العروس میں یہ تاریخ انھیں کی کتاب بغیۃ الوعاۃ سے اخذ کی گئی ہے۔ سنہ ۶۸۰ھ و سنہ ۶۸۱ھ اور سنہ ۶۸۲ھ کو اختلافی روایات کی حیثیت سے بیان کیا ہے لیکن ان کی نسبت لکھنے والوں نے توثیق کے لئے کوئی سند نہیں بیان کی ہے۔ سنہ ۶۸۵ھ پر اکثر مورخین کا اتفاق ہے اور یہ سن سب سے

---

[1] روضات الجنات صہ ۴۵۴

قدیم کتاب حمد اللہ مستوفی کی تاریخ گزیدہ میں ملتا ہے جو قاضی صاحب کی وفات کے (۲۵) سال بعد تصنیف ہوئی ہے سلسلہ یادگار گب میں اس کتاب میں جو مخطوط ذریعہ عکس شائع ہوا ہے اس میں خمس وستمائۃ درج ہے۔ (صـ۱۱۸) لیکن حقیقت میں یہ کتابت کی غلطی ہے اور کاتب سے سہوًا لفظ ثمانین چھوٹ گیا ہے چنانچہ پروفیسر نکلسن نے اپنے انگریزی اقتباس میں اس کی تصحیح کر دی ہے (دیکھو جلد دوم صـ۲۲۲) اور نیز ہم نے گزیدہ کے دو مخطوطے دیکھے ہیں ان میں صاف طور پر یہ تاریخ خمس وثمانین وستمائۃ یعنی سنہ ۶۸۵ھ لکھی ہوئی ہے۔ اس کے بعد اس تاریخ کے بیان کرنے والوں میں شیخ صلاح الدین الصفدی ہیں جن کا سنہ ۷۶۴ھ میں انتقال ہوا ہے[۱] اور انھوں نے یہ تاریخ شیخ نجم الدین الدہلی سے سنی ہے[۲] جو قاضی صاحب کے معاصر اور دوست ہیں۔ اس بنا پر یہ تاریخ دوسری تاریخوں کے مقابلہ میں زیادہ صحیح اور قابل وثوق معلوم ہوتی ہے۔

قاضی صاحب نے مختلف علوم وفنون میں متعدد متون تصنیف کئے ہیں مثلاً

(۱) الغایۃ القصوی فی فروع الشافعیہ۔ یہ فقہ شافعی میں معتبر کتاب ہے۔ شیخ عبد اللہ بن محمد الفرغانی اور غیاث الدین محمد بن محمد الاقسرائی نے اس کی مبسوط شرحیں لکھی ہیں۔

(۲) منہاج الوصول الی علم الاصول تقریبًا بیس علما نے اس پر شروح وحواشی لکھے ہیں منجملہ ان کے شیخ فخر الدین ابو المکارم احمد بن حسن الجاربردی المتوفی سنہ ۷۴۶ھ کی شرح جو سراج الوہاج کے نام سے موسوم ہے نہایت مشہور ہے۔

(۳) طوالع الانوار فی اصول الدین۔ تقریبًا بیس بائیس علما نے اس پر بھی شروح وحواشی لکھے ہیں منجملہ ان کے شیخ شمس الدین محمود بن عبد الرحمن الاصفہانی المتوفی سنہ ۷۴۹ھ کی شرح مطالع الانظار جو ملک الناصر محمد بن قلاوون المصری کے لئے لکھی گئی ہے۔ نہایت مشہور اور مقبول عام ہے۔ اس کے نسخے برٹش میوزیم وصـ۱۸۶ انڈیا آفس صـ۱۰۸ و کتب خانہ

---

[۱] ابجد العلوم صـ۴۵۵ [۲] مفتاح السعادۃ جلد اول صـ۴۳۶

ملی پیرس ۱۲۵۵ میں محفوظ ہیں۔

(۴) مصباح الارواح فی الکلام۔ شیخ سعد الدین تفتازانی المتوفی ۷۹۲ھ اور قاضی عبید اللہ العبیدی نے اس کی شرحیں لکھی ہیں۔ علامہ تفتازانی کی شرح کا ایک نفیس نسخہ برٹش میوزیم میں موجود ہے۔

(۵) لب الالباب فی علم الاعراب۔ علامہ جمال الدین حاجب المتوفی ۶۴۶ھ کی کتاب کافیہ فی النحو کا اختصار ہے۔ اس کا نسخہ کتب خانہ ملی میں محفوظ ہے ۱۲۰۴ ملا محمد بیرکلی المتوفی ۹۸۱ھ اور بایزید بن عبد الغفار القونوی نے اس پر شروح لکھے ہیں۔ کشف الظنون جلد ۲ ص۱۵۳

(۶) رسالہ فی موضوعات العلوم۔ اس کا نسخہ کتب خانہ خدیویہ میں محفوظ ہے۔

قاضی صاحب نے ان کے علاوہ متعدد متون پر مفید و نافع شروح و حواشی لکھے ہیں۔

(۱) امام حسین بن مسعود الفرا البغوی المتوفی ۵۱۶ھ نے المصابیح السنۃ کے نام سے ایک ضخیم کتاب حدیث میں لکھی ہے۔ اس میں کتب صحاح ستہ کے مکررات کو حذف کر کے چار ہزار سات سو انیس حدیثیں جمع کی ہیں منجملہ ان کے گیارہ سو اکاون حدیثیں صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی متفق علیہ ہیں ان کے سوا تین سو پچیس صحیح بخاری سے اور آٹھ سو پچاسی صحیح مسلم سے اور باقی دوسری کتابوں سے منقول ہیں۔ قاضی صاحب نے اس کتاب کی مبسوط شرح لکھی ہے اور اس کے نسخے ایا صوفیہ اور جامع سلطان احمد کے کتب خانوں میں محفوظ ہے

(۲) ابن حاجب نے اصول فقہ میں ایک متن لکھا ہے جس کا نام منتہی السوال والامل فی علم الاصول والجدل ہے۔ قاضی صاحب نے اس کی شرح لکھی ہے اور اسے مرصاد الافہام الی مبادی الاحکام کے نام سے موسوم کیا ہے کشف الظنون جلد دوم ص۴۳۸

(۳) امام فخر الدین رازی المتوفی ۶۰۶ھ نے اصول فقہ محصول کے نام سے ایک کتاب لکھی پھر اس کا ایک خلاصہ مرتب کیا جو منتخب من المحصول کے نام سے مشہور ہے۔ قاضی صاحب نے اس منتخب کی شرح لکھی ہے اور اس کا نسخہ کتب خانہ ملی ۴۹۰ میں محفوظ ہے

(۴) شیخ ابو اسحق ابراهیم بن علی الفقیہ الشیرازی المتوفی ۴۷۶ھ نے فروع شافعیہ میں ایک کتاب تنبیہ کے نام سے لکھی ہے۔ جو فقہ شافعیہ کی کتب خمسہ میں بہترین کتاب سمجھی جاتی ہے قاضی صاحب نے اس پر چار ضخیم جلدوں میں شرح لکھی ہے اور اس کا ایک نسخہ کتب خانہ خدیویہ میں محفوظ ہے۔

قاضی صاحب کی تصنیفات میں اُن کی تفسیر "انوار التنزیل فی اسرار التاویل" نہایت مشہور اور مقبول بین الجمہور ہے۔ اس میں اعراب اور معانی و بیان کے مباحث امام ابو القاسم جار اللہ محمود بن عمر الزمخشری المتوفی ۵۲۸ھ کی تفسیر کشاف عن حقایق التنزیل سے تلخیص کئے ہیں حکمت و کلام کے مسایل کو امام فخر الدین محمد بن عمر الرازی المتوفی ۶۰۶ھ کی تفسیر مفاتیح الغیب سے لیا ہے۔ اشتقاق اور ادب کے لطائف و معارف امام ابو القاسم حسین بن محمد بن مفضل المعروف بالراغب الاصفہانی کی تفسیر سے اخذ کئے ہیں اور اُن کے ساتھ ساتھ اپنے نتائج افکار کو بھی درج کر کے کلام الہی کے اسرار و غوامض کو حل کیا ہے۔

یہ تفسیر بلاد یورپ میں بھی نہایت مشہور ہے۔ ایک جرمن مستشرق فلیشر نے اسے نہایت اہتمام کے ساتھ دو جلدوں میں بمقام لیپزگ ۱۸۴۵ء میں چھپوایا ہے ایک اور مستشرق فل نے اس کی انڈکس بنائی ہے جو ۱۸۶۱ء میں طبع ہوئی ہے۔ اس کے جو نسخے بلاد مشرق میں طبع ہوئے ہیں اُن میں سے بعض ممتاز اشاعتوں کی تاریخیں یہ ہیں۔ دہلی ۱۲۷۱ھ دو جلدوں میں طہران ۱۲۷۲ھ ایک جلد میں بمبئی ۱۲۷۹ھ دو جلدوں میں۔ لکھنؤ ۱۲۸۲ھ دو جلدوں میں

عرب و عجم کے اکثر مشاہیر علما نے اس تفسیر پر حواشی اور تعلیقات لکھے ہیں جنکی تعداد سو سے زیادہ ہے۔ اور ان کی تفصیل کا بیان کرنا اس مختصر میں دشوار ہے۔ منجملہ اُن کے بعض مشہور اور ممتاز حواشی یہ ہیں۔

(۱) وہ حواشی جو طبع ہو چکے ہیں اور عام طور پر دستیاب ہوتے ہیں۔

(۱) حاشیہ محی الدین محمد بن مصلح الدین مصطفےٰ قوجوی المتوفی ۹۵۱ھ۔ آٹھ جلدوں میں

بمقام مصر ۱۲۹۲ھ میں چھپا ہے۔

(۲) حاشیہ شیخ اسمٰعیل القونوی المتوفی ۱۱۶۵ھ۔ سات جلدوں میں بہ مقام قسطنطنیہ ۱۲۸۶ھ میں طبع ہوا ہے۔

(۳) حاشیہ مصلح الدین مصطفٰے بن ابراہیم مشہور بابن التمجید معلم سلطان محمد فاتح۔ حاشیہ قوجوی ۲ کے حاشیہ پر چھپا ہے۔

(۴) حاشیہ قاضی شہاب الدین خفاجی المتوفی ۱۰۶۹ھ اس کا نام عنایۃ القاضی و کفایۃ الراضی ہے اور آٹھ جلدوں میں بہ مقام بولاق ۱۲۸۳ھ میں طبع ہوا ہے۔

(۵) حاشیہ ملا عبد الحلیم سیالکوٹی المتوفی ۱۰۶۷ھ میں قسطنطنیہ میں چھپا ہے۔

(۲) وہ حواشی جن کے قلمی نسخے مختلف کتب خانوں میں محفوظ ہیں۔

(۶) حاشیہ شیخ جلال الدین السیوطی المتوفی ۹۱۱ھ الموسوم بنواہد الابکار و شواہد الافکار کتب خانہ آصفیہ (فن تفسیر ۵۰) میں محفوظ ہے۔

(۷) حاشیہ ابو الفضل قرشی مشہور بہ خطیب کازرونی المتوفی ۹۴۰ھ۔ اس کا نسخہ کتب خانہ خدیویہ (جلد اول ص ۱۶۹) میں محفوظ ہے

(۸) حاشیہ محمد بن جمال الدین شیروانی اس کے نسخے کتب خانہ آصفیہ (تفسیر ۵۴ تا ۵۷) کتب خانہ خدیویہ (جلد اول ص ۱۶۶) اور کتب خانہ بانکی پور (تفسیر ۲۶۱) میں محفوظ ہیں۔

(۹) حاشیہ ملا خسرو محمد بن فرامرز المتوفی ۸۸۵ھ۔ کتب خانہ خدیویہ میں محفوظ ہے۔ جلد اول ص ۱۰۱

(۱۰) حاشیہ عصام الدین ابراہیم بن محمد بن عرب شاہ اسفرائینی المتوفی ۹۴۳ھ کتب خانہ آصفیہ فن تفسیر ۵۲ اور کتب خانہ خدیویہ (جلد اول ص ۱۶۷) میں اس کے نسخے محفوظ ہیں۔

(۱۱) حاشیہ سنان الدین بن حسام الدین رومی المتوفی سنہ ۹۸۶ھ کتب خانہ خدیویہ جلد اول صفحہ ۱۶۵

(۱۲) حاشیہ بستان افندی مصطفےٰ بن محمد الرومی المتوفی سنہ ۹۷۴ھ کتب خانہ خدیویہ جلد اول صفحہ ۱۶۰

(۱۳) حاشیہ ملا حسین تلماتی المتوفی سنہ ۱۰۱۲ھ (کتب خانہ خدیویہ جلد اول ص ۱۶۵)

(۱۴) حاشیہ ابن کمال بادشاہ احمد بن سلیمان المتوفی سنہ ۹۴۰ھ کتب خانہ خدیویہ جلد اول صفحہ ۱۶۳

(۱۵) حاشیہ شیخ بہاء الدین محمد بن حسین الآملی المتوفی سنہ ۱۰۳۱ھ۔ کتب خانہ آصفیہ (تفسیر ۵۱) اور کتب خانہ بانکی پور (تفسیر ۲۶۶)

(۱۶) حاشیہ شیخ صدر الدین شیرازی — کتب خانہ خدیویہ (مجموعہ ۱۰۰)

(۱۷) حاشیہ قاضی نور اللہ شوستری — کتب خانہ بانکی پور (تفسیر ۲۶۸)

کتابیات

قاضی صاحب کے حالات کتب ذیل میں ملاحظہ فرمائیے۔

کتب عربی

۱ مراۃ الجنان — امام عفیف الدین ابو عبد اللہ اسعد الیافعی المتوفی سنہ ۷۶۸ھ ہجری طبع حیدر آباد جلد چہارم صفحہ ۴۱۹

۲ طبقات الکبریٰ — امام تاج الدین عبد الوہاب السبکی المتوفی سنہ ۷۷۱ھ طبع مصر جلد پنجم صفحہ ۵۹

۳ بغیۃ الوعاۃ — امام جلال الدین السیوطی المتوفی طبع مصر صفحہ ۲۸۶

۴ مفتاح السعادۃ — علامہ حسام الدین طاشکبری زادہ المتوفی سنہ ۹۶۲ھ حیدر آباد سنہ ۱۳۲۹ھ جلد اول صفحہ ۴۳۶

۵ کشف الظنون — حاجی خلیفہ علامہ مصطفےٰ رومی

۶- تاج العروس علامہ مرتضیٰ بلگرامی - طبع مصر، جلد پنجم ص ۱۱

۷- نزہۃ الجلیس عباس بن علی المکی طبع مصر ۱۲۹۳ھ جلد دوم ص ۸۷ و ۸۸

۸- روضات الجنات محمد باقر خوانساری طبع ایران [illegible] ص ۳۵۴

۹- اکتفاء القنوع ایڈورڈ فانڈیک طبع مصر ص ۱۱۴

۱۰- آداب اللغۃ العربیہ جرجی زیدان طبع مصر جلد سوم ص ۲۴۶

فارسی اردو

۱۱- تاریخ گزیدہ حمد اللہ مستوفی لیڈن ۱۳۲۸ھ ص ۸۱۱

۱۲- حبیب السیر غیاث الدین خوندمیر طبع بمبئی، جلد سوم ص ۴۴

۱۳- ہفت اقلیم امین احمد رازی طبع کلکتہ ص ۲۰۲

۱۴- محبوب الالباب فہرست کتب خانہ مولوی خدا بخش ص ۱۱ طبع حیدر آباد ۱۳۳۰ھ

۱۵- فضلاء الادب - مولوی ذوالفقار احمد طبع آگرہ ص ۳۳۷

جرمنی انگریزی

۱۶- تاریخ ادبیات عرب استاد بروکلمان جلد اول ص ۴۱۶

۱۷- تاریخ ہندوستان سر جان ایلیٹ جلد دوم ص ۲۵۲

۱۸- انسائکلوپیڈیا آف اسلام جلد اول ص ۵۹۱

۱۹- مخطوطات فارسی برٹش میوزیم ڈاکٹر چارلس ریو جلد دوم ص ۸۲۳

۲۰- مخطوطات فارسی انڈیا آفس ڈاکٹر ہرمن ایتھے نمبر ۱۹

۲۱- مخطوطات فارسی بوڈلین لائبریری ڈاکٹر ہرمن ایتھے نمبر ۱۸-۲۲

۲۲ مخطوطات مشرقیہ کتب خانہ وائنا ڈاکٹر گستاو فلوگل جلد دوم ص ۱۰۰

(۲) نظام التواریخ

چنگیز خاں کی تاخت و تاز کے بعد مورخین عجم نے فارسی زبان میں جس قدر عمومی تاریخیں لکھی ہیں ان میں قدامت کے اعتبار سے نظام التواریخ کو خاص اہمیت حاصل ہے یہ کتاب ۶۷۴ھ میں تالیف ہوئی ہے[1] اس کے ترتالیس سال بعد ۷۱۰ھ میں وزیر رشید الدین فضل اللہ ہمدانی نے جامع التواریخ لکھی[2] اس کے سات سال بعد ۷۱۷ھ میں فخر الدین ابو سلیمان داود بن محمد البناکتی نے روضۃ اولی الالباب فی تواریخ الاکابر و الانساب مدون کی[3] اس کے تیرہ سال بعد ۷۳۰ھ میں حمد اللہ مستوفی نے تاریخ گزیدہ کو تصنیف کیا[4]۔ ان تینوں مصنفوں نے اپنی کتابوں کی ترتیب و تدوین میں نظام التواریخ کی تقلید کی ہے۔ اور اسے اپنے لئے دلیل راہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ ان چاروں کی ترتیب و تبویب کو باہم مقابلہ کرنے سے یہ امر بخوبی نمایاں ہوتا ہے۔

---

[1] ریو۔ مخطوطات فارسی ص ۸۲۴

[2] ریو مخطوطات فارسی ص ۷۴

[3] ریو۔ مخطوطات فارسی ص ۸۰

[4] ریو مخطوطات فارسی ص ۸۱

نظام التواریخ

قسم اول - در احوال انبیا و اوصیا

قسم دوم - در ذکر ملوک فارس

طبقہ اول - پیشدادیان

طبقہ دوم - کیانیان

طبقہ سوم - اشکانیان

طبقہ چہارم - ساسانیان

قسم سوم - احوال محمد مصطفیٰ و خلفا

شرح احوال پیغمبر

طبقہ اول - خلفائے راشدین

طبقہ دوم - خلفائے بنی امیہ

طبقہ سوم - خلفائے بنی عباس

قسم چہارم - سلاطین عظام و ملوک کرامہ

جامع التواریخ

مقدمہ در آفرینش آدم

قسم اول - بادشاہان پیش از اسلام

طبقہ اول - پیشدادیان

طبقہ دوم - کیانیان

طبقہ سوم - ملوک الطوائف

طبقہ چہارم - ساسانیان

قسم دوم - در ذکر محمد مصطفیٰ و خلفا

شرح احوال پیمبر

طبقہ اول - خلفائے راشدین

طبقہ دوم - خلفائے بنی امیہ

طبقہ سوم - خلفائے بنی عباس

تاریخ بناکتی

قسم اول در ذکر انبیا و اوصیا

قسم دوم - در ذکر ملوک فارس

طبقہ اول - پیشدادیان

طبقہ دوم - کیانیان

طبقہ سوم - اشکانیان

طبقہ چہارم - ساسانیان

قسم سوم - در ذکر محمد مصطفیٰ و خلفا

شرح نسب و احوال پیغمبر

طبقہ اول - خلفائے راشدین و ائمہ اطہار

طبقہ دوم - خلفائے بنی امیہ

طبقہ سوم - خلفائے بنی عباس

قسم چہارم - سلاطین عظام و ملوک کرام

تاریخ گزیدہ

فاتحہ در ذکر آفرینش کائنات

باب اول - در ذکر انبیا و حکماء

باب دوم - بادشاہان پیش از اسلام

طبقہ اول - پیشدادیان

طبقہ دوم - کیانیان

طبقہ سوم - ملوک الطوائف

طبقہ چہارم - ساسانیان

باب سوم - در ذکر محمد مصطفیٰ و خلفا

شرح نسب و احوال پیغمبر

طبقہ اول - خلفائے راشدین و ائمہ اطہار

طبقہ دوم - خلفائے بنی امیہ

طبقہ سوم - خلفائے بنی عباس

باب چہارم - بادشاہان بعد از اسلام

نظام التواریخ

طبقه اول - صفاریان
طبقه دوم - سامانیان
طبقه سوم - غزنویان
طبقه چهارم - دیلمیان
طبقه پنجم - سلجوقیان
طبقه ششم - سلغریان
طبقه هفتم - خوارزمیان
طبقه هشتم - مغول

جامع التواریخ

تاریخ غزنویان

تاریخ سلجوقیان
تاریخ خوارزمیان
تاریخ سلغریان
تاریخ اسمعیلیان

تاریخ بناکتی

طبقه اول - صفاریان
طبقه دوم - سامانیان
طبقه سوم - غزنویان
طبقه چهارم - دیلمیان
طبقه پنجم - سلجوقیان
طبقه ششم - خوارزمیان
طبقه هفتم - اسمعیلیان

تاریخ گزیده

طبقه اول - صفاریان
طبقه دوم - سامانیان
طبقه سوم - غزنویان
طبقه چهارم - غوریان
طبقه پنجم - دیلمیان
طبقه ششم - سلجوقیان
طبقه هفتم - خوارزمیان
طبقه هشتم - اتابکان شام و [illegible]
طبقه نهم - اسمعیلیان
طبقه دهم - قراختاییان
طبقه یازدهم - اتابکان لرستان
طبقه دوازدهم - مغول

مذکورہ بالا تاریخوں سے صرف تاریخ گزیدہ پروفیسر براؤن کی سعی و کوشش سے طبع ہوئی ہے۔ جامع التواریخ کے بعض اجزا جو تاریخ مغولیہ سے تعلق رکھتے ہیں مختلف اوقات میں شائع ہوئے ہیں لیکن وہ حصہ جس میں تاریخ عمومی مذکور ہے اور تاریخ بناکتی دونوں نہایت نایاب و کمیاب ہیں۔ ان کے مخطوطے صرف بڑے بڑے کتب خانوں میں محفوظ ہیں اور ان سے فایدہ اٹھانا عوام کی دسترس سے بالاتر ہے[۱]

نظام التواریخ کی تالیف کے بعد مشرق میں جس قدر مورخ گزرے ہیں ان سب نے نظام التواریخ کو اپنا ماخذ قرار دیا ہے اور نہایت وثوق کے ساتھ ملوک عجم کے انساب وسنین اپنی کتابوں میں اس تاریخ سے نقل کئے ہیں۔ حمد اللہ مستوفی نے تاریخ گزیدہ کے دیباچہ میں اپنے ماخذات کی جو تفصیل بیان کی ہے اس میں نظام التواریخ کا نام بھی شامل ہے[۲] فخر الدین بناکتی نے اپنی تالیف میں ماخذات کی تفصیل نہیں بیان کی ہے لیکن تاریخ بناکتی اور نظام التواریخ دونوں کا مقابلہ کریں تو ثابت ہوتا ہے کہ بناکتی نے اغلب مطالب نظام التواریخ سے اخذ کئے ہیں بلکہ اکثر مقامات پر نظام التواریخ کی عبارتیں

[۱] تاریخ گزیدہ کا مکمل نسخہ سنہ ۸۵۰ھ کا لکھا ہوا معتمد الدولہ حاجی فرہاد مرزا کے یہاں محفوظ تھا۔ پروفیسر براؤن نے اسے ایران سے حاصل کر کے اوقاف گب کی طرف سے سنہ ۱۳۲۸ھ میں عکس کے ذریعہ چھپوا کر شائع کیا ہے اس سے پہلے موسیو جولیس گانٹن نے صرف باب چہارم کو جس میں ملوک عجم بعد از اسلام کے حالات ہیں۔ فرانسیسی ترجمہ کے ساتھ سنہ ۱۹۰۳ء میں پیرس میں چھپوایا تھا۔

جامع التواریخ دو جلدوں میں منقسم ہے۔ جلد اول میں مغلوں کے حالات ہیں جلد دوم میں تاریخ عام تحریر ہے ان دونوں جلدوں سے صرف جلد اول کے بعض اجزا شائع ہوئے ہیں چنگیز خاں کے فتوحات اور آبا و اجداد کے حالات موسیو برزین نے سنہ ۱۸۵۸ء میں پیٹرزبرگ میں چھپوائے۔ آل چنگیز کی تاریخ موسیو بلوشہ نے سلسلہ اوقاف گب کے ذریعہ سنہ ۱۳۲۹ھ میں شائع کی۔ ہلاکو خاں کا تذکرہ موسیو کاترمر کے اہتمام سے سنہ ۱۸۳۶ء میں پیرس میں طبع ہوا۔ تاریخ عام تا حال طبع نہیں ہوئی ہے

[۲] تاریخ گزیدہ ص۸

بھی لفظاً بہ لفظاً نقل کر لی ہیں۔ چنانچہ تاریخ بناکتی سے اس نوعیت کے دو مقام بطور نمونہ ہم ذیل میں نقل کرتے ہیں۔

(۱) در تذکرہ کیومرث اول بادشاہ فرس۔ صد ۲۴

باتفاق ارباب تواریخ اول کسی کہ بادشاہی کرد و نام بادشاہی آنجہاں آورد کیومرث بود۔ و معان گویند کہ او آدم ست و غزالی در کتاب نصائح الملوک آوردہ است کہ او برادر شیث است

مقابلہ کرو نسخہ حاضرہ سے صد سطر ۹ تا سطر (۱۱)

(۲) در تذکرۂ سلطان مسعود بن محمود غزنوی۔ صد ۱۹۵

سلطان محمود وصیت کردہ بود تا سلطنت خراسان و عراق مسعود را باشد و ملک ہند و غزنہ محمد را مسعود از برادر التماس کرد تا او را در خطبہ تشہید گرداند محمد اجابت نہ کرد مسعود آہنگ غزنہ کرد و پیش از وصول او یوسف بن سبکتگین محمد را اسیر کرد و بہ قلعہ تکینا باد فرستاد مسعود برسید و یوسف را نیز محبوس کرد و تمامت ممالک پدر در حکم خود آورد و بانفراد در آں تصرف نمود و در ایام او آل سلجوق از جیحون بگذشتند و بہ خراسان آمدند و مسعود را با ایشان محاربات بسیار شد و آخر الامر در سنہ اثنین و ثلثین و اربع مائۃ از ایشان منہزم گشت و روے بغزنہ نہاد و محمد در ایام انتقال اشتغال از اخلاص استقلالے یافتہ بود چوں مسعود برسید محمد او را بہ قلعہ فرستاد و پسرش احمد بن محمد نزد او رفت و او را ہلاک کرد در سنہ ثلث و ثلثین و اربع مائۃ مدت بادشاہی او سیزدہ سال بود سلطان محمد بن محمود بعد از برادر بادشاہ شد مودود بن مسعود آہنگ او کرد و غالب آمد و بہ قصاص پدر او را با تمامت اولاد بہ قتل آورد و در سنہ

اربع وثلثین واربعمائۃ [۱]

عزالدین فضل اللہ شیرازی نے امیر نصرت الدین احمد بن رکن الدین یوسف شاہ ہزار اسپی اتابک لرستان (۶۹۵ھ تا ۷۳۳ھ) کے عہد میں المعجم فی آثار ملوک العجم کے نام سے ایران قدیم کی تاریخ لکھی ہے۔ اس مصنف نے کہیں بھی اپنے ماخذ کا ذکر نہیں کیا ہے۔ لیکن نظام التواریخ کو اس کے ساتھ پہلو بہ پہلو مطالعہ کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ اس میں بیشتر مطالب نظام التواریخ سے منقول ہیں۔ چنانچہ مثال کے طور پر تاریخ معجم سے مقالات ذیل پیش کیے جاتے ہیں۔ [۲]

(۱) جاویدان خرد اور اس کی عربی تلخیص و تضمین کا تذکرہ صفحہ ۷۹ سطر ۲ تا ۱۵

(۲) جمشید کے عہد میں عمارت اصطخر کی تجدید۔ آبادی کی وسعت۔ آثار باقیہ اور قیام جشن نوروز کی کیفیت صفحہ ۱۳۲ سطر ۹ تا ۱۸

(۳) حضرت سلیمان علیہ السلام کا آہنگ کیخسرو کے خلاف صفحہ ۱۳۴ سطر ۶

نویں صدی کے اخیر ایام میں جبکہ آل تیمور کو انحطاط شروع ہو گیا تھا وسط ایشیا میں دو عام تاریخیں لکھی گئی ہیں جنکے نام روضۃ الصفا فی سیر الانبیا والملوک والخلفاء اور حبیب السیر فی اخبار افراد البشر ہیں۔ روضۃ الصفا کو امیر برہان الدین میر خوند بن خاوند شاہ بلخی المتوفی ۹۰۳ھ نے وزیر معظم نظام الدین علی شیر کی فرمائش سے لکھا ہے۔ دوسری کتاب حبیب السیر میر غیاث الدین خوندمیر المتوفی ۹۴۲ھ کی تصنیف ہے جو وزیر سترگ خواجہ کریم الدین حبیب اللہ کے لیے لکھی گئی ہے۔ ان دونوں کتابوں کے ماخذ میں نظام التواریخ بھی شامل ہے اور ان مصنفوں نے ملوک عجم کی نسبت اختلافی روایات کو بیان کرنے کے بعد قاضی بیضاوی کے اقوال کو راجح قرار دیا ہے۔ روضۃ الصفا جلد اول صفحہ ۱۵

---

[۱] اس بیان کو نسخہ حاضرہ کے صفحہ (۶۰) سطر ۹ سے صفحہ (۶۱) سطر (۲۱) تک مقابلہ کیجیے۔

[۲] ان بیانات کو علی الترتیب نسخۂ حاضرہ کے صفحات ذیل سے مقابلہ کیجیے۔

(۱) صفحہ ۹ سطر (۱۱) تا (۱۳) (۲) صفحہ ۱۰ سطر ۱۶ تا ۲۱ (۳) صفحہ ۱۵ سطر ۱۱ تا ۱۴

صد ۱۲ سطر ۵ صد ۲۱۹ سطر ۱ حبیب السیر جلد اول جزو دوم صد ۲ سطر ۲۶ صد ۲۱ سطر ۲ صد ۲ سطر ۲۶ سطر ۱۹ ۔

۷۲۳ھ کے حدود میں امین احمد رازی نے ہفت اقلیم کے نام سے جغرافیہ اور تاریخ و تراجم کا ایک مبسوط انسائکلوپیڈیا مرتب کیا ہے۔ اور اس میں اغلب مقامات پر نظام التواریخ سے مطالب اخذ کئے ہیں۔ اقلیم خامس کے تحت میں خاقانی شیروانی کا تذکرہ کرتے ہوئے اس کے ممدوح شروان شاہ ملک فخر الدین منوچہر کا نسب قاضی بیضاوی کی سند سے نقل کیا ہے۔

قاضی ابوسعید عبداللہ البیضاوی در نظام التواریخ آوردہ کہ ملوک شیروان از نسل بہرام چوبین اند و نسب او چند پشت بار دشیر بابکان می رسد[1]

اس کے دو سال بعد ۱۰۰۴ھ میں ملا عبدالقادر بدایونی نے سلاطین دہلی کی تاریخ لکھی ہے جس کا نام منتخب التواریخ ہے۔ اس میں مصنف نے ملوک غزنویہ کی نسبت اختلافی واقعات نظام التواریخ سے اخذ کئے ہیں اور محمد بن محمود اور اس کے بھائی مسعود بن محمود کے ایام حکومت کا تذکرہ الفاظ ذیل میں نظام التواریخ سے نقل کیا ہے صد ۲ سطر ۲

اما قاضی بیضاوی نوشتہ کہ در ۴۳۲ھ اثنی و ثلثین و اربعمائۃ مسعود از پیش سلاجقہ منہزم شدہ بغزنہ رفت۔ امیر محمد کہ در ایام اتقال استقلال یافتہ بود اورا بہ قلعہ فرستاد و پسرش احمد بن محمد بن محمود بہ پے او بقلعہ رفتہ اورا ہلاک کرد۔ حکومت سلطان مسعود یازدہ سال بود۔ مخفی نماند کہ وفات مسعود بن محمود را قاضی بیضاوی در ۴۳۳ھ ثلاث و ثلثین و اربعمائۃ آوردہ ونوشتہ کہ محمد بن محمود چہاردہ سال در ولایت غزنہ بادشاہی کرد

---

[1] اس بیان کو نسخہ حاضرہ کے صد ۲۳ سطر ۲ سے مقابلہ کرو۔

یکسال بعد از وفات پدر و نہ سال در زمان برادر و چہار سال بعد از برادر[1]

ملا صاحب نے ملوک غزنویہ کی مدت حکومت قاضی بیضاوی کی روایت کے بموجب اس طرح بیان کی ہے۔

قاضی بیضاوی مدت ملک غزنویہ را از سلطان محمود تا خسرو شاہ صد و شصت و یک سال دانستہ بدست دوازدہ نفر[2]

نظام التواریخ اگرچہ مختصر سی کتاب ہے لیکن اس میں تاریخ عجم کے متعلق تمام ضروری سوانحات جمع ہیں۔ خاندانوں کا عزل ونصب۔ ہر عہد کے سیاسی انقلاب۔ اہم واقعات۔ بیرونی حملے۔ بلاد و قلاع کی آبادانی۔ عمارات و ابنیہ کی تعمیر و تجدید اسی نوعیت کی اور بہت سی باتیں جو ہر ملک کی تاریخ میں اہمیت رکھتی ہیں۔ قاضی صاحب نے نہایت عمدگی کے ساتھ بالاختصار بیان کی ہیں۔ ان کے علاوہ واقعات کے ذکر کرنے میں تاریخی تسلسل کو احتیاط کے ساتھ قائم رکھا ہے۔ ملوک و امراکے انساب اور ان کے ایام حکومت بالالتزام بیان کئے ہیں۔

اس کتاب میں بظاہر ایک کمی نظر آتی ہے اور وہ یہ ہے کہ اکثر مقامات پر بادشاہوں کے سنین جلوس اور تواریخ وفات ترک ہو گئے ہیں لیکن حقیقت میں یہ کوئی اہم فروگذاشت نہیں ہے کیونکہ ایام حکومت کی رو سے حساب لگایا جائے تو یہ سنین بہ آسانی برآمد ہو جاتے ہیں چنانچہ فخر بناکتی۔ قاضی غفاری اور ملا عبدالقادر بدایونی نے اپنی تاریخوں میں قاضی صاحب کے حوالے سے اسی طرح سنین و تواریخ کا استخراج کیا ہے۔

(۳) متن مطبوعہ

نظام التواریخ کا متن مطبوعہ دو مخطوطوں پر مبنی ہے۔ ان کے علاوہ تاریخ کی بعض مطبوعہ اور خطی کتابوں سے بھی اس کا مقابلہ کیا گیا ہے جن کی فہرست اس مقدمہ کے آخر میں لگا دی گئی ہے۔

پہلا مخطوط جس پر اس متن کی بنیاد قائم ہے کتب خانہ آصفیہ میں محفوظ ہے دوسرا مخطوط ہماری ذاتی ملک ہے اور اس سے ہم نے جگہ جگہ مشکوک عبارتوں کی اصلاح کی ہے۔

پہلا مخطوطہ چھوٹی تقطیع پر ہے اس کے ۹۹ ورق ہیں خط نسخ ہے ۱۲ ربیع الثانی ۱۲۵۷ھ میں کتابت ہوئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ کاتب نے اسے کسی ایسے نسخہ سے نقل کیا ہے جو آٹھویں صدی میں یا اس کے بعد نویں صدی کے اوائل میں مکتوب ہوا ہوگا اور بلاد ماوراء النہر میں اس کی کتابت ہوئی ہوگی۔ کیونکہ اس میں بعض ایسی خصوصیات موجود ہیں جو آٹھویں صدی کے ترکستانی مخطوطات میں بالعموم پائی جاتی ہیں۔

اولاً فارسی حروف کو عربی حروف کے مانند لکھا ہے۔ پ - چ - ژ - گ اور ب - ج - ز - ک میں کوئی فرق نہیں کیا ہے مثلاً پیش - قراچہ - کہندز اور گشتاسب کو بیش - قراجہ - کہندز - کشتاسب لکھا ہے یا کہیں کہیں ب کو ف سے اور گ کو ج سے تبدیل کر دیا ہے جیسے ارجاسپ کو ارجاسف اور گودرز کو جودرز۔

ثانیاً حرف اضافت ہر جگہ غیر منفصل لکھا ہے۔ مثلاً ببغداد - برستم - بدست۔

ثالثاً بحالت اضافت الف کے بعد ہمزہ مکسور کے عوض یائے مجہول لکھی ہے جیسے بناے اوست ۔ بالاے درو غیرہ

رابعاً ۔ کلمات آنکہ ۔ بلکہ ۔ چنانچہ ۔ آنچہ کو آنک ۔ بلک ۔ چنانچ آنچ لکھا ہے اور آخر کی ہائے مخفی حذف کر دی ہے ۔

خامساً باستثنا چند مقامات کے بالعموم حروف روابط ساقط کر دئے ہیں ۔

دوسرا مخطوطہ یہ بھی چھوٹی تقطیع پر ہے اس کے ۵۴ ورق ہیں خط نستعلیق ہے اوراق ۴ سے ۲۰ تک تلف ہو گئے ہیں ۔ کرم خوردہ اور فرسودہ ہونے کی وجہ سے اکثر اوراق کا زیرین حصہ ناقص ہو گیا کہیں کہیں سوراخ بھی پڑ گئے ہیں اور ان نقائص کے باعث عبارت کا مسلسل پڑھا جانا غیر ممکن ہے ۔ یہ نسخہ سنہ ۱۰۹۱ھ میں مکتوب ہوا ہے محمد علی جبل رودی[1] نے اس کی کتابت کی ہے اس میں کوئی خصوصیت قابل ذکر نہیں ہے

دونوں مخطوطوں میں کاتبوں نے صحت اسماء کا بہت کم لحاظ رکھا ہے بعض جگہ سلسلہ انساب میں اضافت ابنیہ ترک کر دی ہے ولد و والد دونوں کے نام بلا فصل لکھ دیے ہیں مثلاً عمرو بن لیث ۔ محمد بن تکش اور سعد بن زنگی کو عمر لیث ۔ محمد تکش سعد زنگی لکھا ہے ان اغلاط کی تا امکان تصحیح کر دی اور حسب موقع اضافت ابنیہ زیادہ کر کے اس ابہام کو بھی رفع کر دیا ہے پہلے مخطوطے میں ایک ورق (۱۲۰۱۱) گم ہو گیا ہے ۔ دوسرے مخطوطے میں جو حصہ ...

---

(۱) محمد علی جبل رودی سلطان عبداللہ قطب شاہ (۱۰۳۵ھ تا ۱۰۸۳ھ) کے زمانہ کا ممتاز مصنف ہے سنہ ۱۰۵۰ھ میں ولایت سے گولکنڈہ آیا ۔ پیشوائے سلطنت امیر شمس الدین محمد بن خاتون کی فرمائش سے فارسی امثال مدون کئے ۔ اور ان کے تلمیحات کی توضیح و تشریح لکھ کر ایک ضخیم کتاب مرتب کی اور اس کا نام جامع التمثیل رکھا ۔ یہ کتاب سنہ ۱۲۹۱ھ میں بمبئی میں میرزا الحاج احمد بن ابراہیم کاشی کے اہتمام سے طبع ہوئی ہے ۔

اس میں یہ ورق شامل ہے۔ ہمارے مکرم پروفیسر محمد شفیع ایم اے پرنسپل اورینٹل کالج لاہور نے اسے پنجاب یونیورسٹی کے مخطوطے سے نقل کرا کے ارسال فرمایا جس کے باعث یہ نقص رفع ہو گیا ہم ان کی اس عنایت کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔

دونوں مخطوطوں میں دیباچہ کی عبارت ابتدا سے فہرست ابواب تک کسی قدر مختلف ہے خصوصاً حمد و نعت میں صریحاً اختلاف ہے۔ لیکن نظام التواریخ کے جو مخطوطے انڈیا آفس اور وانتا کے کتب خانوں میں محفوظ ہیں ان کے ساتھ دوسرے مخطوطے کی عبارت مطابق ہو جاتی ہے اس لئے ہم نے دیباچہ کے نقل کرنے میں آخر الذکر مخطوطہ کو ترجیح دی ہے۔

فہرست کتب

جن سے متن مطبوعہ کی تصحیح میں مدد لی گئی ہے

۱۔ تاریخ سنی ملوک الارض	حمزہ بن حسن الاصفہانی	طبع کلکتہ سنہ ۱۸۶۶ء
۲۔ الکامل	ابن اثیر الجزری	طبع مصر سنہ ۱۳۰۱ھ
۳۔ معجم البلدان	یاقوت الحموی	طبع مصر سنہ ۱۳۲۵ھ
۴۔ المختصر	ابوالفدا الحموی	طبع مصر سنہ ۱۳۰۶ھ
۵۔ زین الاخبار	عبدالحی گردیزی	طبع برلن سنہ ۱۹۲۸ء
۶۔ طبقات ناصری	منہاج الدین جوزجانی	طبع کلکتہ سنہ ۱۸۶۴ء
۷۔ تاریخ جہانگشای	علاء الدین جوینی	طبع لندن سنہ ۱۹۱۱ء
۸ المعجم فی آثار ملوک العجم	فضل اللہ شیرازی	طبع لاہور سنہ ۱۸۹۲ء
۹ تاریخ بناکتی	فخر الدین بناکتی	نسخہ خطی
۱۰ تاریخ گزیدہ	حمد اللہ مستوفی	طبع لندن سنہ ۱۹۱۰ء
۱۱ نزہۃ القلوب	حمد اللہ مستوفی	طبع لندن سنہ ۱۳۳۱ھ

۱۲۔ فارس نامہ	ابن بلخی	طبع لندن ۱۳۳۹ھ
۱۳۔ روضۃ الصفا	میرخوند بلخی	طبع بمبئی ۱۲۷۰ھ
۱۴۔ حبیب السیر	غیاث الدین خوندمیر	طبع بمبئی ۱۲۷۰ھ
۱۵ نگارستان	احمد غفاری	طبع بمبئی ۱۲۷۵ھ
۱۶ ہفت اقلیم	امین احمد رازی	طبع کلکتہ ۱۹۱۶ء
۱۷ طبقات اکبری	نظام الدین احمد ہروی	طبع لکھنؤ ۱۲۹۲ھ
۱۸ منتخب التواریخ	عبدالقادر بدایونی	طبع لکھنؤ ۱۲۸۴ھ
۱۹ تاریخ فرشتہ	محمد قاسم فرشتہ	طبع لکھنؤ ۱۲۸۱ھ

(۴) متون مورخین عرب وعجم در احوال مصنف

من کتاب مرآۃ الجنان للامام عفیف الدین ابوعبداللہ اسعد الیافعی المتوفی ۷۶۸ھ

سنۃ ۶۹۲۔ توفی الامام اعلم علماء الاعلام ذو التصانیف المفیدۃ المحققۃ والمباحث المجیدۃ المدققۃ قاضی القضاۃ ناصر الدین عبداللہ ابن الشیخ الامام قاضی القضاۃ امام الدین عمر ابن العلامۃ القاضی القضاۃ فخر الدین محمد ابن الامام صدر الدین علی القدوۃ الشافعی البیضاوی۔ تفقہ بابیہ وتفقہ والدہ بالعلامۃ مجیر الدین محمود بن ابی المبارک البغدادی الشافعی وتفقہ مجیر الدین بالامام معین الدین ابی سعید منصور بن عمر البغدادی وتفقہ ہو بالامام زین الدین حجۃ الاسلام ابی حامد الغزالی رحمہم اللہ تعالیٰ۔ قلت

ونسبة الغزالي في الفقه الى الشافعي معروفة وكذلك نسبته
ونسبة اخيه الشيخ الامام احمد الغزالي في التصوف معروفتان
وقد ذكرت مشايخ الطريقة في كتاب نشر الريحان في فضل المتحابين
في الله الاخوان وللقاضي ناصر الدين المذكور مصنفات عديدة
ومؤلفات مفيدة منها الغاية القصوى في الفقه على مذهب
الشافعي وله شرح المصابيح وتفسير القران ومنهاج الوصول
الى علم الاصول في اصول الفقه والطوالع في اصول الدين وكذلك
المصباح وله المطالع في المنطق وغير ذلك مما شاع في البلدان
وسارت به الركبان وتحجج به ائمة كبار رحمهم الله تعالى رحمة الابرار

من كتاب طبقات الكبرى للامام تاج الدين عبد الوهاب السبكي المتوفى سنة ٧٧١

عبد الله بن عمر بن محمد بن ابو الخير القاضي ناصر الدين البيضاوي
صاحب الطوالع والمصباح في اصول الدين والغاية القصوى
في الفقه والمنهاج في اصول الفقه ومختصر الكشاف في التفسير
وشرح المصابيح في الحديث كان اماماً مبرزاً نظاراً صالحاً متعبداً
زاهداً ولي قضاء القضاة بشيراز ودخل تبريز وناظر بها و
صادف دخوله اليها مجلس درس قد عقد بها لبعض الفضلاء
فجلس القاضي ناصر الدين في اخريات القوم بحيث لم يعلم به احد
فذكر المدرس نكتة زعم ان احداً من الحاضرين لا يقدر على
جوابها وطلب من القوم حلها والجواب عنها فان لم يقدروا فا
لحل فقط فان لم يقدروا فاعادتها فلما انتهى من ذكرها شرع القاضي

ناصر الدين فى الجواب فقال له لا اسمع حتى اعلم انك فهمتها بين
اعادتها بلفظها او معناها فبهت المدرس وقال اعدها بلفظها
فاعادها ثم حلها وبين ان فى تركيبه اياها خللا ثم اجاب عنها وقابلها
فى الحال بمثلها ودعا المدرس الى حلها فتعذر عليه ذلك
فاقامه الوزير من مجلسه وادناه الى جانبه وسأله من انت
فاخبره انه البيضاوى وانه جاء فى طلب القضا بشيراز فاكرمه
وخلع عليه فى يومه ورده وقد قضى حاجته

من كتاب مفتاح السعادة للمولى طاش كبرى زاده خير الدين احمد الرومى المتوفى سنة ٩٦٢هـ

الامام القاضى ناصر الدين ابو الخير عبد الله بن عمر بن محمد بن على الشيرازى البيضاوى من قرية يقال لها البيضا من عمل شيراز قال الاسنوى فى طبقات الشافعية كان عالما بعلوم كثيرة صالحا خيرا صنف التصانيف المشهورة فى انواع العلوم منها مختصر الكشاف ومختصر الوسيط فى الفقه المسمى بالغاية والمنهاج فى اصول الفقه والطوالع فى علم الكلام وتولى قضاء القضاة باقليمه وتوفى سنة احدى واربعين وستمائة وقال الصلاح الصفدى مات بتبريز سنة خمس وثمانين وقال القاضى تاج الدين السبكى فى طبقات الكبرى كان اماما مبرزا نظارا صالحا الخ
وقال الصلاح الصفدى فى تاريخه قال لى الحافظ نجم الدين

سعید الدهلی توفی القاضی ناصر الدین البیضاوی سنة خمس
وثمانین وستمائة بتبریز ودفن بها وهو صاحب التصانیف
المشهورة البدیعة منها المنهاج فی الاصول وشرحه ایضًا
وشرح مختصر ابن حاجب فی الاصول وشرح الکافیة فی النحو
لابن الحاجب وشرح المنتخب فی الاصول للامام فخر الدین وشرح
المطالع فی المنطق۔

از کتاب تاریخ گزیده تصنیف حمد الله مستوفی در سنه ۷۳۰ھ

القاضی ناصر الدین ابو سعید عبد الله بن محمد بن علی البیضاوی تبریز در سنه خمس و
ثمانین وست مائه درگذشت۔ تفسیر قاضی وشرح مصابیح وغایة القصوی ومنهاج
وطوالع ومصباح در کلام ومرصاد در اصول فقه از مصنفات اوست۔

از کتاب حبیب السیر تصنیف امیر غیاث الدین خواندمیر المتوفی ۹۴۱ھ

ودیگری از جمله اعیان علماء اعلام واشراف فضلاء لازم الاحترام قاضی القضاة
ابو سعید ناصر الدین عبد الله البیضاوی با ارغون خان معاصر بود وهمواره بدرس علوم
معقول ومنقول وتحقیق مسائل فروع واصول مشغولی می فرمود وپدر قاضی بیضاوی
امام الدین عمر بن فخر الدین محمد بن صدر الدین علی الشافعی است وآنجناب نزد والد خود
امام الدین تحصیل علوم دین فرموده بود وسند امام الدین بدو واسطه بحجة الاسلام ابی حامد الغزالی
می رسد وقاضی ناصر الدین بیضاوی را مولفات مفیده ومصنفات پسندیده بسیار است
تفسیر قرآن وغایة القصوی وشرح مصابیح ومنهاج وطوالع ومطالع ومصباح ومرصاد
ونظام التواریخ از آنجمله است انتقال قاضی ناصر الدین بیضاوی بمتنزهات عالم آخرتی

بروایت شیخ جزری در سنہ خمس و ثمانین و ستمائہ اتفاق افتادہ بقول امام یافعی آنحضرت در سنہ اثنی و تسعین و ستمائہ دست داد

از کتاب ہفت اقلیم تصنیف امین احمد رازی در ۱۰۰۲ھ

ایضاً قاضی ناصر الدین است کہ ہموارہ بدرس علوم معقول و منقول و تحقیق مسائل فروع و اصول مشغولی داشتہ۔ والد وی قاضی امام الدین عمر بن فخر الدین علی است کہ بہ یک واسطہ بحجۃ الاسلام ابوحامد الغزالی می پیوندد۔ و قاضی ناصر الدین مولفات پسندیدہ بسیار دارد مثل تفسیر و غایۃ القصوی و شرح مصابیح و منہاج و متن طوالع و مطالع و مصباح در کلام مرصاد در اصول فقہ و شرح تنبیہ در چہار مجلد و شرح منتخب و شرح محصول۔ فوتش در شش صد و ہشتاد یا نود و دو بودہ۔

(۵) تصحیحات و تنبیہات

جس وقت نظام التواریخ کی کتابت و طباعت کا کام شروع ہوا تو راقم الحروف تاریخ سلطان محمد قطب شاہی کی تصحیح و تبیض میں مصروف تھا جس کی وجہ سے اسکی کاپیوں اور پروفوں کے دیکھنے کا موقع نہیں ملا۔ اور یہ کام میں نے اپنے ایک کارکن کے تفویض کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ متن کی قابل اطمینان تصحیح نہ ہو سکی اور اکثر جگہ غلطیاں باقی رہ گئیں۔ اس خرابی کو دور کرنے کے لئے آخر میں ایک غلط نامہ لگا دیا گیا ہے سوا اس کے انساب و سنین کی فہرستوں میں اسماء کی صحت کا خاص لحاظ رکھا گیا ہے ان کی جانب رجوع کرنے سے بھی متن کی اکثر غلطیاں بآسانی درست ہو جاتی ہیں۔

قاضی صاحب نے سلاطین غزنویہ کے بارہ نام شمار کئے ہیں۔ لیکن دیگر تاریخوں سے ان کی تعداد چودہ ثابت ہوتی ہے۔ اس لئے ہم نے انساب کے تحت میں چودہ نام درج کئے ہیں۔

ملوک دیالمہ سے اکثر بادشاہ یکے بعد دیگرے برسر حکومت نہیں ہوئے ہیں بلکہ ایک دوسرے کے معاصر ہیں۔ اور وقت واحد میں ملک کے مختلف قطعات میں اُن کی حکومت رہی ہے۔ اس کی توضیح کے لئے انساب وسنین کی فہرست ملاحظہ فرمایئے۔

قاضی صاحب نے ملوک سلاجقہ کے چودہ نام شمار کئے ہیں لیکن ان کی تفریق نہیں بیان کی ہے۔ ان میں سے پہلے چھ فرماں روا سلاجقہ اعظم کہلاتے ہیں۔ آخر کے (آٹھ) فرمانروا سلاجقہ کی اس شاخ سے تعلق رکھتے ہیں جس کی حکومت عراق میں قائم تھی۔

حکیم سید شمس اللہ قادری

انساب و سنین

ملوک عجم

آل فریدون

(۱) فریدون
- سلم
- تور
  - زادشم
    - پشنگ
      - افراسیاب
- ایرج
  - دختر
- دختر
  - پیشخوریار

(۲) منوچہر (از دختر ایرج و پیشخوریار)
- نوذر
  - ناب
- طہماسپ
  - زو
    - گرشاسپ

شاہان کیانیہ

ملوک اخمینیہ

(۱) کیقباد
- (۲) کیکاؤس
  - سیاوش
    - (۳) کیخسرو
  - فریبرز
  - طوس
- کیمش
  - اروند
    - (۴) لہراسپ
      - (۵) گشتاسپ
        - اسفندیار
          - (۶) بہمن اردشیر
            - (۷) خمانی
            - (۸) داراب
              - (۹) دارا اصغر
                - اشک مورث اشکانیان

ملوک اشکانیہ

دارا اصغر

(۱) اشکان

(۲) اشک

۳ شاپور بزرگ

۴ بہرام گودرز

۵ بلاس

نرسی — ۶ ہرمز

بلاس — ۷ بہروز یا فیروز

۹ خسرو — ۸ بلاس

۱۰ خسرو — بلاسان

۱۱ اردوان اول

اشغ

۱ اردوان دوم — ۲ خسرو — ۳ بلاس

۴ گودرز اول

۵ بیژن

۶ نرسی

۷ گودرز دوم

۸ اردوان سوم

ملوک ساسانیہ

سنہ ۲۳۱ء — سنہ ۶۵۱ء

۱۔ اردشیر بابکان	سنہ ۲۳۱ء	سنہ ۲۴۵ء
۲۔ شاپور اول بن اردشیر بزرگ	سنہ ۲۴۵ء	سنہ ۲۷۶ء
۳۔ ہرمز اول بن شاپور اول	سنہ ۲۷۶ء	سنہ ۲۷۸ء
۴۔ بہرام اول بن ہرمز	سنہ ۲۷۸ء	سنہ ۲۸۱ء
۵۔ بہرام دوم بن بہرام اول	سنہ ۲۸۱ء	سنہ ۲۹۸ء
۶۔ بہرام سوم بن بہرام دوم	سنہ ۲۹۸ء	سنہ ۳۱۲ء
۷۔ نرسی بن شاپور بزرگ	سنہ ۳۱۲ء	سنہ ۳۲۰ء
۸۔ ہرمز دوم بن نرسی	سنہ ۳۲۰ء	سنہ ۳۲۸ء
۹۔ شاپور دوم بن ہرمز دوم	سنہ ۳۲۸ء	سنہ ۴۰۰ء
۱۰۔ اردشیر دوم بن ہرمز دوم	سنہ ۴۰۰ء	سنہ ۴۰۴ء
۱۱۔ شاپور سوم بن شاپور دوم	سنہ ۴۰۴ء	سنہ ۴۰۹ء
۱۲۔ بہرام چہارم بن ہرمز دوم	سنہ ۴۰۹ء	سنہ ۴۲۰ء
۱۳۔ یزدجرد اول بن بہرام چہارم	سنہ ۴۲۰ء	سنہ ۴۴۲ء
۱۴۔ بہرام گور پنجم بن یزدجرد اول	سنہ ۴۴۲ء	سنہ ۴۶۵ء
۱۵۔ یزدجرد دوم بن بہرام گور	سنہ ۴۶۵ء	سنہ ۴۸۳ء
۱۶۔ فیروز بن یزدجرد دوم	سنہ ۴۸۳ء	سنہ ۴۸۷ء
۱۷۔ بلاس بن فیروز	سنہ ۴۸۷ء	سنہ ۴۹۱ء
۱۸۔ قباد بن فیروز	سنہ ۴۹۱ء	سنہ ۵۳۴ء
۱۹۔ جاماسب بن فیروز	سنہ ۵۳۴ء	سنہ ۵۳۷ء
۲۰۔ خسرو نوشیروان بن قباد	سنہ ۵۳۷ء	سنہ ۵۷۷ء
۲۱۔ ہرمز سوم بن نوشیروان	سنہ ۵۷۷ء	سنہ ۵۸۸ء
۲۲۔ خسرو پرویز دوم بن ہرمز سوم	سنہ ۵۸۸ء	سنہ ۶۲۲ء
۲۳۔ شیرویہ بن خسرو پرویز	سنہ ۶۲۶ء	سنہ
۲۴۔ اردشیر سوم بن پرویز	سنہ ۶۲۶ء	سنہ ۶۲۷ء
۲۵۔ خسرو بن ارسلان	سنہ ۶۲۷ء	
۲۶۔ خسرو سوم بن قباد بن ہرمز سوم	سنہ ۶۲۷ء	سنہ ۶۲۹ء
۲۷۔ پوران دخت بنت پرویز	سنہ ۶۲۹ء	سنہ ۶۳۰ء
۲۸۔ پرویز خشنو شنبد	سنہ ۶۳۰ء	سنہ ۶۳۱ء
۲۹۔ آرزمی دخت بنت پرویز	سنہ ۶۳۱ء	
۳۰۔ فرخ زاد بن پرویز	سنہ ۶۳۱ء	
۳۱۔ یزدجرد سوم بن شہریار بن پرویز	سنہ ۶۳۱ء	تا ۶۵۱ء

ملوک ساسانیه

۱- اردشیر بابکان

۲- شاپور اول

۳ هرمز اول — ۷ نرسی

۴- بهرام اول — ۸ هرمز دوم

۵- بهرام دوم — ۹ شاپور دوم — ۱۰ اردشیر دوم — ۱۲ بهرام چهارم

۶ بهرام سوم — ۱۱ شاپور سوم — ۱۳- یزدجرد اول

۱۴ بهرام گور پنجم

۱۵ یزدجرد دوم

۱۶ فیروز

۱۷ بلاس — ۱۸ قباد — ۱۹ جاماسب

۲۰ خسرو نوشیروان

۲۱ هرمز سوم

۲۲ خسرو پرویز — قباد

۲۶ خسرو سوم

۲۸ پرویز خوشنو شنبد

۲۳ شیرویه — ۲۷ پوران دخت — ۲۹ آزرمی دخت — ۳۰ فرخ زاد — شهریار

۲۴ اردشیر سوم — ۳۱ یزدجرد سوم

خلفائے اربعہ

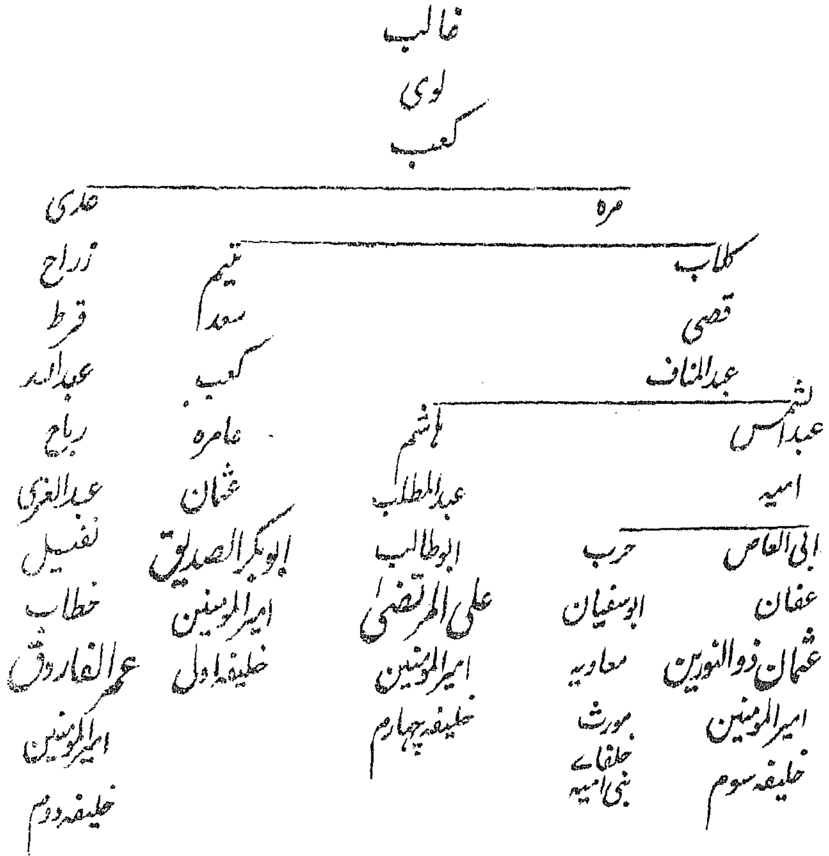
۱۔ امیر المومنین ابوبکر الصدیق رضؓ		سنہ ۱۱ھ	سنہ ۱۳ھ
۲۔ امیر المومنین عمر الفاروق رضؓ		سنہ ۱۳ھ	سنہ ۲۳ھ
۳۔ امیر المومنین عثمان ذوالنورین رضؓ		سنہ ۲۳ھ	سنہ ۳۵ھ
۴۔ امیر المومنین علی المرتضیٰ رضؓ	امام اول	سنہ ۳۵ھ	سنہ ۴۰ھ

ائمہ اثنیٰ عشر

		ولادت	وفات
۱۔ حسن بن علی المرتضیٰ	امام دوم	سنہ ۳ھ	سنہ ۴۹ھ
۲۔ حسین بن علی المرتضیٰ	امام سوم	سنہ ۴ھ	سنہ ۶۱ھ
۳۔ السجاد زین العابدین علی بن حسین	امام چہارم	سنہ ۴۶ھ	سنہ ۷۴ھ
۴۔ الباقر محمد بن علی بن حسین	امام پنجم	سنہ ۶۵ھ	سنہ ۱۱۷ھ
۵۔ الصادق جعفر بن محمد بن علی بن حسین	امام ششم	سنہ ۸۳ھ	سنہ ۱۴۸ھ
۶۔ الکاظم موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین	امام ہفتم	سنہ ۱۲۸ھ	سنہ ۱۸۳ھ
۷۔ الرضا علی بن موسیٰ بن جعفر الصادق	امام ہشتم	سنہ ۱۵۱ھ	سنہ ۲۰۳ھ
۸۔ التقی محمد بن علی الرضا	امام نہم	سنہ ۱۹۵ھ	سنہ ۲۲۰ھ
۹۔ النقی علی بن محمد التقی	امام دہم	سنہ ۲۲۴ھ	سنہ ۲۵۴ھ
۱۰۔ العسکری حسن بن علی النقی	امام یازدہم	سنہ ۲۳۲ھ	سنہ ۲۶۰ھ
۱۱۔ المہدی محمد بن حسن العسکری	امام دوازدہم	سنہ ۲۵۵ھ	سنہ ۲۶۴ھ مقام سامرہ غائب ہوگئے

خلفائے اربعہؓ

فہر قریش



ائمہ اثنا عشرؑ

ہاشم

عبدالمطلب

عبداللہ

محمد رسول اللہ

فاطمۃ الزہراؑ

ابوطالب

علی المرتضیٰؑ

امام اول

خلیفہ چہارم

عباس

عبداللہ

علی

محمد

سفاح

ابوالعباس عبداللہ

منصور

ابوجعفر عبداللہ

خلفائے بنی عباس

۲ حسنؑ

۳ حسینؑ

۴ علی زین العابدینؑ

۵ محمد باقرؑ

۶ جعفر صادقؑ

اسمٰعیل

محمد

۷ موسیٰ کاظمؑ

۸ علی رضاؑ

۹ محمد تقیؑ

۱۰ علی نقیؑ

۱۱ حسن عسکریؑ

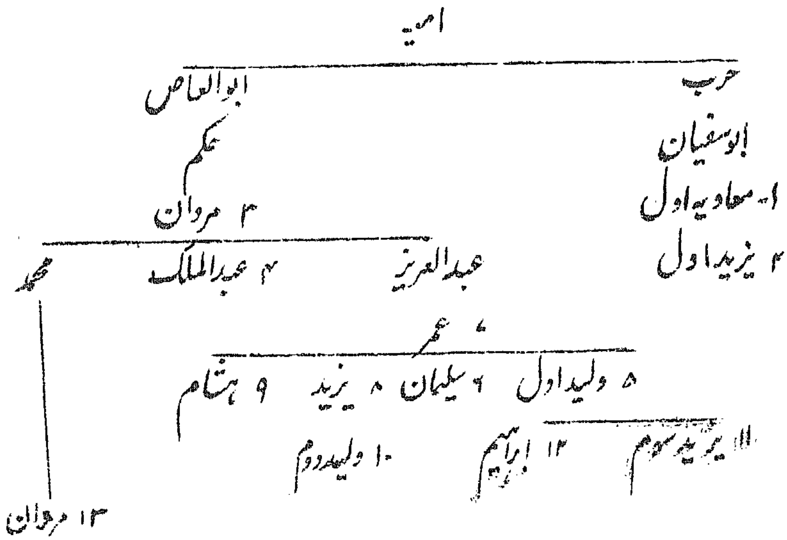
۱۲ محمد مہدیؑ

خلفائے بنی امیہ

سنہ ۴۱ھ — سنہ ۱۳۲ھ

۱۔ معاویہ بن ابی سفیان	سنہ ۴۱ھ	سنہ ۶۰ھ
۲۔ یزید اول بن معاویہ	سنہ ۶۰ھ	سنہ ۶۴ھ
۳۔ مروان اول بن الحکیم	سنہ ۶۴ھ	سنہ ۶۵ھ
۴۔ عبدالملک بن مروان	سنہ ۶۵ھ	سنہ ۸۶ھ
۵۔ ولید اول بن عبدالملک	سنہ ۸۶ھ	سنہ ۹۶ھ
۶۔ سلیمان بن عبدالملک	سنہ ۹۶ھ	سنہ ۹۹ھ
۷۔ عمر بن عبدالعزیز بن مروان	سنہ ۹۹ھ	سنہ ۱۰۱ھ
۸۔ یزید دوم بن عبدالملک	سنہ ۱۰۱ھ	سنہ ۱۰۵ھ
۹۔ ہشام بن عبدالملک	سنہ ۱۰۵ھ	سنہ ۱۲۵ھ
۱۰۔ ولید دوم بن یزید دوم	سنہ ۱۲۵ھ	سنہ ۱۲۶ھ
۱۱۔ یزید سوم بن ولید اول	سنہ ۱۲۶ھ	
۱۲۔ ابراہیم بن ولید اول	سنہ ۱۲۶ھ	سنہ ۱۲۷ھ
۱۳۔ مروان دوم بن محمد بن مروان	سنہ ۱۲۷ھ	سنہ ۱۳۲ھ

خلفائے بنی امیہ



خلفائے بنی عباس

۱۔ السفاح ابو العباس عبد اللہ سنہ ۱۳۲ھ سنہ ۱۳۶ھ
۲۔ المنصور ابو جعفر عبد اللہ سنہ ۱۳۶ھ سنہ ۱۵۸ھ
۳۔ المہدی ابو عبد اللہ محمد بن المنصور سنہ ۱۵۸ھ سنہ ۱۶۹ھ
۴۔ الہادی ابو محمد موسیٰ بن المہدی سنہ ۱۶۹ھ سنہ ۱۷۰ھ
۵۔ الرشید ابو جعفر ہارون بن الہادی سنہ ۱۷۰ھ سنہ ۱۹۳ھ
۶۔ الامین محمد بن الہارون سنہ ۱۹۳ھ ۱۹۸ھ
۷۔ المامون ابو العباس عبد اللہ بن الہارون سنہ ۱۹۸ھ سنہ ۲۱۸ھ
۸۔ المعتصم ابو الحسن محمد بن الہارون سنہ ۲۱۸ھ سنہ ۲۲۷ھ
۹۔ ابو الواثق ابو جعفر ہارون بن المعتصم سنہ ۲۲۷ھ سنہ ۲۳۲ھ
۱۰۔ المتوکل ابو الفضل جعفر بن المعتصم سنہ ۲۳۲ھ سنہ ۲۴۷ھ
۱۱۔ المستنصر ابو جعفر محمد بن المتوکل سنہ ۲۴۷ھ سنہ ۲۴۸ھ
۱۲۔ المستعین ابو العباس احمد بن محمد بن المعتصم سنہ ۲۴۸ھ سنہ ۲۵۲ھ
۱۳۔ المعتز ابو عبد اللہ زبیر بن المتوکل سنہ ۲۵۲ھ سنہ ۲۵۵ھ
۱۴۔ المہتدی ابو اسحٰق محمد بن الواثق سنہ ۲۵۵ھ سنہ ۲۵۶ھ
۱۵۔ المعتمد ابو العباس احمد بن المتوکل سنہ ۲۵۶ھ سنہ ۲۷۹ھ
۱۶۔ المعتضد ابو العباس احمد بن طلحہ بن المتوکل سنہ ۲۷۹ھ سنہ ۲۸۹ھ
۱۷۔ المکتفی ابو علی محمد بن المعتضد سنہ ۲۸۹ھ سنہ ۲۹۵ھ
۱۸۔ المقتدر ابو الفضل جعفر بن المعتضد سنہ ۲۹۵ھ سنہ ۳۲۰ھ
۱۹۔ القاہر ابو منصور محمد بن المعتضد سنہ ۳۲۰ھ سنہ ۳۲۲ھ
۲۰۔ الراضی ابو العباس محمد بن المقتدر سنہ ۳۲۲ھ سنہ ۳۲۹ھ
۲۱۔ المتقی ابو اسحٰق ابراہیم بن المقتدر سنہ ۳۲۹ھ سنہ ۳۳۳ھ
۲۲۔ المستکفی ابو القاسم عبد اللہ بن المکتفی سنہ ۳۳۳ھ سنہ ۳۳۴ھ
۲۳۔ المطیع ابو القاسم فضل بن المقتدر سنہ ۳۳۴ھ سنہ ۳۶۳ھ
۲۴۔ الطائع ابو بکر عبد الکریم بن المطیع سنہ ۳۶۳ھ سنہ ۳۸۱ھ
۲۵۔ القادر ابو العباس احمد بن اسحٰق بن المقتدر سنہ ۳۸۱ھ سنہ ۴۲۲ھ
۲۶۔ القائم ابو جعفر عبد اللہ بن القادر سنہ ۴۲۲ھ سنہ ۴۶۷ھ
۲۷۔ المقتدی ابو القاسم عبد اللہ بن القائم سنہ ۴۶۷ھ سنہ ۴۸۷ھ
۲۸۔ المستظہر ابو العباس احمد بن المقتدی سنہ ۴۸۷ھ سنہ ۵۱۲ھ
۲۹۔ المسترشد ابو منصور فضل بن المستظہر سنہ ۵۱۲ھ سنہ ۵۲۹ھ
۳۰۔ الراشد ابو منصور جعفر بن المسترشد سنہ ۵۲۹ھ سنہ ۵۳۰ھ
۳۱۔ المقتفی ابو عبد اللہ محمد بن المستظہر سنہ ۵۳۰ھ سنہ ۵۵۵ھ
۳۲۔ المستنجد ابو المظفر یوسف بن المقتفی سنہ ۵۵۵ھ سنہ ۵۶۶ھ
۳۳۔ المستضی ابو محمد حسن بن المستنجد سنہ ۵۶۶ھ سنہ ۵۷۵ھ
۳۴۔ الناصر ابو العباس احمد بن المستضی سنہ ۵۷۵ھ سنہ ۶۲۲ھ
۳۵۔ الظاہر ابو نصر محمد بن الناصر سنہ ۶۲۲ھ سنہ ۶۲۳ھ
۳۶۔ المستنصر ابو جعفر منصور بن الظاہر سنہ ۶۲۳ھ سنہ ۶۴۰ھ
۳۷۔ المستعصم ابو محمد عبد اللہ بن المستنصر سنہ ۶۴۰ھ سنہ ۶۵۶ھ

خلفائے بنی عباس

عباس

عبداللہ

علی

محمد

ابراہیم — ۱۔ السفاح — ۲۔ المنصور

۳۔ المہدی

۴۔ الہادی

۵۔ الرشید

۸۔ المعتصم — ۷۔ المامون — ۶۔ الامین

۹ الواثق — ۱۰ المتوکل — محمد

۱۴ المہتدی — ۱۲ المستعین

۱۱ المستنصر — ۱۳ المعتز — ۱۵ المعتمد — ابواحمد طلحہ

۱۶ المعتضد

۱۷ المکتفی — ۱۸ المقتدر — ۱۹ القاہر

۲۲ المستکفی

اسحٰق — ۲۰ الراضی — ۲۱ المتقی — ۲۲ المطیع

۲۵ القادر — ۲۴ الطائع

۲۶ القائم

۲۷ المقتدی

۲۸ المستظہر

[illegible]

ملوک صفاریہ

۱۔ یعقوب بن لیث	سنہ ۲۵۴ھ	سنہ ۲۶۵ھ	۲ عمرو بن لیث	سنہ ۲۶۵ھ	سنہ ۲۸۷ھ
۳ طاہر بن محمد بن عمرو	سنہ ۲۸۷ھ	سنہ ۲۹۰ھ			

ملوک سامانیہ

۱۔ اسمٰعیل بن احمد	سنہ ۲۷۹ھ	سنہ ۲۹۵ھ	۶ منصور اول بن نوح اول	سنہ ۳۵۰ھ	سنہ ۳۶۶ھ
۲ احمد بن اسمٰعیل	سنہ ۲۹۵ھ	سنہ ۳۰۱ھ	۷ نوح دوم بن منصور	سنہ ۳۶۶ھ	سنہ ۳۸۷ھ
۳ نصر بن احمد	سنہ ۳۰۱ھ	سنہ ۳۳۱ھ	۸ منصور دوم بن نوح دوم	سنہ ۳۸۷ھ	سنہ ۳۸۹ھ
۴ نوح بن نصر	سنہ ۳۳۱ھ	سنہ ۳۴۳ھ	۹ عبدالملک بن نوح دوم	سنہ ۳۸۹ھ	سنہ ۳۹۰ھ
۵ عبدالملک بن نوح	سنہ ۳۴۳ھ	سنہ ۳۵۰ھ	۱۰ اسمٰعیل بن نوح دوم	سنہ ۳۹۰ھ	سنہ ۳۹۳ھ

ملوک سامانیہ

احمد

۱ اسمٰعیل

۲ احمد

۳ نصر

۴ نوح اول

۵ عبدالملک اول — ۶ منصور اول

۷ نوح دوم

۸ منصور دوم — ۹ عبدالملک دوم — المنتصر اسمٰعیل

ملوک غزنویہ

۱۔ محمود بن سبکتگین	سنہ ۳۸۷ سنہ ۴۲۱	۸ عبدالرشید بن محمود	سنہ ۴۴۱ سنہ ۴۴۴
۲ محمد بن محمود	سنہ ۴۲۱	۹ فرخ زاد بن جمال الدولہ	سنہ ۴۴۴ سنہ ۴۵۱
۳۔ مسعود اول نصر الدولہ بن محمود	سنہ ۴۲۱ سنہ ۴۳۳	۱۰ ابراھیم ظہیر الدولہ بن مسعود	سنہ ۴۵۱ سنہ ۴۹۲
۴۔ محمد بن محمود مکرر	سنہ ۴۳۳ سنہ ۴۳۴	۱۱ مسعود سوم بن ابراھیم	سنہ ۴۹۲ سنہ ۵۰۸
۵ مودود بن مسعود	سنہ ۴۳۴ سنہ ۴۴۱	۱۲ شیرزاد بن مسعود	سنہ ۵۰۹
۶ مسعود ثانی بن مودود	سنہ ۴۴۱	۱۳ ارسلان شاہ بن سلطان الدولہ مسعود	سنہ ۵۰۸ سنہ ۵۱۲
۷ علی بن بہاء الدولہ مسعود اول	سنہ ۴۴۱	۱۴ بہرام شاہ	سنہ ۵۱۲ سنہ ۵۴۷

۱۵۔ خسروشاہ معز الدولہ سنہ ۵۴۷ سنہ ۵۵۵

ملوک غزنویہ

سبکتگین

نصر — محمود — یوسف

محمد عماد الدولہ — مسعود اول — عبدالرشید

احمد

مودود — علی — فرخ زاد — ابراہیم

مسعود دوم — مسعود سوم

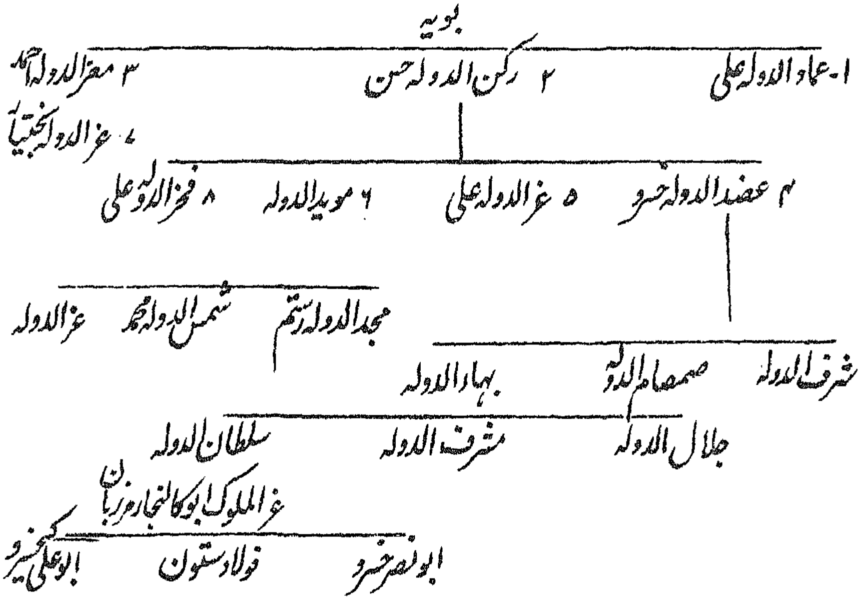
شیرزاد — ارسلان — بہرام شاہ

خسروشاہ

ملوک دیالمہ

۱۔ عماد الدولہ علی	سنہ ۳۲۲	سنہ ۳۳۸
۲۔ رکن الدولہ حسن	سنہ ۳۲۳	سنہ ۳۶۶
۳۔ معز الدولہ احمد	سنہ ۳۳۴	سنہ ۳۵۶
۴۔ عضد الدولہ ابو شجاع فنا خسرو	سنہ ۳۳۸	سنہ ۳۷۲
۵۔ عز الدولہ علی	سنہ ۳۶۷	
۶ موید الدولہ	سنہ ۳۶۶	سنہ ۳۷۳
۷ عز الدولہ بختیار	سنہ ۳۵۶	سنہ ۳۶۷
۸ فخر الدولہ ابو الحسن علی	سنہ ۳۷۳	سنہ ۳۸۷
۹ مجد الدولہ ابو طالب رستم	سنہ ۳۸۷	سنہ ۴۲۰
۱۰ شرف الدولہ ابو الفوارس	سنہ ۳۷۲	سنہ ۳۷۹
۱۱ صمصام الدولہ ابو کالنجار مرزبان	سنہ ۳۷۲	سنہ ۳۸۸
۱۲ بہاء الدولہ ابو نصر خسرو	سنہ ۳۷۹	سنہ ۴۰۳
۱۳ سلطان الدولہ	سنہ ۴۰۳	سنہ ۴۱۵
۱۴ مشرف الدولہ	سنہ ۴۱۱	سنہ ۴۱۶
۱۵ عز الملوک ابو کالنجار مرزبان	سنہ ۴۱۵	سنہ ۴۴۰
۱۶۔ الملک الرحیم ابو نصر خسرو فیروز	سنہ ۴۴۰	سنہ ۴۵۰
۱۷۔ ابو منصور فولادستون	سنہ ۴۴۰	سنہ ۴۴۸
۱۸۔ ابو علی کیخسرو	سنہ ۴۴۸	سنہ ۴۸۷

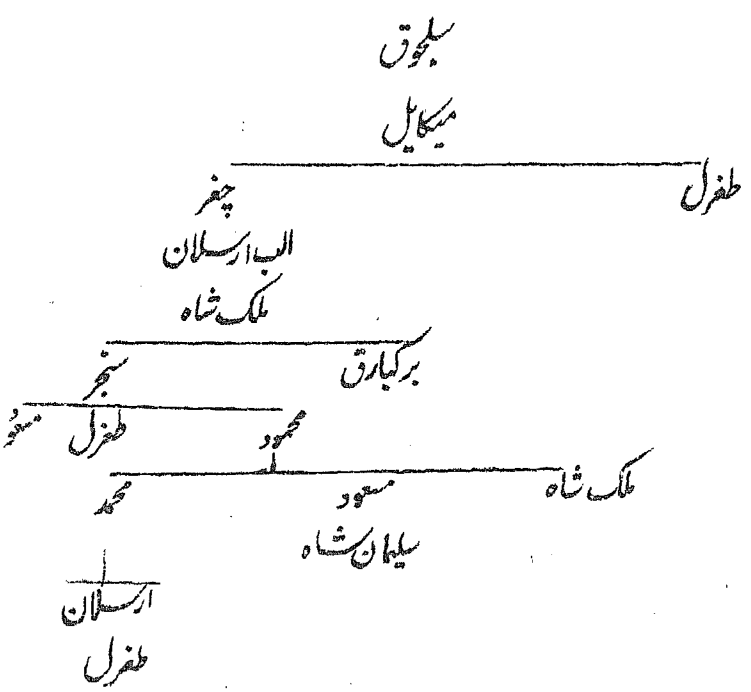
ملوک دیالمہ



ملوک سلجوقیہ

۱۔ رکن الدین ابو طالب طغرل بک سنہ ۴۲۹ تا سنہ ۴۵۵ھ
۲۔ عز الدین ابو شجاع الپ ارسلان سنہ ۴۵۵ تا سنہ ۴۶۵ھ
۳۔ معز الدین ابو الفتح ملک شاہ سنہ ۴۶۵ تا سنہ ۴۸۵ھ
۴۔ رکن الدین ابو المظفر برکیارق سنہ ۴۸۵ تا سنہ ۴۹۸ھ
۵۔ غیاث الدین محمد سنہ ۴۹۸ تا سنہ ۵۱۱ھ
۶۔ معز الدین ابو الحرث سنجر سنہ ۵۱۱ تا سنہ ۵۵۲ھ
۷۔ مغیث الدین ابو القاسم محمود سنہ ۵۱۱ تا سنہ ۵۲۵ھ
۸۔ رکن الدین طغرل سنہ ۵۲۵ تا سنہ ۵۲۶ھ
۹۔ غیاث الدین ابو الفتح مسعود سنہ ۵۲۶ تا سنہ ۵۴۷ھ
۱۰۔ مغیث الدین ابو الفتح ملکشاہ سنہ ۵۴۷ھ
۱۱۔ غیاث الدین ابو شجاع محمد سنہ ۵۴۸ تا سنہ ۵۵۵ھ
۱۲۔ معز الدین ابو الحارث سلیمان شاہ سنہ ۵۵۵ھ
۱۳۔ رکن الدین ارسلان بن محمد سنہ ۵۵۶ تا سنہ ۵۷۳ھ
۱۴۔ مغیث الدین طغرل سنہ ۵۷۳ تا سنہ ۵۹۰ھ

ملوک سلجوقیہ



آتابکان سلغریہ

۱- مظفر الدین سنقر	سنہ ۵۴۳ھ سنہ ۵۵۶ھ	۶- مظفر الدین ابوبکر	سنہ ۶۲۳ھ سنہ ۶۵۸ھ
۲- مظفر الدین زنگی	سنہ ۵۵۶ھ سنہ ۵۷۱ھ	۷ مظفر الدین سعد	سنہ ۶۵۸ھ
۳- مظفر الدین تکلہ	سنہ ۵۷۱ھ سنہ ۵۹۱ھ	۸ مظفر الدین محمد	سنہ ۶۵۸ھ سنہ ۶۶۱ھ
۴- مظفر الدین طغرل	سنہ ۵۴۳ھ	۹ مظفر الدین	سنہ ۶۶۰ھ
۵- مظفر الدین سعد	سنہ ۵۹۱ھ سنہ ۶۲۳ھ	۱۰ مظفر الدین سلجوقشاہ	سنہ ۶۶۰ھ سنہ ۶۶۲ھ

۱۱- مظفر الدین آبش سنہ ۶۶۲ھ ۶۸۶ھ

آتابکان سلغریہ

مودود

۱- سنقر — ۲- زنگی

۴- طغرل — ۳- تکلہ — ۵- سعد

۶- ابوبکر — ۸ محمد — سلغر

۷- سعد

۱۱- آبش خاتون — ۱۰ سلجوق — ۹ محمد

شاہان خوارزم شاہیہ

۱- خوارزم شاہ محمد	سنہ ۴۹۰ھ سنہ ۵۲۱ھ	۴ سلطان شاہ بن ارسلان	سنہ ۵۵۲ھ
۲- خوارزم شاہ اتسز	سنہ ۵۲۱ھ سنہ ۵۵۱ھ	۵ سلطان علاء الدین تکش	سنہ ۵۶۸ھ سنہ ۵۹۶ھ
۳ ارسلان بن اتسز	سنہ ۵۵۱ھ سنہ ۵۶۸ھ	۶ سلطان محمد بن تکش	سنہ ۵۹۶ھ سنہ ۶۱۷ھ

۷- سلطان جلال الدین بن محمد سنہ ۶۱۷ھ سنہ ۶۲۸ھ

شاہان خوارزم شاہیہ

نوشتگین

۱ محمد

۲ اتسز

۳ ارسلان

۴ سلطان شاہ — ۵ تکش

بسم الله الرحمن الرحیم

حمد و ثنا و آفرین بی منتها آفریدگاری را که بیک امر کن عالم ارواح و اشباح پیدا کرد و اجرام فلکی و اجسام عنصری از عدم بفضای وجود آورد. صانعی که طباق افلاک برافراشت و بساط خاک را بازهار و انوار بیاراست. قادری که از صحن ضما گل رعنا برویانید و در تضاعیف سحاب آتش و آب تعبیه گردانید. و بر صفحات لعاب صورت جانوران بنگاشت. و آدمی زاد را بزیور عقل و زینت نطق اختصاص داد. تا بدان تاج کرامت و خلعت خلافت یافت. و او را از نتایج الوان و موالید ارکان برگزید. و زمین و زمان را در ربقهٔ تسخیر ایشان کشید. و درود بی شمار بر پیغمبر محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم که جهانیان را از هاویهٔ بطالت و ضلالت برهانید. و بر آنانی که وی را پی کردند و ما را راه نمودند.

اما بعد چنین گوید امام معظم عالم و فاضل ناصر الحق و الدین ابوسعید عبدالله بن قاضی القضات المغفور امام الدین ابوالقاسم عمر بن امام السعید فخر الدین ابی الحسن علی البیضاوی که این مختصریست مشتمل بر ذکر مشاهیر انبیا و سلاطین عظام و ملوک کرام و شطری از احوال ایشان بر وجه ایجاز چنانکه خوانند ه طول نباشد و انچه این علم را لابد است تمامت ایراد کرده آمد و این را از تاریخهای معتبر فراهم آوردم و نظام التواریخ نام کردم و دران سلسله حکام و ملوک ایران زمین که طول آن از فرات ست تا بجیحون بلک از دیار عرب تا حد و خجند چنانک یاد کرده اند من الآن آدم علیه السلام الی یومنا هذا و هو الحادی و العشرون فی شهر الله الحرام المحرم سنه اربع

وسبعین وستمائة من الهجرة النبویه بر سبیل اتصال آورده‌ام و آن را بر چهار قسم نهاده‌ام - و بزبان فارسی ساختم تا فواید آن عام‌تر باشد - والله سبحانه هو الموفق والهادی -

و هذا فهرست الکتاب

قسم اول در بیان احوال انبیاء و اوصیا و حکمای که از ابتدا دور آدم تا آخر نوح علیه السلام بوده‌اند عدد ایشان ده تن بوده‌اند مدت ایشان قریب دو هزار و پانصد سال.

قسم دوم اندر تعداد ملوک فرس - و شرح احوال ایشان با ضحاک علوانی و افراسیاب تورانی و اسکندر یونانی و انطیخس رومی هفتاد و سه تن مدت ملک ایشان چهار هزار دو صد و هشتاد و یک سال و چند ماه ست -

قسم سوم در شرح حال خلفاء و ایمه اسلام رضی الله عنهم عدد ایشان پنجاه و پنج مدت خلافت ایشان ششصد و پنجاه سال -

قسم چهارم اندر اخبار سلاطین عظام و ملوک کرام که در ایام خلفاء بنی عباس باستقلال و استبداد در ممالک ایران بادشاهی کرده‌اند و ایشان هشت طایفه‌اند عدد ایشان هفتاد و هشت مدت ملک ایشان من وقت خروج یعقوب بن اللیث الی یومنا چهار صد و بیست -

قسم اوّل

در بیان احوال و شرح آثار انبیاء و اصفیاء و اوصیاء و حکمائی که از اوّل دور آدم تا آخر ایام نوح بوده اند

عدد ایشان ده تن و مدت ایشان قریب دو هزار و پانصد سال

آدم صفی الله علیه السّلام
شیث بن آدم
انوش بن شیث
قینان بن انوش
مهلائیل بن قینان
یرد بن مهلائیل
اخنوخ بن یرد و هو ادریس علیه السّلام
متوشلخ بن اخنوخ
لمک بن متوشلخ
نوح بن لمک علیه السّلام

آدم صفی الله علیه السّلام

علماء تواریخ آورده اند که آدم و حوا علیهما السّلام چون از عالم علوی بعالم سفلی نقل کردند و از بهشت باقی بدین جهان فانی پیوستند و بزمین هند فرود آمدند و آنجا که مقام ساختند و نهصد و چند سال زیستند و حوا هر نوبت که آبستن شدی پسری و دختری آوردی و ماده هر بطنی با نر بطن دیگر دادی پس خواست که توام قابیل در ربقهٔ نکاح هابیل آرد و قابیل با وی میل داشت و مانع گشت و او را هلاک کرد و هابیل بیست ساله بود و قابیل بیست و پنج ساله و سنت قتل در بنی آدم نهاد

و آدم علیه السلام بداغ فراق سوخته شد و متحیر و مبتلا در جهان می گردید و بزبان سریانی شعری بخواند که ترجمه آن انیست شعر

تغیرت البلاد ومن علیها — و وجه الارض مغبر قبیح
تغیر کل ذی لون وطعم — وقل بشاشة الوجه الملیح

تا باری تعالی شیث بوی داد بدان تسلی گشت۔

چون سال وی از نهصد بگذشت یازده روز مریض شد پس بجوار حق پیوست و حوا بعداز وی سالی دیگر بزیست و هردو را در زمین هند دفن کردند، و گویند بکوه ابوقبیس وطایفه گویند که نوح علیه السلام بوقت طوفان اجزا ایشان برداشت با خود و بعد از زوال آن بزمین بیت المقدس دفن کرد و قصه آفرینش وی و سجده ملائکه و وسوسهٔ ابلیس و اخراج ایشان از بهشت مشهور است و در قرآن مجید مذکور، و آن از شرح مستغنی و هی خلیفة الله۔

شیث بن آدم

آدم چون اجلش در رسید، و خطاب ارجعی بگوش هوش شنید، شیث را وصی کرد و همگیان را بطاعت و متابعت او فرمود، و باری تعالی او را خلعت رسالت داد، و تاج نبوت بر تارک میمونش نهاد، و مدت چهل و دو سال عالم را بانوار شرع و آثار عدل منور و مزین گردانید، و سالش به نهصد و دوازده سال کشید، عمرش بفرجام رسید، و در جوار آدم نیز دفن کردند۔

انوش بن شیث

چون شیث آثار ضعف وانکسار در خود بدید، انوش را وصی گردانید، و ریاست اولاد آدم باو داد، و زمام امور ریاست در قبضهٔ تصرف وی نهاد، و برعایت رعیت وصیت فرمود پس قریب ششصد سال بدان قیام نمود آنگاه عمرش سپری شد و گویند عمرش هم نهصد بود۔

قینان بن انوش

بحکم وصیت برجای پدر بایستاد، وبراسم پیشوائی وسرداری قیام نمود، وهیچ قدر از متابعت واقتفار آثار آبار بزرگوار تجاوز وانحراف نکرد، وقریب نود وپنج ساله دران بسر برد، ودر وقت وفات پسر بزرگ ترین را عقد وصایت وعهد ولایت استوار کرد، ودرگذشت وگویند عمر او نهصد ودو سال بوده است۔

مهلائیل بن قینان

درزمان او بنی آدم بسیار شدند، واز انبوهی در زحمت بودند، بس مهلائیل ایشان را در اقطار زمین متفرق گردانید، وخود با ولاد شیث علیه السّلام بزمین بابل آمد وشهر سوس ساخت وبابل نیز گویند که وی آباد کرده است، وپیش از وی شهر نساخته بودند، وماوای بنی آدم در مغارها وبیشه ها بودند، نهصد وبست وشش سال بزیست، ویرد را وصی کرد، ودرگذشت ودر بعضی تواریخ آورده اند که عمر او هشتصد ونود وپنج سال بود۔

یرد بن مهلائیل

بعد از پدر خلافت وی قیام نمود، او را فرزند بسیار بودند، واز ایشان یکی اخنوخ بود ومدت عمر او نهصد وشصت ودو سال بود ودر آخر عمر اخنوخ را وصی کرد۔

اخنوخ بن یرد

چنین گویند که درایام برد بتها ساختند، وبه عبادت آن مشغول شدند، بس باری تعالی باخنوخ که او را ادریس گویند، وحی فرستاد، تا مردمان را دعوت کند واز بت پرستی باز دارد،

وچنین گویند که سنت جهاد وی نهاد که با اولاد قابیل مقابله کرد و زنان و کودکان ایشان را برده آورده و استنباط خیاطت او کرده است، وچون سیصد و شصت پنج سال از عمر او بگذشت باری تعالی او را بآسمان برد، و آنجاست۔

متوشلخ بن اخنوخ

مرد موحد بود و بسیاری بواسطهٔ ارشاد او از بت پرستی تبرّا نمودند۔

نوح بن لمک

چنین گویند ابن عباسؓ که چون عمر نوح به چهارصد و هشتاد سال رسید، او را وحی آمد و مدت صد و بیست سال دعوت خلق کرد، و درین مدت هشتاد تن بوی ایمان آوردند، پس باری تعالی طوفان فرستاد، او باین هشتاد تن در کشتی نشستند و خلاص یافتند، و بعد از طوفان سیصد سال دیگر بزیست، و ازین هشتاد تن سه تن پسر نوح بودند، سام و حام و یافث، سام پدر ایرانیان و اهل عجم حام پدر هندیان و زنگیان و حبشیان و بربریان۔ و یافث پدر ترکان و باقی اولاد شیث علیه السّلام بودند، او را پسر دیگر بود یام نام او کافر بود، در طوفان هلاک شد، و چنین گویند که این جمعی که با نوح بودند ایشان نیز بعد از طوفان وفات یافتند و نوح با این سه پسر بماند و انتشار بنی آدم بعد از طوفان با این سه تن است و العلم عند الله۔

قسم دوم

در ذکر ملوک فارس و مشاهیر انبیاء و اکابر علماء که در ایام ایشان بوده اند

اتفاق ست که جمله ملوک فرس چهار طبقه اند، همه از یک اصل، و عدد ایشان با ضحاک علوانی و افراسیاب تورانی هفتاد و یک تن و مدت ملک ایشان تا روزگار اقلیطیخس رومی چهار هزار و صد و هشتاد و یک سال و چند ماه بوده و طبقات ایشان این ست۔

طبقه اول پیشدادیان با ضحاک و افراسیاب یازده تن مدت ملک ایشان دو هزار و پانصد و شصت و هشت سال۔

طبقه دوم کیانیان عدد ایشان نه تن مدت ملک ایشان هفصد و سی و هشت سال

طبقه سیوم اشغانیان عدد ایشان بیست تن مدت ملک ایشان چهار صد و بیست و سه سال۔

طبقه چهارم۔ ساسانیان عدد ایشان سی و یک پادشاه مدت ملک ایشان چهار صد و بیست و نه سال۔

طبقهٔ اوّل ـ در ذکر پیشدادیان

(۱) کیومرث	چهل سال	(۲) هوشنگ	چهل سال
(۳) طهمورث	سی سال	(۴) جمشید	هفصد و شانزده سال
(۵) ضحاک	هزار سال	(۶) افریدون	پانصد سال
(۷) منوچهر	صد و بیست سال	(۸) نوذر پسر منوچهر	شست سال
(۹) افراسیاب	دوازده سال	(۱۰) زو بن طهماسب	سی سال
(۱۱) گرشاسب	بیست سال		

کیومرث

بادشاه اول ست، باتفاق ارباب تواریخ اول کسی که بادشاهی کرد و این بادشاهی بجهان آورد کیومرث بود و مغان گویند که او آدم است و دیگر مورخان ایشان را از اولاد شمارند، و امام جهان ابو حامد محمد الغزالی قدس الله روحه در کتاب نصایح الملوک آورده است که وی برادر شیث علیه السّلام است و جمعی دیگر گویند که اولاد نوح است علیه السّلام و این ظاهرتر ست ازبرای آنکه اتفاق است که ابراهیم خلیل علیه السّلام در زمان ضحاک علوانی بوده است، و از ایام ضحاک تا عهد کیومرث قریب هزار سال ست، و از دور ابراهیم خلیل تا زمان طوفان قریب هزار و چهارصد سال، و همچنین اتفاق کردند که موسی علیه السّلام در ایام دولت منوچهر بوده است و از دور او تا زمان کیومرث بقول عجم قریب دو هزار و دویست سال است، و بقول علمای بنی اسرائیل از ایام موسی تا وقت طوفان قریب این مقدار باشد دوم آنکه نسّابهٔ عجم ضحاک را نسبت به عاد برند که پدر عرب بوده است

وهوشنج از نبیرگان کیومرث که اصل عجم بوده است، ونسابهٔ عرب نسبت او به ارم برند از اولاد سام بن نوح که پدر عرب بود، برادر ارفخشد که پدر فرس بوده است، وتوافق میان این هردو نقل آنست که هوشنج ارفخشد، وکیومرث حام بن یافث است، واین قول ضعیف است که یافث پدر ترک است والعلم عند الله فی الجمله باجماع کیومرث اول بادشاهانست وگویند که ابتدا ء بنیاد کردن شهر او کرد، و در جهان دو شهر بنیاد نهاد یکی اصطخر و بیشتر اوقات آنجا مقام ساختی، دوم شهر دماوند وگاه گاه آنجا نیکه بودی واو راپسری بود سیامک نام بردست دیوان کشته شد، پس کیومرث لشکر کرد وپسرزاده را هوشنگ باخود ببرد و دیوان را هلاک کرد و مدت هزار سال بزیست اما قریب چهل سال بادشاهی کرد، وبعد از خود نبیره را هوشنگ بن سامک ولی عهد کرد۔

هوشنج

بادشاهی بود باعلم وهواد وکتابی در حکمت عملی دارد وآن را جاویدان خرد گویند وشطری ازان خواجه حسن بن سهیل وزیر ماموں یافته وبزبان عربی آورده وشیخ ابوعلی مسکویه در کتاب اداب العرب والفرس تضمین کرده ومطالع آن دلیلی ظاهرست بر حصانت نفس وکمال فضل او، وعجم دعوی کنند که پیغامبر بوده واز غایت معدلتش "پیش داد" لقب کردند ومدت چهل سال بادشاهی کرد وتاج برسر نهاد واز سنگ آهن بیرون آورد، وازان سلاح ساخت ودر عمارت اصطخر که دارالملک بود بیفزود، ودو شهر دیگر بنا کرد سوس وبابل وجمعی گویند که بابل ضحاک ساخته است ودر بعضی از تواریخ آورده اند که او طریق تجرد سپردی وهمواره در کوهها بعبادت مشغول بودی جمعی از دیوان درحالت سجودسنگی برسروی زدند ویرا هلاک کردند پس طهمورث مدتها تفحص میکرد ونمی شکیبد، تا شبی درخواب از حال وی آگاهی یافت وروزگار آهنگ آن جمع کرد وازایشان کینه باز خواست وایشان را هلاک کرد، ودر مقام شهری بنا کرد وآن شهر بلخ است۔

طهمورث بن انوجهان

چون هوشنج درگذشت نبیرهٔ وی طهمورث که ولی عهد وی بود بر جای وی بنشست و برعایت خلایق و حمایت ولایت قیام نمود و طریق عدل و نصفت در پیش گرفت و مدت سی سال پادشاهی کرد، و شهر نشاپور از فارس و کهندژ از مرو و در خطهٔ اصفهان شهر سبا و سارویه بنا کرد و اندر زمان وی قحطی پیدا گشت و منعمان را فرمود که بطعام شبانگاه قناعت کنند و خورش بامداد بدرویشان دهند و سنت روزه بنهاد و چنین گویند که وبائی عظیم ظاهر گشت و هر کرا عزیزی می رفت صورتی می ساخت و بدعت بت پرستی از آن برخاست، و گویند نوشتن و خواندن او بنیاد کرد، و در تاریخی چنان یافته شد که بعد از هوشنگ ششصد سال جهان را پادشاهی و کدخدا نبود، تا او جمعی را تبع خود گردانید و پادشاهی بدست آورد۔

جمشید بن انوجهان

طهمورث را فرزند نبود و جمشید برادر وی بود و بروایتی برادرزاده، و بغایت جمال و فر و بها بود، و در علم و عقل مشار الیه عقلای فرس بر وی جمع شدند، و او را پیشوائی و ملک گردانیدند و کمر مطاوعت او بستند پس او بتدبیر امور و ترتیب ادوات و آلات حرب و استنباط صنایع مشغول شد و شهر اصطخر را که دار الملک بود بزرگتر گردانید، چنانکه طول آن از صحرای حد خفرک بود تا آخر رامجرد بقدر دوازده فرسنگ در طول و ده فرسنگ در عرض و بنای عظیم دران بساخت و امروز طاق و ستونهای آن مانده و آن را چهل مناره خوانند و کس در جهان مثل آن عمارت نشان نداده است و چون این عمارت تمام گشت جملهٔ ملوک و اکابر اطراف بخواند و در آن ساعت که آفتاب بنقطهٔ اعتدال ربیعی رسید در آن خانه بر تخت نشست و همگنان را بعدل و شفقت وعده داد، و آن روز را "نوروز" نام کردند و مدت پادشاهی وی قریب بهفتصد سال

رسید و در طلب نعمت گرفت، و سودای حماقت و تجبر بروی غلبه کرد، و جهانیان را بعبادت خویش فرمود، و بتان بصورت خویش بساخت، و باقالیم فرستاد تا آن را می پرستند، پس باری تعالی شداد عاد را غلبه داد تا برادرزاده خود ضحاک بن علوان را بفرستاد، تا جمشید را قمع کرد، و پاره پاره کرد۔

حکایت عادیان، بدانکه ارم برادر ارفخشد را هفت پسر بود عاد و ثمود و صحار و طسم و جدیس و جاسم و بار، عاد به یمن شد و ثمود بمیان حجاز و شام مقام ساخت و طسم بعمان و بحرین فرود آمد و جدیس بزمین یمامه و صحار باراضی طی و جاسم بمیان حرم و بار بزمینی که بروی وا خوانند، و اولاد عاد بسیار شدند و مستولی گشتند، و مهتر ایشان عملیق بن عاد بود چون وی در گذشت از پسران وی شداد و شدید پادشاه گشتند، و بر جهانیان غلبه کردند، و ضحاک را بزمین فارس و بابل فرستادند تا جمشید را قهر کند، و آنجا که فرود گرفت و آغاز ستم و جور کردند پس باری تعالی هود بن خالد بن الخلود بن عوض بن عملیق پیغامبری فرستاد و عادیان را دعوت کرد و شداد بوی التفات نکرد تا بلای آسمانی بوی رسید و با دیگر معاندان به ریح العقیم هلاک شدند و مرثد بن شداد بنشست و به هود علیه السلام بگروید و بادی در حضرت موت می بود و از انجا در گذشتند۔

فریدون بن اثفیان.

از اسباط جمشید بود و پدران او از ضحاک گریخته بودند و در میانه شبانان می بودند چنین گویند که چون قرب هزار سال ضحاک پادشاه ایران زمین بود و بر حیوان و رعیت ستم میکرد و نیز در آخر الامر دو سلعه بشکل دو مار از دو شانه وی برآمد و وجع آن بمغز سر آدمی ساکن میشد، و آن برای طلا آن خلقی بسیار را بقتل آوردند، کاوه آهنگر از اصفهان بجهت آنکه دو پسر وی کشته بود خروج کرد، و پوست آهنگران بر سر چوب کرد، و ضحاک را دشنام داد، و خلقی بسیار

بروی جمع شدند، وروی بضحاک کردند، وضحاک از ایشان بگریخت، پس ایشان فریدون را طلب کردند وبه بادشاهی نشاندند، وضحاک را بازوست آوردند، وقتل کردند، وآن چوب را بفال داشتند، ودرفش کاویان لقب کردند وفریدون آهنگر عادیان را ایمرکرد وایشان را متفرق گردانید، وبرمملکت ایشان مستولی گشتند، وعزم دیگر مواضع کرد وبیشتر معموره عالم بگشود وتمامت رعیت درظل رافت ومعدلت خویش بداشت جمله ممالک به پسران سگانه قسمت کرد، روم ومغرب تا حدود بین بسلم داد وترکستان وصین بتور، وپارس وعراق وقهستان وخراسان با یرج داد سبب آنکه او را دوست ترمی داشت پس ایشان هردو متفق شدند وایرج را بکشتند بعد از مدتی منوچهر که از نژاد وایرج بود باشارت فریدون برفت، وچون حدا از ایشان بازخواست، پس عمر فریدون سپری شد ومدت ملکش پانصد سال بود۔

منوچهر

جمعی گویند که دختر زاده ایرج بوده است، وجمعی گویند پسرزاده۔ چون پسر فریدون درگذشت منوچهر بحکم ولی عهدی بپادشاهی بنشست۔ وبه هر اقلیمی بادشاهی وبه هرده هی دهقانی فرستاد۔ ونهر فرات را حفر کرد۔ وآب بعراق آورد۔ وبنا ها ساخته وانواع اشجار ورياحين ازبيشه ها وكوهها بدان نقل كرد۔ وبعمارت مشغول بود وایام دولتش شصت سال رسید۔ درآن ایام افراسیاب از نسل تور بود آهنگ وی کرد بالشکر عظیم۔ منوچهر از وی بگریخت بطبرستان شد۔ وافراسیاب از پی نتوانست رفت پس صلح کردند۔ برآنکه ماورای جیحون افراسیاب را باشد وترکستان وختن منوچهر را بازگشت۔

وهم درزمان وی باری تعالی شعیب را علیه السلام باولاد مدین بن اسمعیل بن ابراهیم فرستاد وموسی وهارون علیهما السلام بفرعون، ونام این فرعون ولید بن مصعب

و از اولاد عادیان بود که شداد او را بجا کمی مصر فرستاده بود۔ وقصہ ایشان مشہور است۔
افراسیاب بعد از وفات منوچہر بفارس آمد و مدت دوازدہ سال بقتل و خرابی مشغول شد۔

زاب بن طہماسب

از اسباط منوچہر بود۔ چون خروج کرد افراسیاب از و بگریخت و باز در حدود ترکستان رفت
و اصلاح فساد و خرابی افراسیاب مشغول شد۔ در رود آب بعراق آورد که آن را زاب رابین
گویند و سی سال بعدل ورای بسر برد پس مملکت برادر زاده را داد۔

کرشاسف

برادرزادہ زاب بیست سال بادشاہی کرد۔ رستم دستان از نسل او بود۔ مادرش
از نسل بنیامین بن یعقوبؑ۔

طبقہ اول۔ در ذکر کیانیان

مدت ملک ایشان ہفت صد و سی و ہشت سال بود۔ و عدد ایشان نہ بادشاہ
و اسکندر رومی در آخر ایام ایشان بودہ است و مدت ملک او سیزدہ سال بودہ است۔

(۱) کیقباد	صد و بیست سال	(۲) کیکاؤس	صد و پنجاہ سال
(۳) کیخسرو	شصت سال	(۴) لہراسف	صد و بیست سال
(۵) گشتاسف	صد و بیست سال	(۶) بہمن	صد و دوازدہ سال
(۷) ہمای بنت بہمن	سی و نہ سال	(۸) دارا بن بہمن	دوازدہ سال

(۹) داراب دارا — چهارده سال

کیقباد

او اول کیانیان ست۔ واز اسباط نوذر بن منوچهر بوده است ومدت صد وبیست سال بادشاهی کرده وهمواره برکنارهٔ جیحون بودی وباترک محاربت کردی واز پیغمبرانی که در زمان او بوده اند حزقیل والیاس والیسع وسموئیل علیهم السلام بوده اند۔

کیکاوس

پسر زادهٔ کیقباد۔ در بلخ مقام داشت۔ مدت صد وپنجاه سال بادشاهی کرد۔ در کمال شجاعت یگانه بود۔ گویند پسر کیکاوس ولی عهد او بود۔ ونام او سیاوش واز رستم دستان تربیت یافته بود۔ وزن کیکاوس بروی عاشق شد۔ وپدر بروی متغیر شد۔ پس سیاوش پیش افراسیاب رفت ودختری رازن کرده وبرادر افراسیاب سعایت وی کرد۔ تا او را بقتل آوردند وزنش بعد از دو سه ماه پسری آورد ونامش کیخسرو کرد۔ او در ترکستان پرورش یافت تا بحد بلوغ رسید۔ آنگاه گیو در از اصفهان برفت واو را با مادرش بفارس آورد۔ وچنین گویند که موی فروگذاشتن وجامه کبود پوشیدن مردان وزنان به تعزیت سیاوش در میان خلق باقی مانده است واز پیغمبران وحکیمان که در زمان وی بوده اند داوٗد وسلیمان ولقمان علیهم السلام بوده اند، واز آثار وی آنست در صد در بابل بساخت واین ساعت آن را تل عقرقون گویند۔

کیخسرو

بن سیاوش۔ چون کیخسرو بدین جانب آمد کیکاوس را نهایت سرور [illegible] و پادشاهی را به [illegible]

بازگذاشت۔ و او بر تخت بنشست و خطبه کرد۔ کیخسرو چون بپادشاهی بنشست همگنان را بعدل و عاطفت وعده داد۔ و عم خویش فریبرز و طوس را که از ابنا ملوک بود با لشکر تمام بجنگ افراسیاب فرستاد و یک نوبت دیگر خود برفت۔ و ایشان از مقاومت عاجز آمدند پس رستم و ستان را با جمعی دیگر بمعاونت ایشان فرستاد۔ و نیز گویند که کیخسرو و میان ایشان محاربات عظیم رفت و بآخرالامر شیده پسر افراسیاب با لشکری تمامتر پیش خوارزم آمد و کیخسرو را بمبارزت خواند۔ کیخسرو با وی محاربت کرد۔ و باول ضربت شیده را هلاک کرد۔ و آن حرب را خوارزم خواندند و آن زمین را بدان نام کردند۔ پس افراسیاب بگریخت و بآذربایجان رفت و آنجا بکه گرفتار شد۔ و کیخسرو او را بقتل آورد۔ و دل از کینه صافی کرد۔ پس چون ایام دولتش بشصت سالی رسید لهراسب را وصی و ولی عهد کرد۔ و خود کرانه گرفت و ناپیدا گشت۔ بوجه که کس ندانست او متابع سلیمان علیه السلام بود۔ و بدین وی بود۔ و از غایت خداپرستی بکوه بعبادت رفت و در رمه بمرد۔ و جمعی گویند که سلیمان علیه السلام آهنگ وی کرد۔ و او از اصطخر بگریخت و به بلخ رفت و آنجا هلاک شد و از مشاهیر حکما که در عصر وی بوده اند فیثاغورث بوده است تلمیذ داود نبی و لقمان حکیم بوده است۔

لهراسب

نبیرهٔ برادر کیکاوس است، و مقام او بیشتر به بلخ بودی، و همواره بتسخیر ملوک و ممالک مشغول بودی، تا بیشتر ممالک بگشود و ایام پادشاهی وی بصد و بیست سال رسید، و ضعف پیری بر وی اثر کرد و پس پسر خویش را قائم مقام خویش کردانید، و از مشاهیر انبیا که در عهد وی بوده اند خزیر و ارمیا و دانیال علیهم السلام حجیم بن سلیمان بن داود نبی بخت نصر بن کیولی که بمحاربت حجیم بن سلیمان رفت و بیت المقدس را دو نوبت با زمین راست کرد، کاشته وی بود بزمین بابل گویند بخت النصر دانیال نبی را اسیر کرد و بعد از آن او را رها کرد، و بنی اسرائیل باز به بیت المقدس

فرستاد، ایشان بیت المقدس را باز عمارت کردند، و لشکر کشیدند بحرب بخت نصر بطرف خراسان گریخت و بقلعه سوس متحصن شد، و دانیال عقب او رفت و در انجا دانیال را اجل فرا رسیده مدفن او اکنون آنجاست والعلم عند الله۔

گشتاسب بن طهراسب

در زمان وی زردشت بدین مجوسی دعوت کرد، و مردمان را از دین صابیان باز داشت، و در کوه نخشب از اصطخر مقام ساخت، و درین کوه و حوالی آن صورتها و خمها باشد، و مدفن ملوک عجم بیشتر آنجا گاهست، و گورهای ملوک عجم که پیش از اسلام بوده اند بر گونه باشد، بعضی در غارها و خمها که در کوهها ساخته اند و چند در مابین کوه نهاده اند، و سنگ بسیار بر سر آن ریخته اند، چنانکه یکی گشته، و بعضی دیگر در خمها نهاده و خم در زیر زمین تعبیه کردند، پس گشتاسب بدو بگروید و با اصطخر آمد، و بر آن کوه نشست، و بژند خواندن مشغول گشت و آتشکدها ساختن فرمود، طهراسب پدرش سخت پیر بود و در بلخ بود که ارجاسب ملک ترک خراسان را خالی یافت آهنگ بلخ کرد و طهراسب را بکشت و دختران گشتاسب ببرد، گشتاسب ازین حال خبردار شد، پسر خویش اسفندیار را بفرستاد و با ارجاسب ملک ترک جنگ کرد، وا و را بکشت و بسی از ترکستان خراب کرد و خواهران را باز ستد، و بادشاهی با اولاد غریزت بن پشنگ برادر افراسیاب، و او که از پیغمبر انش شمرده اند و خبر وی در ترک پیغمبر نبرده، و در دست ایشان بماند تا زمان اسکندر، و گشتاسب چون اسفندیار، بجنگ سیفرستاد از قلعه اصطخر فرستاد و با او گفت البته ای پسر می باید که چون پدرم طهراسب باز خواهی و باز نکردی تا درس گاه دیان که آنرا عز یز میداشتند بازستانی اسفندیار همچنان کرد و خواست و غارت بسیار آورد و چون بازگشت از پدر بادشاهی خواست و پدرش اجابت نکرد و او را بجنگها سیفرستاد و مظفر و منصور باز می آمد و در آخر کار که وعده، بادشاهی از حد گذشت گفت یک حرب

دیگر مانده است اگر از اتمام کنی بادشاهی تبو سپارم، او را جنگ رستم دستان فرستاد و اسفندیار
از وی بسی مردانه تر بود، اما بحیل او را بکشت گشتاسپ از فرستادن پشیمان گشت و ولی عهد
به پسر اسفندیار بهمن داد، و از آثار گشتاسب بیضا است و از حکما که در روزگار وی بوده اند سقراط
عابد تلمیذ فیثاغورث و جاماسب که در علم نجوم بی نظیر بوده و مدفن وی در شهر خضر است از فارس
و از حوادث زمان وی آن بود که تبع ملک یمن کنعان بدست فرو گرفت و مستولی گشت۔

بهمن بن اسفندیار

چون بتخت نشست بکینه پدر لشکر فرستاد و زاولستان خراب کرد، و برادر رستم
را بکشت، رستم نمانده بود، و بخت‌نصر بن بخت النصر از بابل معزول کرد و کیرش که از اسباط لهراسپ
بود و مادرش دختر یکی از انبیای بنی اسرائیل بود بعوض وی فرستاد و بفرمود تا بنی اسرائیل
جمله را به بیت المقدس فرستد و کسی که ایشان خواهند بر سر ایشان گمارد کیرش ایشان را
جمع کرد و دانیال پیغامبر علیه السلام را باتفاق ایشان ریاست بنی اسرائیل کرد، و ملک شام
بوی داد، و ایشان را بامقام خویش گسیل کرد، و بیت المقدس را عمارت فرمود، و مادر بهمن از اولاد
طالوت بود، و زنش از نژاد رحبعم بن سلیمان علیه السلام و او را دو پسر بود ساسان و دارا و سه
دختر خمانی و فرنگیس و بهمن دخت، ساسان زهد و عبادت اختیار کرد، و از خلق کرانه شد، و دارا
خورد بود و بهمن خمانی را ولی عهد کرد، و بعضی گویند که بهمن رنجور شد، و خمانی که او را همای نام بود
از پدرش آبستن بود و دارا بدین مجوس، تاج بر شکم وی نهاد، ساسان از آن کرفته شد
و زهد پیش گرفت، و ملوک و اکابر چون تاج بر شکم زن دیدند بیعت کردند، و از آثار بهمن در
فارس بند گوار است که بر رود سیگان بسته و منبع این رود از دهیست از کوهستان گنجوره و
امیر سعید مقرب الدین بر آن رباطی ساخته بر راه بغداد است در صحرای زربان وقف کرده
و شهر قسار جهرم در پرشکان و مدت ملک از صد و دوازده سال بود و از اکابر علماء و سلاطین حکماء

که در عصر وی بوده اند دیمقراطیس حکیم و بقراط طبیب و ارسطاطالیس۔

خمانی بنت بهمن

زنی باخود بوده است دسیرتی ورائی پسندیده داشته شده است و مدت سی سال بادشاهی کرد و باخر الامر ملک بدارا تفویض کرد، و بعضی گویند چهل منارا و خانه عظیم، که در وسط اصطخر بوده است، و مسلمانان آنرا این ساعت مسجد ساخته اند، و این مسجد خراب شده است واللہ اعلم۔

دارا ابن بهمن

بادشاهی بود با عدل و رائی، و بیشتر ملوک آفاق وی را مطاع و منقاد بوده اند، و وزیری باعقل و رای داشت رستین نام، و بیشتر مقام دارا پارس بوده شهر دارا جرد و کوره که بدان منسوب است وی ساخته و مدت ملک او دوازده سال بود و از حکما عصر وی افلاطون تلمیذ سقراط عابد بوده است

دارا ابن دارا

و جمعی او را اردشیر میگویند چون پدرش درگذشت و ملک بروی مقرر گشت، رستین وزیر متغیر شد، چون رستین آگاه شد، وکس فرستاد نزد اسکندر رومی تا بروی عاصی شد، و خراجی که پدر اسکندر می فرستاد، باز گرفت و هر سال چون خراج می فرستاد درمیان تحف بیضهٔ زرین می نهاد چون یک سال نفرستاد دارا کس فرستاد که پدرت و باجی فرستاد چرا تو نمی فرستی، او جواب فرستاد که آن مرغ که خاید زرین می نهاد بمرد یعنی پدرش و اکنون میان ما جرا است، و حرب ساخت، و دو مرد همدانی، از لشکر دارا فریب قبول کردند، ایشان دارا را زخم زدند و در لشکر اسکندر رگریختند اسکندر در آن حال بیاید، و سر وی بر زانو نهاد، و سوگند خورد که من نفرمودم

وقصد تو نکردم دارا از وی التماس کرد تا کشندگان وی بکشند و دختر او زن کند و بر اولاد ملوک فرس بیگانه نگمارد اسکندر از وی پذیرفت و بدان وفا کرد، و ازین جهت ملوک طوائف بگماشت که نخواست که مخالفت عهد کرده از اقارب دارا کسی قائم مقام او و داشتن سبادا مستولی شود و از وی یا از اولاد وی کینه خواهد، و نیز گویند که ارسطاطالیس تلمیذ افلاطون او را بدین امر اشارت کرد۔

اسکندر الملقب بذی القرنین

این اسکندر پسر فیلقوس الیونانی بوده نبیره عیص بن اسحاق النبی علیه السّلام و جمعی گویند که دارا بن بهمن دختر فیلقوس خواست چون بوی رسید از بوی دہی نفور گشت و او را باز پیش پدر فرستاد و با سکندر از وی آبستن بود سی و شش سال بزیست و سیزده سال در جملہ جہان بگردید و تمامت معمورۂ زمین در تحت امور خود آورد، چند شہر بنا کرد و از آن جملہ آن شہرستان مرو و ہراۃ و اصفہان و اسکندریہ و سد یاجوج و ماجوج گویند این اسکندر غیر از ذو القرنین بوده است و بوقت مراجعت در شہر روز و جمعی گویند که در بابل از دنیا رحلت کرد و بجوار حق رسید و ملک بر پسرش عرض کردند و قبول نکرد و بعلم و عبادت مشغول گشت پس بطلمیوس بجائی اسکندر داشتند والعلم عند اللہ۔

طبقۂ سیوم اشکانیان و ملوک طوائف

اسکندر چون فارس بکشود، انبار ملوک جمع کرد، و محبوس گردانید، و نامہ بارسطاطالیس نوشت که این فتح که مرا افتاد از تائید آسمانی و توفیق ربّانی بود، و آن ملوک زادگان مردانی با فرو بہا اند، و از گذاشتن ایشان می اندیشم ارسطاطالیس جواب کرد که بمجرد استشعار ایشان را نشاید کشتن و بی جنایتی خون نشاید ریختن شرعاً و عقلاً و اگر تو ایشان را ہلاک کنی باری تعالی کسانی دیگر بگمارد تا تلافی از خاندان تو بکند لیس صواب آنست که ہر یکی را بر صوبی گماری تا پیوسته با یکدیگر

مشغول باشند، اسکندر همچنین کرد و ممالک ایران بر ایشان قسمت کرد و فارس که دار الملک اصلی بوده است و زمین عراق و جزیره که متاخر ممالک رومیان بوده است با انطیخس رومی داد، و قریب چهار سال با وی بماند پس اشک بن دارا خروج کرد و انطیخس را هلاک کرد و متصرفات وی بدست فرو گرفت و با دیگر ملوک طوایف بساخت و باتفاق ایشان ممالک ایران از رومیان خالی کرد، والیشان او را با خویشاوندان و خاندان او را پیوسته موجب معظم داشتند و جمعی گویند اشک دختر دارا خروج کرد، و چون وی درگذشت اشک خال وی بود، و از نسل برادر کیخسرو او قائم مقام وی گشت، و مدت ملک اشغانیان و دیگر ملوک طوایف قریب دویست و پنجاه سال بود و جمعی گویند چهارصد و سی سال و پیشتر مورخان ذکر ایشان بتفصیل بدین طریق نیاورده اند اما اشغانیان چون تختگاه داشته اند و ممالک ایشان فسیح تر بوده است و بر دیگران مقدم بوده اند اسامی ایشان مفصل باز کشیم و از انبیاء بزرگ که در زمان وی بوده جرجیس بوده است در جزیره، ذکریا علیه السلام و عیسی و یحیی در شام، و از حوادث واقعه اصحاب الکهف و دلیس در این از ملوک طوایف بوده اند بجانب خراسان، و عدد ایشان و زمان ملکت ایشان بدین موجب بوده۔

(۱) **اشکان بن دارا**۔ اول اشغانیان بوده و جمله ایشان بوی نسبت کنند و مدت ملک او ده سال۔

(۲) **اشک بن اشکان**۔ شصت سال بادشاهی کرد و عیسی علیه السلام در زمان وی مبعوث گشت۔

(۳) **بهرام بن شاپور**۔ یازده سال بادشاهی کرد۔

(۴) **بلاس بن بهرام**۔ او هم یازده سال بادشاهی کرد۔

(۵) **هرمز بن بلاس**۔ چهل سال بادشاهی کرد۔

(۶) **[illegible] هرمز**۔ هفده سال۔

(۷) بلاس بن فیروز۔ دوازده سال۔

(۸) خسرو بن بلاس۔ پسر عم فیروز چهل سال بادشاهی کرد۔

(۹) خسرو بن بلاس بن فیروز۔ بیست وچهار سال۔

(۱۰) اردوان بن بلاسان۔ سیزده سال۔

(۱۱) اردوان بن اشغان۔ ابن عم اشک بیست وسه سال۔

(۱۲) خسرو بن اشغان۔ یازده سال۔

(۱۳) بلاس بن اشغان۔ دوازده سال۔

(۱۴) گودرز بن اشغان۔ سی سال بادشاهی کرد واین جودرز بود که بشام رفت بسبب کشتن یحیی بن زکریا جهود وجهودان را قمع کرد، وذلیل گردانید وایشان را برده کرد

(۱۵) بیژن بن جودرز۔ بیست سال بادشاهی کرد۔

(۱۶) جودرز بن بیژن۔ یازده سال۔

(۱۷) اردوان۔ سی ویک سال بادشاهی کرد واین اردوان آخر اشغانیان است که اردشیر بابکان برو خروج کرد و ویرا هلاک کرد۔

طبقه چهارم ساسانیان

مدت ملک ایشان چهارصد وسی سال عدد ایشان سی ویک نفر۔

(۱) اردشیر بابک	چهارده سال ودو ماه	(۲) شابور اردشیر	سی ویکسال ونیم
(۳) هرمز بن شاپور	دو سال	(۴) بهرام بن هرمز	سه سال وسه ماه
(۵) بهرام بن بهرام	هفده سال	(۶) بهرام بن بهرام بن بهرام	سیزده سال
(۷) نرسی بن بهرام بن هرمز	هفت سال ونیم	(۸) هرمز بن نرسی بن بهرام	هشت سال ونیم

(۹) شابور بن هرمز هفتاد و دو سال — (۱۰) اردشیر بن هرمز چهار سال

(۱۱) شابور بن شابور بن هرمز پنج سال — (۱۲) بهرام بن شابور بن هرمز یازده سال

(۱۳) یزدجرد بن بهرام بیست و یکسال و پنج ماه — (۱۴) بهرام گور بن یزدجرد بیست و سه سال

(۱۵) یزدجرد بن بهرام گور هجده سال و پنج ماه — (۱۶) فیروز بن یزدجرد چهار سال

(۱۷) بلاس بن فیروز چهار سال — (۱۸) قباد بن فیروز چهل و سه سال

(۱۹) جاماست بن فیروز سه سال — (۲۰) کسری انوشیروان بن قباد چهل و هفت سال

(۲۱) هرمز بن کسری انوشیروان یازده سال و چهار ماه — (۲۲) پرویز بن هرمز سی و هشت سال

(۲۳) شیرویه بن پرویز هشت ماه — (۲۴) اردشیر بن شیرویه یک سال و شش ماه

(۲۵) کسری بن ارسلان یک سال و پنج ماه — (۲۶) کسری بن قباد بن هرمز سه سال

(۲۷) پوران دخت کسری بنت پرویز یک سال و چهار ماه — (۲۸) پرویز بن بهرام شش ماه

(۲۹) آزرمی دخت بنت پرویز چهار ماه — (۳۰) فرخ زاد پرویز شش ماه

(۳۱) یزدجرد بن شهریار بیست سال آخر ملوک فرس است.

آمدیم با سر حدیث ایشان چگونه بوده اند

اردشیر بابکان

نبیره ساسان بن بهمن است در روزگار اردوان خروج کرد، و اصطخر فرو گرفت بسبب آنکه پدر مادرش بابک آنجا گه حاکم بود، و گردان که پیوسته لشکر فرس ایشان بوده اند بادی متفق شدند بجهت آنکه ساسان در میان ایشان بود، و نیز از ظلم ملوک طوایف تباه شده بودند و اردوان را بکشتند و دیگر ملوک را قمع و قهر کردند، و چنین گویند که از ملوک چهارگانه که جمله جهان را در تحت حکم خود آورده اند یکی اردشیر بود و در عدل و سیاست قاعده نهاد که پیش از وی ننهاده بودند و او را وصایا و عهود است بغایت خوب و از آثار وی گوزه اردشیر است از

پارس و اصل ان کوزه فیروزآباد است که بقدیم انرا جور گویند، و بعد از اردشیر خراب گشت، شاه فیروز آن را عمارت کرد، و فیروز آباد نام کرد، و شهری قدیم است و در میان اخره افتاده است و آنرا سوری محکم بوده چون اسکندر بانجا رسید عاجز شد از گرفتن آن، پس رودی که از بالای آن می آید و بر سر کوه میرود و در آنجا یگه انداخت و خراب کرد، و از آن آب بتوانم آنجا یگه میرفت و منفذی نمی یافت و جمع میگشت تا همچون دریا گشت اردشیر مهندسان بفرستاد تا سبب آن طلب کردند و کوه ببریدند و از ان خالی کردند، و شهر مدور بنیاد نهادند، و در آنجایگه عمارتها غریب و بناهائی عالی ساختند و آن هنوز مانده است، و شهر یزدشیر که آنرا کواشیر میگویند و از کرمان، و اهواز از خوزستان و جزیره از موصل از بنای اوست و خضر رود مهرقان هم وی کرده و مدت سی سال رایت بادشاهی برافراخت حکم او در اکثر ربع مسکون نفاذ یافت۔

شابور بن اردشیر

بادشاهی بود با عدل و سخاوت و رای و شجاعت مدت سی و یک سال و چند ماه بادشاهی کرده و در جهان بسیار عمارت کرد، و از جمله شهر نشاپور که طهمورث بنا کرده و اسکندر آن را خراب کرده بود آبادان گردانید و در صوب آن غاری هست و صورت شابور از سنگ تراشیده، چنانکه بشکل ستونی در میان غار ایستاده است و بر سه شعب صورتی چند کرده اند، و در میان شهر ایستاده ساخته اند و بلاد شاپور از جبل جیلوی از اعمال فارس، و جند شابور از خوزستان و شارلوان شاپور از ارمینان از آثار اوست۔

هرمز بن شابور

مردی بود با جمال و قوت و بها، علم و داد مدت دو سال بادشاهی کرد و رامهر از خوزستان و دستکره که در میان بغداد و خوزستان بوده است وی بنا کرده است۔

بهرام بن هرمز

چون بهرام پادشاه گشت شیعه مانی کرم داشت و از خوزستان نزدیک کرد تا مانی بر وی
آمد و واثق شد و اتباع او را جمله باز دست آورد آنگاه علما را حاضر کرد تا با وی بحث کردند
و ملزمش گردانیدند، و کفر وی مبین گشت، و توبه بر وی و امتش عرضه کردند، و قبول نکردند،
پس بفرمود تا پوستش بیرون کردند و بکاه آگندند و پوست را بیاویختند و تابعان آن را
هلاک کردند، و از ایشان هر که دعوی کرده بود بفرمود تا در بند محبوس داشتند و مذهب وی
جملگی از آن طرف گشته شد و چنین گویند که اثر آن در چین مانده است و مدت ملک
او سه سال و سه ماه بود.

بهرام بن بهرام

مردی بغایت نیکو سیرت بوده است و از آثار وی چیزی مشهور نیست و مدت پادشاهی
وی هفده سال بوده است و مقام بجندیشابور داشت.

بهرام بن بهرام

و او را سکان شاه گویند سبب آنکه در زمان پدر پادشاه سجستان بوده، و مدت
ملک او سیزده سال و نیم بوده است و درین مدت بجندیشابور بوده است.

نرسی بن بهرام

سیرتی نیکو داشت و هم بجای پدر مقام داشت و مدت ملک وی هفت سال
و نیم بود.

هرمز بن نرسی

مردی بود بدخلق ذلک عدل داشت ومقام او نیز بجند شابور بود ومدت ملک وی هفت سال و پنج ماه۔

شابور بن هرمز المعروف بذی الاکتاف

هرمز چون وفات یافت فرزندی نداشت اما زنش آبستن بود پس امرا واکابر وموبدان جمع شدند وتاج از بالا سر آن زن بیاویختند ومطاوع وی گشتند تا آن زمان که شاپور در وجود آمد وبزرگ شد بس وزرا بجد متش شدند وخطوطی که از حدود ممالک آورده بودند بشکایت از تغلب وتعدی عرب وغیرهم عرضه داشته شابور خود با لشکری عظیم آهنگ عرب کرد وخلقی تمام از ایشان هلاک کرد

وبشیتر جاهای ایشان انباشته کرده آواره گردانید وچهار قوم از ایشان که امان خواستند آهنگ بجانبی فرستاد، بنی تغلب بجانب بحرین فرستاد بنی قیس وبنی تمیم بهجر ویمامه وبنی بکر بن وائل به عمان وحدود کرمان وبنی حنظله بجانب اهواز وبصره وبعد از آن آهنگ روم کرد وقسطنطین یونانی ملک روم را ضعیف کرد وخراج از وی بستد وباز گشت ومداین ساخت وایوان بنا کرد ودار الملک بساخت واز آثار او فیروز شابور ست که آنرا انبار گویند وطیسفون از حد ود بغداد وشادروان وسوس ونیسابور از خراسان وچند شهر از سجستان وچند شهر دیگر در هند بساخت ومدت ملک او هفتاد ودو سال بود۔

شابور بن شابور

مردی مشفق بود نیکو خلق ومدت پنج سال وپنج ماه بادشاهی کرد بس روزی در زیر خیمه او بیم نشسته بود وبادی بر آمد گردهی گویند که طناب سست شد وخیمه بر وی آمد وور گذشت۔

بهرام بن شاپور بن شاپور

واو را کرمانشاه گویند سبب آنکه در زمان پدر و برادر ملک کرمان بود و همواره بخود مشغول بود و تدبیر ملک نپرداختی و مدت ملک او یازده سال بود۔

یزدجرد اثیم بن بهرام

مردی بوده است بداندیش و دانشمندان را ترحیب نکردی و اکابر را خوار داشتی وبادنی بهانه استیصال مردم بردی، و بیست و یک سال پادشاهی کرد پس روزی اسبی بغایت نیکو بیامد، و نزدیک قصر وی ایستاد، و مردمان سعی کردند، تا آن اسب بگیرند و میسر نشد یزدجرد از غایت حرص خود بیرون آمد و نزدیک اسب رفت اسب بایستاد و یزدجرد او را بگرفت و زین بخواست و بدست خود بدان نهاد چون خواست که پاردم راست کند جفته بسینه وی زد، و در حال او را هلاک کرد، و ناپدید گشت، لاشک عاقبت ظالمان چنین باشد۔

بهرام بن یزدجرد الملقب بگور

یزدجرد وی را به نعمان بن منذر لخمی سپرد تا او را تربیت کند و چون یزدجرد نماند مردم از وی بستوه آمده بودند و گفتند پسر او در میان عرب پرورش یافته است و آداب فرس نداند پس کسری نامی را هم از اولاد اردشیر به پادشاهی نشاندند، بهرام نعمان منذر را با لشکر بفرستاد بطیسفون که سرحد فرس است بغارتید ند و کشتن کردند، بزرگان فرس رسولی به منذر فرستادند تا پسر را باز گرداند منذر گفت من محکوم و حاکم آنست که بهرام فرماید، رسول به بهرام رفت و با وی گفت بهرام جواب داد که ملک حق منست و لابد طلب آن خواهم کرد رسول گفت صواب آنست که بهرام بسرحد آید تا بزرگان عجم او را ببینند، بهرام و منذر با سی هزار سوار بسرحد آمدند و امراء و معاریف بر بهرام آمدند و او را خدمت کردند و از پدرش شکایت کردند، و ستمهای وی برشمردند

وگفتند ما بدین سبب نظر در دیگری زویم بهرام ایشان را مصدق داشت و بعدل و شفقت وعنایت
ورعایت وعده داد، بزرگان او را دعا گفتند، وبیرون آمدند، ودو گروه گشتند ومیان ایشان
منازعت ظاهر گشت، بهرام گفت ملک میراث منست وامروز دیگری دارد من ووی بیکدیگر رها
کنید هرکه چیره آید ملک ویرا بود یا تاج میان دو شیر گرسنه بنهند هر آنکس که بردارد ملک ویرا باشد
مردم دانستند که کسری نه مرد جنگ و نبرد ویست وبدوم راضی گشتند وکسری وبهرام حاضر شدند
وتاج میانه دو شیر نهادند کسری گفت تو بدعوی آمده بیشتر رو بهرام پیش خرامید شیر دوید در روی
نهاد او بر پشت شیر نشست وبا وی در میان شیر بیفشرد وبگرزی که داشت سرش بکوفت وهلاک
کرد پس هران شیر دیگر حمله کرد ویک ضرب بوی زد وپایش گرفت وبر سر آن دیگر میزد تا هلاک
گشت کسری چون بدید بر پای او بوسه داد وازوی عذر خواست وهمگنان بخدمت وی کمر ببستند
وپادشاهی بروی مقرر گردانیدند، وبعد مدتی خاقان با دویست وپنجاه هزار مرد از جیحون بگذشت
وپارسیان بغایت خوفناک شدند وهرچند که بهرام را میگفتند التفات نمی کرد وعشوه میداد پس
هفت صد کس از اقارب خود وسیصد مرد از سپهبدان با تمامت هزار مرد سوار برگزید
وبرادرش نرسی را نیابت داد وگفت من با این جماعت باذربایجان خواهم رفت تا آتشگاه را
زیارت کنم واز انجا بشهر ارمینیه بشکار روم چون بازگردم تدبیر کار زار کنم وبزرگان فرس نجاقان
نامه کردند، که بهرام بگریخت، وبا محکوم بیم باید که بسکون می آیی تا مردم از تو بترسند، خاقان خرم
وفارغ گشت وبا اهنج تمام می آید، بهرام برفت وزیارت آتشخانه بکرد ودو روزه براه ارمینیه
رفت پس راه بگردانید بسوی خوارزم چون بجوانی آنجایگه رسید جامه ترکان بپوشید وتعجیل تمام
بتاخت چون بیک منزلی خاقان رسید فرود آمد وجاسوس بفرستاد واز حال وجای خاقان
تفحص کرد پس در شبانه بر سر وی شبخون کرد وخود با دویست مرد بر سر خاقان رفت واز هر جانب
دویست مرد بداشت تا چون خاقان از لشکر برآید نام بهرام یاد کنند وطبل باز بزنند وهر کس
که بر ایشان گذر د بکشند واو با آن جماعت خواص برآمدند وبر در خیمه خاقان رفتند وحامیانرا

بکشتند و اندر خیمه رفتند و خاقان را مست خفته بر سر تخت یافتند سرش بریدند و خلقی بسیار بکشتند و بعضی را اسیر کردند و باقی بگریختند چون روز بر آمد لشکرگاه از اتراک خالی دید و غنیمت فراوان یافت در حال بشارتها باطراف فرستاد و خود آهنگ هند کرد، ملک هند چون از آمدن وی آگاه شد رسول فرستاد و با وی صلح کرد و دختر بزنی بهرام داد و دیبل و مکران بوی تسلیم کرد، بعد از آن قصد جانب یمن و حبشه کرد، و نرسی را بروم فرستاد و بهر دو برادر مظفر باز گشتند پس روی بنخچیر نهاد و در زمینی شوره افتاد، و اسپ در ان براند، فرو رفت و ناپدید شد و مدت ملک وی بیست و سه سال بود۔

یزدجرد بن بهرام

پادشاهی عادل نیکو سیرت بود و از غایت لطف و حلم که داشت او را یزدجرد نرم خواندندی و مدت ملک او هژده سال و پنج ماه بود۔

هرمز بن یزدجرد

پسر کوچکتر یزدجرد بود، بر برادر بزرگتر غلبه کرد، و ملک بقهر فرو گرفت برادرش به ملک هیاطله التجا کرد و بمدد وی بعد از مدت اندک بادشاهی باز شد و هرمز را اسیر کرد۔

پیروز بن یزدجرد

مردی خیر و دین دار بود، و در اول بادشاهی او قحط عظیم ظاهر گشت و مدت هفت سال خراج از خلق بینداخت، و بسیار مال از خزینه بهر کس داد، و از آثار وی فیروز رام ست از اعمال وی و دوش فیروز از جرجان، و رام فیروز از بلاد هند و شهر نو اصفهان و شادفیسر و نه از آذربایجان و دیواری پنجاه فرسنگ میان ایران و توران و کام فیروز از اعمال فارس،

ومدت ملک وی بیست وشش سال بود وسبب هلاک وی آن بود که در زمین ترک از دنباله ایشان میرفت وملک ترک در راه وی خندقی ساخته بود وپنهان کرده او در آن افتاده وهلاک شد و نیز گویند بهرام میان ایران وتوران مناره ساخت وحد ترک پدید کرد تا هیچ مداخلت با یکدیگر نکنند وفیروز بفرمود و بمیدان بیاوردند وکرد او ها ساخت وبینداخت سبب جنگ ازین افتاد

بلاش بن فیروز

چون به بادشاهی بنشست برادرش قباد بگریخت وبترکستان رفت واز خاقان مدد خواست، خاقان وی را مدد داد، وبا وی لشکر گران فرستاد چون بنشاپور رسید خبر مرگ برادرش بشنید ولشکر باز گردانید وبیامد وبپادشاهی نشست۔

قباد بن فیروز

درزمان وی مزدک ظاهر گشت واباحت بدید آورد وآنرا مذهب عدل نام کرد وعبادت از خلق برداشت، ومردمان را رخصت داد، تصرف کنند در مال وزن یکدیگر وبدین سبب زنود بسیار بروی جمع شدند، وقباد را نیز بفریفت ومطیع خود کرد، وبقوت وی مال از منعمان می کشید وبدیگران میداد، خلق از آن مضطرب شدند. واز قباد برگشتند ووی را بگرفتند وبادشاهی ببرادرش جاماسب دادند مزدک بگریخت وبآذربایجان رفت وخواهر قباد بحیل اورا بجهانید وبلاد ترک رفت واز ایشان استمداد کرد وباز گشت وبادشاهی باز نهد وباز در زمان وی شمر ذو الجناح از ملوک یمن خروج کرد، وقباد از مقاومت او عاجز آمد، و با وی صلح کرد، واورا تحفها داد وی مساوعت کرد تا بگذشت وبما وراء النهر رفت وانجایکه بگرفت واز آثار قباد جوزه است واصل آن شهر ارجان ست وحلوان وبهقباد آن از عراق وشهر آباد درجانب جرجان وجابور از دیار موصل وچند ناحیت از طبرستان ومدت چهل سال بادشاهی کرد

وبآخر الامر بجانب روم شد ومظفر بازگشت وملک بپسر سپرد -

انوشیروان بن قباد العادل

داد عهود ووصایا وعدل از اردشیر بیش نهاد وبدان کاربند شد وبوزرجمهر را وزارت داد وباوی دیگر مدبران درکار مزدک مشورت کرد، ورای ایشان بر آن قرار گرفت که وی را بمکر وحیل بر باید داشتن پس اورا بخود نزدیک کرد ومغرور گردانید وبلطائف الحیل از وی تفصیل اتباع واعوان خواست وبهر جایگاه بنواب خط فرستاد با بروز مهرگان کسان وی که انجا یگه باشند همه را هلاک کنند و روز مهرگان مزدک واعیان وی را بر مایده حاضر کرد وایشان را هلاک کرد، وانوشیروان بدست خود مزدک را زخم زد، وبعد از مدتی عزیمت روم کرد وملک روم بگرفت پس باز اورا بادشاهی داد بشرط آنکه هر چند سال بدرگاه اید وازانجا یگه بازگشت وبماوراءالنهر رفت وباخاقان صلح کرد بشرط آنکه تا فرغانه انوشیروان را باشد ودختر وی بخواست وباتفاق بمحاربه هیاطله رفتند وایشان را قهر کردند، وبجانان هند وچین رفت وایشان صلح کردند و مال ومواضع برخود گرفتند وچون بازگشت از دربند خبر آمده بود که قبچاق مستولی شده اند ودربند را مختل وخراب کرده اند پس انوشیروان آهنگ ایشان کرد وایشان را قمع کرد ودربند معمور کرد وجمعی از لشکریان آنجا بداشت تا نگاه دارند وبفرمود تا حصنها بساختند وپلها عمارت کردند وراهها نگاه داشتند، از دزدان ومفسدان، ودر ایام وی سیف ذوالیزن از ابناء ملوک حمیر بروی آمد برمسروق بن ابرهه که سورة الفیل در شان پدرش آمده است ومدد کرد، یمن از وی مستخلص گردانید وپیغمبر ما محمد المصطفی بن عبدالله بن عبدالمطلب الهاشمی صلوات الله علیه در آخر زمان وی در وجود آمد، ودر آن ساعت آتش وآتشکدها مرده گشت ودریای ساوه خشک شد، ودوازده کنگره از ایوان انوشیروان بیفتاد وانوشیروان از آن متفکر شد وسطیح کاهن را [illegible] سطیح گفت [illegible] کند بولادت [illegible] واستدلال است وی بر جمله

آتشکدها و بعد و هر کنگره که افتاده است یکی از ملوک فرس پادشاهی کند پس ملک از ایشان منقطع شود، از بنا را و رومیه است که بشکل انطاکیه ساخته است بجانب مداین پیوسته در بارگاه وی چهار کرسی زرین بودی یکی از برای بوزرجمهر دوم برای قیصر سیوم برای ملک چین و چهارم برای ملک قبچاق، و مدت ملک او چهل و هفت سال و هفت ماه بوده است-

هرمز بن انوشیروان

بادشاهی بوده است بعدل و رای اما مردم اصل را نتوانستی دید و پیوسته مردم دون را تربیت کردی و در زمان وی شابه بن خاقان ترک بخراسان آمد و رسول بهرمز فرستاد که عزیمت روم دارم بگو تا پولها را عمارت کنند و علوفه در منازل و مراحل مهیا کنند هرمز بهرام چوبین را که از نژاد ملوک است، و اسفهدار لشکر بود با لشکری تمام بفرستاد، و بتعجیل بر وقت ناگاه بر سر وی رسید، و چند روز در برابر یکدیگر نشستند و هر روز از طرفین رسولان می آمدند و میرفتند و بآخر الامر بهرام فرصتی یافت و چوبه تیر بر سینه سابه زد و او را کشت و لشکرش تباراج داد، بعد از آن پسرش ربود، بیامد، با لشکری تمام و بهرام با وی چون حرب کرد و بقتل آورد، مال و غنیمت بهرمز فرستاد، و عزیمت آن ساخت که ببلاد ترک در رود، و هرمز را این معنی منصوب نیامد، و در حق بهرام سخنان درشت گفت، و بهرام از آن آگاهی یافت پس عیان لشکر با خود متفق گردانید بتقریر آنکه وی بادشاه باشد تا زمانی که پرویز بایشان رسد این حال بهرمز و پرویز رسید پرویز بگریخت و بآذربایجان رفت و هرمز لشکری بجنگ بهرام فرستاد و اتفاقاً شکسته شدند چون خبر هزیمت برسید اکابر فرس هرمز را اسیر کردند و چشمهایش کور گردانیدند و این حال در سال هفدهم بود از مولد حضرت رسالت و در نوزدهم او را بقتل آوردند و گویند مدت ملکش سیزده سال و چهار ماه بود-

پرویز بن هرمز

چنین گویند که چون خبر حبس پدر بوی رسید، باز مداین آمد و بر تخت نشست، و تاج بر سر نهاد و از پدر عذر خواست، و پدر از وی درخواست کرد، تا کینه وی باز خواهد، دران نزدیکی بهرام آهنگ وی کرد پرویز کوچ کرد، و بآب نهروان به بهرام رسید پرویز دانست که طاقت وی نیارد کس سوی پدر فرستاد و مشورت کرد، هرمز صواب آن دید که زنان و خزاین در حصنی مضبوط گرداند و خود استمداد را روی بملک روم نهد، پرویز بتدبیر آن مشغول شد و اورا دو خال بود بندویه و بسطام و از جمله زنان بودند که هرمز را گرفته بودند و از وی می ترسیدند با پرویز گفتند مبادا که در غیبت ما هرمز ملجاء انچه با وی رفت بهرام بیاورد، و مملکت بوی سپارد مصلحت آنست که اورا بکشیم، پرویز هیچ جواب نداد ایشان از خاموشی رضا فهم کردند، برفتند و هرمز را بزه کمان بکشتند پس پرویز با ایشان چند سوار سعد و دفرات را عبور کردند و براه بیابان نیل براندند تا نزدیک دیری رسیدند و بانجایگه فرود آمدند تا ایشان آسایشی یابند که لشکر بهرام از دور بدیدند، بندویه با پرویز گفت که جامه و سلاح خویشتن مرا ده و تو با دیگر سواد روم براند که من ایشان لشکر از شما باز دارم پرویز جامه بوی داد و خود برفت بندویه جامه بپوشید و در دیر استوار کرد، و خود بر بالای دیر رفت و لشکر چون در رسیدند بندویه با آن جامه و زیب یافتند پنداشتند که پرویز است چه در آن زمان کس رایارا نبودی که زیب و زینت بادشاهان داشتی بیرون دیر فرود آمدند بندویه گفت من پرویزم و دانید که مرا از ینجایگه راه گریز نیست خواهم که امروز و امشب مرا مهلت دهند تا بعبادت و استغفار مشغول شوم انگاه بیرون آیم لشکر اجابت کردند روز دیگر نیز مهلت خواست تا شبگاه پس بیرون آمد لشکر چون بندویه دیدند از حیل او آگاه گشتند و اورا بنزد بهرام بردند بهرام کشتن او نا روا خواست چه خویش و اتباع بسیار داشت و اورا محبوس کرد پس بندویه بگریخت و بآذربایجان رفت

وانجا یکمی بود تا پرویز بروم رفت و مریم دختر قیصر زن کرد و لشکری تمام بستد و براه آذربایجان باز گشت و بنهاوند به بادیه العراق آمد و با بهرام محاربت کرد و ظفر ویرا بود بهرام هزیمت یافت و بخراسان رفت و انجا ثبات نیافت و بترکستان رفت و آنجا مقام کرد پرویز کس بزن خاقان فرستاد با تحفه بسیار و استدعا کرد تا بفرمودی آگاهی خاقان بهرام را بکشتند و چنین گویند که ملوک شیروان از نژاد وی آمد و پرویز بدرجه رسید در بزرگواری و جباری و تنعم و کامگاری که هیچ ملک مانند او نبود و قریب سی و هشت سال پادشاهی کرد و بر ملوک جهان تفوق نمود تا آفتاب دولتش غروب کرد و گلبرگ حشمت از تند باد نکبت فرو ریخت و اعظم اسباب آن بود که پیغامبر ما صلّی الله علیه وسلم بملوک اطراف نامه نوشت و ایشان را باسلام دعوت کرد چون نامه با پرویز رسید نام پیغامبر بالای نام خود دید طیره کرد و نامه بدرید خبر آن به پیغامبر رسید بر وی دعا کرد وگفت مزق الله ملکه وکما مزق کتابی و دعا مستجاب گشت و پرویز بباذان که عامل یمن بود نامه کرد که کس فرست تا این مرد که در تهامه دعوی پیغامبری کند باز دین قوم خود در رود و الا او را بر من فرست باذان فیروز دیلمی را با چند معروف دیگر فرستاد چون ایشان این حکایت در حضرت رسالت عرضه داشتند رسول علیه السّلام جواب داد که پرویز دوش کشتند شما این حکایت از بهر که میکنید ایشان تاریخ ضبط کردند بعد از مدتی خبر قتل وی برسید و موافق قول رسول آمد و آن جماعت جمله مسلمانان شدند و سبب کشتن پرویز آن بود که پرویز بدخوی بود و بزرگان را خوار داشتی و بگناه اندک عذاب سخت فرمودی و در اواخر بنیاد و مصادره و تا واجب نهاد و همگنان از وی نفور شدند و اکابر در سر با یکدیگر مواطاه کردند و شیرویه بر وی بیرون آوردند و او را بر آن داشتند تا پدر محبوس کرد و از وی راضی نشدند تا بفرمود و او را نهره کنان هلاک کردند و مدت ملک وی سی و هشت سال بود۔

شیرویه بن پرویز

چون پدر را بکشت هفده تن از برادران و برادرزادگان را بکشت پس رنجور شد علت طاعون بروی ظاهر گشت و او بیشتر بزرگان فرس بران هلاک شدند و مدت ملک او هشت ماه بود۔

اردشیر بن شیرویه

چون پدرش درگذشت کسی دیگر نبود که استعداد پادشاهی داشت و او هفت ساله بود و بطیسفون بود و از آنجا یگه ویرا بر تخت نشاندند بی مشورت شهریار فراهین و او اسفهداری بزرگ بود خشم گرفت و اردشیر را بکشت و به پادشاهی بنشست پوران دخت پرویز جمعی بگماشت تا او را ناگاه زخمی زدند و هلاک کردند و مدت ملک او یک سال و شش ماه بود۔

کسری بن خاقان

از نسل ارسلان بن ساسان بن بهمن است چون دیگری نیافتند او را پادشاهی دادند و یک سال و پنج ماه بیشتری رست۔

کسری بن قباد بن هرمز

پرورش او بترکستان بود و باتفاق اکابر فرس پادشاهی بوی دادند و باقی عمرش بیش از سه ماه نبود۔

پوران دخت بنت کسری پرویز

زنی عاقل عادل بود و در زمان وی لشکر اسلام خروج کردند و مدت ملک او یکسال چهار ماه بود۔

فیروز بن خوشنوشنبد

از نژاد یزدجرد اثیم است و مادرش از نژاد انوشیروان و مدت شش ماه بادشاهی کرد.

آزرمی دخت بنت پرویز

زنی عاقله بوده است و فرخ زاد از اسپهبدان خراسان خواست که او را زن کند، او اباکرد اما وعده داد که بسی بخلوت او را راه دهد فرخ بوعده برفت آزرمی دخت بفرمود تا او را بکشتند، و رستم پسر فرخ بکینه آزرمی دخت را زهر داد و مدت ملک از چهار ماه بود.

فرخ زاد خسرو بن پرویز

دران وقت که شیرویه برادران میکشت وی خرد بوده بدان سبب خلاص یافت اما عقل و رای نداشت و مدت شش ماه بود که به بادشاهی نشسته بود که یزدجرد از فارس بیاوردند و بادشاهی بوی دادند.

یزدجرد بن شهریار بن پرویز

چون شیرویه خویشان را میکشت دایه یزدجرد او را پنهان بفارس آورد و بزرگان فارس او را در اصطخر می پروردند پس چون شنیدند که فرخ زاد در مداین به بادشاهی نشسته است و استعداد او ندارد، یزدجرد را بمداین بردند و به بادشاهی بنشاندند و همه اطراف مملکت متغلبان فرو گرفته بودند، و استیلا مسلمانان را بود، و مدت هشت سال بمداین بود چون سعد بن ابی وقاص قادسیه را بگرفت رستم بن فرخ را بجنگ وی فرستاد و تاج انوشیروان را با جوهری چند به صین فرستاد بودیعت و خود به نهاوند آمد چون بشنید که رستم کشته شد و لشکر هزیمت گشت و عرب فرا پیش آمد

باصفهان رفت ومدتی انجا نگه بود ماهویه که نائب او بود دران طرف بسبب خیانتی که کرده بود
می اندیشید، بس ملک هیاطله وگویند که خاقان را برسروی آورد، بر آنکه بمعاونت می آیند تا عرب
بر دارند یزدجرد چون بدانست که عذر رخواهد کرد بگریخت، و درآسیائی شد، آسیابان اورا بشناخت
و برطمع جامه وزینت اورا هلاک کرد، وملک او وا ملوک فرس بکلی منقطع گشت، ومسلمانان را مسلم
گشت... واین واقعه در خلافت امیرالمومنین عثمان بود، ومدت ملک ایزدجرد
بیست سال بود، ومدت عمرش سی وپنج سال، هلاکت او درسنه احدی وثلثین هجری بود.

قسم سیوم

در شرح احوال خلفاء وغیرهم

مدت ملک ایشان ششصد و چهل و پنج سال بود و ایشان سه طبقه بوده اند

جمله از قریش از نسل اسمعیل بن ابراهیم علیهم السّلام و ایشان با ملوک فرس بار فخشاد بهم می رسند و ار فخشد را بفرس هوشنگ گویند و ایران گویند۔

و بیشتر سطری از احوال پیغامبر ما علیه الصلوة والسّلام یاد کنیم محمد بن عبد الله بن عبد المطلب از قریش اند و مادرش از اولاد یعرب بن قحطان که بعد از سلیمان علیه السّلام ملوک یمن بوده اند و پیغامبر علیه السّلام چون سال وی بچهل رسید باری تعالی او را بوحی مشرف کرد، و برسالتش بجمله خلق فرستاد، و بفرمود، تا بیشتر اقارب خویش را دعوت کند، و اول کسی که بوی گروید از مردان ابوبکر صدیق رضی الله عنه بود و از کودکان علی بن ابی طالب کرم الله وجهه و از زنان خدیجه رضی الله عنها و بواسطهٔ دعوت ابوبکر بسیاری از اکابر صحابه مسلمان شدند، ولکن نیارستند اظهار کردن نماز و جماعت و پیغامبر علیه السّلام دعا میکرد، تا باری تعالی اسلام را با بوجهل یا عمر قوی گرداند، و در حق عمر مستجاب گشت، عمر رضی الله عنه چون مسلمان شد، پیغامبر علیه السّلام را با جماعت در مسجد آورد و نماز بگزاردند، قریش در خروش افتادند و قصدها کردند، اما به سبب آنکه ابوطالب رئیس قریش بود، و بر همگنان مقدم بود، و حمایت پیغامبر علیه السّلام و همگنان میکرد، شکایتی نتوانستند کرد، چون ابوطالب درگذشت و عباس مردی حلیم بود، و دفع قریش اندوهی نتوانست کرد، و

پیغامبر علیه السّلام و مسلمانان بانواع متاذی می شدند آهنگ هجرت فرمود، و صحابه را بتفاریق بمدینه فرستاد، و خود از پی ایشان با ابوبکر صدیق برفت، در سال سیزده از بعث، و در مدینه اسلام ظاهر و قوی گشت و مدت ده سال آنجا بزیست و آیت سیف آنجا نازل شد و پیغامبر علیه السّلام بنفس خویش در بیست و هفت غزا حاضر شده بود، و در جمله مظفر آمد و در احد اگرچه بسبب غدر منافقان نکایتی رسید و حمزهٔ عم رسول در آن شهید گشت، اما در صدمه اوّل ظفر او را بود، و شرح معجزات و غزوات و حالات او بسیار است و کتابها مطول در آن ساخته اند و چون روی در نقاب کشید، و بجوار حق رسید، سال او شصت و سه بود، روز دیگرش در حجرهٔ عائشه رضی دفن کردند، و گویند روز سیوم صلّی الله علیه وسلّم و علی اله والتابعین لهم باحسان ۔

طبقهٔ اول خلفاء راشدین

و ایشان شش نفراند چهار آنند که بیعت ایشان تمام شد و مدت خلافت ایشان قریب سی سال بوده است۔

خلیفهٔ اوّل ابوبکر الصدیق رضی الله عنه

چون پیغامبر صلّی الله علیه وسلّم از حضیض هستی باوج قدسی ارتقا فرمود انصار در دار السقیفه جمع شدند، و بسعد بن عباده اتفاق کردند که پیشوا اگر دانند، ابوبکر و عمر در مسجد حاضر بودند، و این خبر بایشان رسید، از محاربت و مخالفت مسلمانان اندیشیدند، برخاستند و پیش ایشان رفتند و سخن از هر باب براندند، و باخر الامر جمله بخلافهٔ ابوبکر صدیق راضی شدند و باوی بیعت کردند، و کار خلافت بروی مقرر گشت، و بزرگواری و مساعی او در اسلام ظاهر ست، و اندر زمان وی دوازده طایفه از عرب مرتد گشتند و ده را او کفایت کرد، و در دیگر عمرو لشکر بجانب شام فرستاد و اغلب شام بگشود و مدت خلافت وی دو سال بود۔

خلیفه دوم امیر المومنین عمر الخطاب العدوی رضی اللّٰه عنه

وشهامت و معدلت و رای او جهانیان را متواتر گشته و همگنان را معلوم و مبرهن شده و در جهان چون وی بادشاهی نشان نداوه اند، دین محمدی بدایت و نهایت از وی قوت یافت، و رایات اسلام در مشارق و مغارب برافراشت، و تمامت ممالک شام و روم کشود و اکاسره را قمع کرده فارس و عراق از ایشان متخلص گردانید، او را غلامی خالد بن ولید ضربه زد و شهید گشت و مدت خلافت وی ده سال و نیم بود۔

خلیفه سیوم امیر المومنین عثمان رضی اللّٰه عنه

چون عمر را طعنه زدند شش کس بر خلافت معین کردند عثمان و علی و عبد الرحمن و طلحه و زبیر و سعد و قاص پس عثمان رضی اللّٰه عنه معین شد و پدر وی و پدر پیغامبر پسر عمان بوده اند، و دو دختر پیغامبر در نکاح او برده اند، ازین جهت وی را ذوالنورین میگویند، و مدت خلافت وی دوازده سال بوده است و در ایام وی خراسان و آذربایجان و طبرستان و کرمان کشوده شد، و مصر و حدود مغرب و اکثر بلاد روم بستند و اول فتنه که در اسلام افتاد خروج جمعی از مسلمانان بود و شهید کردن وی۔

خلیفه چهارم امیر المومنین علی بن ابی طالب الهاشمی کرم اللّٰه وجهه

در نیم روز که امیر المومنین عثمان رضی اللّٰه عنه شهید شد بر وی بیعت کردند، و اغلب مسلمانان بر وی متفق شدند، و عائشه و طلحه و زبیر از وی جدا گشتند و بر وی قتل عثمان نسبت کردند و بجانب بصره رفتند و علی رضی اللّٰه عنه از پی ایشان بشد و محاربت کرد، و عائشه را باز بمدینه آورد و طلحه و زبیر کشته شدند در جنگ، و معاویه در مطاوعت نمودن هم بدین عذر

تمسک ساخت، و میان ایشان محاربات عظیم رفت، و خلقی بی حد از طرفین کشته شدند، و باخر الامر امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ بکوفہ آمد و انجا یگ مقیم شد، و معاویہ بازبشام شد، و آن دیار جملہ بدست فرو گرفت، و دعوی خلافت کرد، پس از خوارج سہ کس اتفاق کردند، تا ہر کس بجانبی روند و علی و معاویہ و عمرو عاص را سحر گاہ بیست و ہفتم رمضان ہلاک کنند عبد الرحمن ملجم لعنة اللہ بیامد و علی در نماز بود او را زخم زد و دیگر کہ بشام رفتہ بود معاویہ را زخم زد اما کارگر نبود و قضاء اللہ عمرو عاص آن روز بیرون نیامد، و برادر زادہ را فرستاد و کشتہ شد، و مدت خلافت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ چہار سال و نہ ماہ بود۔

سبط رسول اللہ الحسن بن علی رضی اللہ عنہ

چون امیر المومنین علی شہید گشت، اہل عراق با حسن بیعت کردند، و معاویہ بمحاربت وی برخاست، و آہنگ وی کرد، حسن رضی اللہ عنہ از غدر اہل عراق اندیشہ کرد، و با وی مصالحت کرد و بجانب حجاز رفت، و چنین گویند کہ زنش دا روی زہر داد و او نماند۔

السبط الاخر الحسین بن علی رضی اللہ عنہ

چون معاویہ وفات یافت اہل عراق بیعت نامہ سوی حسین فرستادند او قصد کوفہ کرد عبید اللہ بن زیاد برادر زادہ معاویہ امیر کوفہ بود، و لشکر پیش وی باز فرستاد، تا او را دست گیر کنند، و در دشت کربلا بہم رسیدند و دو سہ شبانروز محاربہ و مقاتلہ رفت کہ لشکر حسین آنچہ بود بقتل آمدند، یک پسر کوچک داشت در گہوارہ میگریست حسین آواز او بشنید و دلش برجوشید، و او را بخواست و در کنار گرفت ناگاہ یک حربہ زدند، و آن طفل ہلاک شد، و حسین بن علی رضی اللہ عنہ گفت انا للہ و انا الیہ راجعون و از کنار بزمین نہاد انگاہ تشنگی بر حسین رضی اللہ عنہ غلبہ کرد و برآب فرات رفت کہ آب خورد چون

آب در دهن کرد یک تیر در دهن حسین زدند دخون آلود گشت آب از دهن بریخت و باز آمده
ازقوت فرو ماند و در شب نهم محرم بخسپید چون چشم در خواب
رفت پیغامبر صلّی اللّٰه علیه وسلّم را بخواب دید گفت یا حسین غم مخور که فردا تو نزد من خواهی بود، روز
دیگر حسین بن علی بقتل آوردند و اهل بیت حسین را همه برهنه پا و علی بن حسین را که مانده بود،
پیش یزید علیه اللعنه فرستادند، سر و پای برهنه و جامه دریده و سر حسین نیز همبر بدان، چون پیش
وی بردند فرمود که این علی را نیز بکشند و سر حسین در طشت نهادند و پیش خود بنهاد و چوبی که در دست
داشت بر لب حسین می مالید، اکابر که پیش وی حاضر بودند منع کردند که لبی که پیغامبر علیه السّلام
بوسه داده باشد نشاید که تو چوب زنی، و این پسر کوچک است چه از دست وی برآید رها کرد و از
نسل حسین او مانده۔

طبقه دوم۔ بنی امیه

مدت ملک ایشان نود و پنج سال عدد ایشان سیزده نفر و نام ایشان

(۱) معاویه بن ابی سفیان (۲) یزید بن معاویه
(۳) مروان بن الحکم (۴) عبدالملک بن مروان
(۵) ولید بن عبدالملک (۶) سلیمان بن عبدالملک
(۷) عمر بن عبدالعزیز (۸) یزید بن عبدالملک
(۹) هشام بن عبدالملک (۱۰) ولید بن یزید
(۱۱) یزید بن ولید (۱۲) ابراهیم بن ولید
(۱۳) محمد بن مروان الحکم۔

معاویه بن ابی سفیان

از دهاة عرب بود و از ایام عمر رضی اللّٰه عنه در جانب شام امیر بود اما استقامت

کار و استبداد در تدبیر ممالک اسلام مدت بیست سال یافت بعد از وفات علی رضی اللہ عنہ

یزید بن معاویہ

چون معاویہ درگذشت یزید برجای وی ایستاد و مدت چہار سال بادشاہی کرد، و در آخر عہد وی عبد اللہ بن زبیر خروج کرد بحجاز، و چون یزید درگشت کار وی قوی گشت و جملہ عراق با وی اتفاق کردند، و بر وی بماند، تا ایام عبد الملک بن مروان، بس او حجاج بن یوسف را بفرستاد، و با وی محاربت کرد و او را بیاویخت۔

مروان بن الحکم

چون یزید درگذشت و پسرش خالد خرد بود بنی امیہ بر مروان اتفاق کردند و شام از عبد اللہ بن زبیر نگاہ داشتند، چون نہ ماہ بگذشت زن یزید کہ زن او شدہ بود او را زہر داد و ہلاک کرد۔

عبد الملک بن مروان

چون پدرش درگذشت اہل شام با وی بیعت کردند و او حجاج بن یوسف را بمقاتلہ ابن زبیر فرستاد چون از آن فارغ شد، و بجانب عراق و فارس آورد و برادرش محمد را بفارس فرستاد و شہر شیراز او ساختہ است کہ پیش ازین در اصطخر شہرستان بودہ و مدت ملک او بیست و یکسال بود۔

ولید بن عبد الملک

نہ سال و چند ماہ بادشاہی کرد و در ایام وی بیشتر ماوراء النہر کشودہ شد۔

سلیمان بن عبدالملک

واو را مفتاح الخیر خواندندی چه ولیکن ظالم بود، و در ایام وی باران اندک بود و قحطی عظیم پیدا شد، چون بادشاهی بسلیمان رسید عدل پیشه کرد، باری تعالی باران تمام بفرستاد و فراخی در عالم ظاهر گشت، و مدت ملک وی قریب دو سال و هشت ماه بود۔

عمر بن عبدالعزیز

بعد از خلفاء راشدین چون وی خلیفه بعلم و دیانت و تقوی نبوده و پیوسته با اہل بیت بتقریب حسبی چون نام امیر المومنین علی شنیدی تعظیم داشتی و مردمان را از زشت وی منع کردی، و مادر وی از اسباط امیر المومنین عمر بوده و در خلافت دو سال و نیم مهلت یافت۔

یزید بن عبدالملک

بادشاهی با جمال بود و ایام خلافت وی چهار سال بود، و در اثناء آن مدت محمد بن علی بن عبدالله بن العباس آغاز دعوت کرد، و ابو مسلم الخراسانی را که از ابناء ملوک فرس است فرمود تا در خراسان او را دعوت کند۔

هشام بن عبدالملک

مردی صاحب رای بوده و بادشاهی او مدت نوزده سال و هفت ماه بود۔

ولید بن یزید بن عبدالملک

سال و سه ماه بادشاهی کرد آنگاه محمد بن الخالد القشیری او را خلع کرد، و بایزید بیعت کرد۔

یزید بن ولید بن عبدالملک

مادرش شاه آفریده بود دختر فیروز بن یزدجرد بن شهریار جوانی عادل نیکو سیرت بود، و مدت ملک او شش ماه بود۔

ابراهیم بن الولید

ولی عهد برادر بود و مدت سه ماه و چند روز پادشاهی کرد پس مروان بروی خروج کرد و از وی بستد۔

مروان بن محمد بن مروان الحکم

از ایام ولید بن عبدالملک امیر حمص بود و چون با وی بیعت کردند بر قرار آنجا که بود تا اولاد عباس بروی خروج کرد، و آفتاب دولت بنی امیه غروب کرد و مدت ملک او پنج سال و دو ماه بود۔

طبقه سیوم خلفا بنی العباس

عدد ایشان سی و هفت نفر مدت خلافت ایشان پانصد و بیست سال بود و هذا اسمائهم

(۱) ابو العباس السفاح عبدالله بن محمد بن علی بن عبدالله بن العباس (۲) المنصور ابو جعفر بن محمد بن علی بن عبدالله المعروف بدوانیقی

(۳) المهدی ابو عبدالله محمد بن عبدالله — (۴) الهادی ابو محمد موسی بن محمد

(۵) الرشید ابو جعفر هارون بن محمد — (۶) الامین محمد بن هارون

(۷) المامون عبدالله بن هارون — (۸) المعتصم بالله ابو اسحق محمد بن هرون

(۹) الواثق بالله هرون بن المعتصم — (۱۰) المتوکل علی الله جعفر بن المعتصم

(۱۱) المنتصر بالله ابو العباس محمد بن المتوکل — (۱۲) المستعین بالله احمد بن محمد بن المعتصم

(۱۳) المعتز بالله ابو عبدالله محمد بن المتوکل — (۱۴) المهتدی بالله محمد بن هرون

(۱۵) المعتمد علی الله احمد بن المتوکل — (۱۶) المعتضد بالله احمد بن طلحة بن المتوکل

(۱۷) المکتفی بالله علی بن المعتضد — (۱۸) المقتدر بالله جعفر بن المعتضد

(۱۹) القاهر بالله محمد بن المعتضد — (۲۰) الراضی بالله احمد بن احمد بن المقتدر

(۲۱) متقی بالله ابراهیم بن احمد المقتدر — (۲۲) المستکفی بالله عبدالله بن علی بن احمد

(۲۳) المطیع لله ابوالقاسم عبدالله الفضل بن المقتدر — (۲۴) الطائع لله عبدالکریم بن المطیع

(۲۵) القادر بالله احمد بن اسحاق ابن المقتدر — (۲۶) القائم بامرالله ابوجعفر عبدالله بن القادر

(۲۷) المقتدی بالله ابوالقاسم عبدالله بن احمد القائم — (۲۸) المستظهر بالله ابوالعباس بن احمد المقتدر

(۲۹) المسترشد بالله ابومنصور بن المعتدز بن المستظهر — (۳۰) الراشد بالله ابوجعفر بن منصور بن مسترشد

(۳۱) المقتفی بامرالله ابوعبدالله محمد بن مستظهر — (۳۲) المستنجد بالله ابوالمظفر یوسف بن المقتفی

(۳۳) المستضیٔ بامرالله الحسن بن المستنجد — (۳۴) الناصرلدین الله ابوالعباس احمد بن المستضیٔ

(۳۵) الظاهر بامرالله ابونصر محمد بن الناصر — (۳۶) المستنصر بالله منصور بن الظاهر

(۳۷) المستعصم بالله ابواحمد عبدالله بن المستنصر

ابوالعباس سفاح عبدالله بن محمد بن علی بن عبدالله العباس

سبب خلافت ایشان آن بود که محمد بن علی داعیان برگماشت تا پسران او ابراهیم و ابوالعباس را دعوت کنند و بیشتر اهل خراسان و عراق بران هم داستان شدند و مروانیان را اطاعت نکردند چو مروان پادشاه شد خلق از وی بیشتر نفور گشت زید ابوسلمه الخلال که از روسا کوفه بود ابراهیم را از حجاز برخواند واو با دوازده تن از اقارب، روی بکوفه نهاد، اتفاقاً کسان مروان بردی رسیدند و او را بگرفتند، و بنزد مروان بردند، تا او را هلاک کرد ابوالعباس با تمام خویشان بکوفه آمد، و خلق بر وی جمع شدند، و روز جمعه سیزدهم ماه ربیع الآخر سنه اثنی و ثلثین و مایة با وی بیعت کردند، و نماز جمعه از پی وی بگزاردند و دیگر ابوالعباس لشکر جمع کرد، و برادرش

منصور را بواسطہ فرستاد بحاربت قباد بن المسیر کہ امیر عراق بود، و عم خویش عبداللہ بن علی بجانب شام بمقابلہ مروان فرستاد و ہر دو مظفر گشتند و مدت خلافت او چہار سال و ہشت ماہ بود۔

المنصور ابو جعفر عبداللہ بن محمدؐ

در اواخر ایام ابوالعباس بحج رفت و در مراجعت بفی برادر و عہدنامہ او را بخلافت و ولی عہدی عیسیٰ بن موسیٰ بن علی بن عبداللہ بوی رسید، چون پسرش مہدی بزرگ شد عیسیٰ را خلع کرد، و ولی عہدی بد و داد، و ابو مسلم کہ صاحب دعوت ایشان بود و در خراسان بتوہم عصیان و استقلال کہ از وی داشت او را ہلاک کرد، و محمد و ابراہیم انبار عبداللہ بن الحسین بن علی بن ابی طالب بروی خروج کردند و لشکر فرستاد، تا ایشان را بقتل آوردند، و شہر بغداد در سنہ خمس و اربعین و مائتہ بنا کرد، و مدت خلافت او بیست و دو سال بود و از ائمہ کبار کہ در عصر وی بودند امام ابو حنیفہ کوفی و امام مالک مدنی و امام سفیان ثوری رضی اللہ عنہم۔

المہدی محمدؐ بن عبداللہ

چون بحج رفت و رنجور شد در راہ، چون ببیر میمون رسید بد و منزلی مکہ درگذشت و مہدی بادی بود و اندر مکہ باوی بیعت کردند و در زمان وی شخصی بجانب خراسان ظاہر شد و دعوی بادشاہی کرد و از آنجا یگہ بجانب زاولستان شد و مہدی اسپہدان خراسان فرستاد تا او را ہلاک کردند حسین بن علی بن الحسین العلوی در مکہ دعوی خلافت کرد و مدت خلافت دہ سال و چند روز بود۔

الہادی موسیٰ بن محمدؐ

چون پدرش درگذشت او بجانب جرجان بود چون آگاہ گشت باز بغداد آمد و قریب

هفت سال در خلافت بزیست وحسین بن علی العلوی در ایام او کشته شد۔

الرشید هارون بن محمد

چنین گویند که اندران شب که هادی وفات یافت با او بیعت کردند و مامون در وجود آمد و ازین سبب آن شب را لیلة الهاشمیة گویند و اول کسی که با او بیعت کرد یحیی بن خالد البرمکی بود که از اولاد ملوک ساسان بوده است واز آن جهت وزارت بوی داد، و بعد از مدتی جعفر بن یحیی را بکشت و یحیی را محبوس کرد، و در اول روز او بسیاری از اکابر حجاز که با علوی متفق بودند ببغداد آوردند، واز آن زمره امام ابوعبدالله محمد بن ادریس الشافعی بود، و دران ایام ابویوسف قاضی بود و محمد بن الحسن والی بیت المال و شافعی رضی الله عنه چند نوبت در حضور رسید با یشان مناظره کرد و غالب آمد رشید در شان وی معتقد شد و او را خلعت داد وچند سال در بغداد درس گفت و از جملہ ملازمان او امام احمد حنبل بود پس مصر رفت و در آن جایکه جوار حق رسید و مدت خلافت هرون بیست وسه سال بود و وفات او در طوس

الامین محمد بن الهرون

رشید او را ولی عهدی داد و مامون را سلطنت خراسان فرستاد پس چون امین پادشاه شد علی بن عیسی با لشکری تمام بحرب مامون فرستاد مامون طاهر بن الحسین که عامل وی بود فرستاد و میان ایشان مقابله رفت، و لشکر امین منهزم شد، و از پی آن ببغداد رفت و امین را هلاک کرد، و مدت خلافت او چهار سال و هفت ماه بود۔

المامون بن عبدالله بن هرون الرشید

افضل و اعلم خلفاء بنی العباس بود و در فنون علوم شهرت داشت و بیشتر علم حکمی

در ایام او بازبان عربی کردند، و با سادات میلی داشت و ازین قبل ولی عهدی به علی بن موسیٰ بن جعفر الرضا رداد، و بنی عباس از آن آشفته شدند و او را خلع کردند و با ابراہیم بن المہدی بیعت کردند پس مامون حسن بن سہل السامانی را بفرستاد و ابراہیم را اسیر کرد و امام علی بیشتر وفات یافت و مدت خلافت مامون بیست سال و پنج ماہ بودہ است۔

المعتصم باللہ محمد بن ہرون

او را خلیفہ مثمن گویند بسبب آنکہ ہشتم خلیفہ بود از ابنا رعباس و ہشتم بطن و ہشت سال و ہشت ماہ و ہشت روز خلافت کرد و قاضی القضاۃ در ایام او احمد بن ابی داؤد، و از فقہا بزرگ اسمٰعیل المزنی و الربیع المرادی و امام احمد نیز در حیات بود، و معتصم بسبب آنکہ میلی باعتزال داشت و معتقد نبود او را ترحیب نکردی و گاہ گاہ رنجانیدی۔

الواثق باللہ ہرون بن المعتصم

مردی بغایت قوی بودہ چنانکہ گویند بہر دستی گوسپندی نگاہ داشتی تا پوستش جدا کردندی مدت خلافت او پنج سال و نہ ماہ بود۔

المتوکل علی اللہ جعفر بن المعتصم

موسس سنت بود فقہا و محدثان را دوست داشتی و امام احمد را ترحیب کردی و اندر خلافت او امام وفات یافت بعد از چہار سال و نہ ماہ کہ خلافت کرد دزیست وصیف بن الحجاب ابو عاشرانی کشتہ شد سبب فتح خاقان برکشید و اقطاع وصیف بوی داد۔

المستنصر باللہ محمد بن المتوکل

و باترکان در کشتن پدر یکی بود لاجرم بعد از شش ماہ بخناق درگذشت۔

المستعین بالله احمد بن محمد المعتصم

در ایام او حسن بن یزید العلوی اندر طبرستان خروج کرد و جیل و دیلم با او یکی شدند و وی بکشودند، و مدت دو سال خلافت کرد پس ترکان او را خلع کردند و با معتز بالله بیعت کردند

المعتز بالله محمد المتوکل

چهار سال و نیم خلافت کرد آنگاه ترکان او را بگرفتند و در آفتاب نگاه داشتند تا خود را خلع کرد، پس او را محبوس کردند، و طعام از وی باز داشتند، تا وفات یافت۔

المهتدی بالله محمد الواثق

بغایت متشرع بود و متزهد و اغلب شب با تمام مشغول بودی و کهنه جبه پوشیدی، و بر گلیمی نشستی در ایام او ملاهی و محرمات مندفع شد، و کس را یاری آن نبودی که اظهار کند، و بزمان او اولاد لیث صفار در سجستان خروج کردند و قریب سالی در خلافت مهلت یافت۔

المعتمد علی الله احمد بن المتوکل

چون با وی بیعت کردند برادر را ابو احمد طلحه بن المتوکل بیمن و حجاز فرستاد، و بیست و سه سال و سه ماه خلافت کرد، و در ایام او کار صفاریان بغایت رسید۔

المعتضد بالله احمد بن طلحه بن المتوکل

مردی بغایت مهیب بود او را سفاح ثانی گفتندی، و در اواخر ایام او امیر اسمعیل بن احمد السامانی خروج کرد، و عمرو لیث بدست او اسیر شد، و مدت خلافت او نه سال و هفت ماه بود

المكتفی باللہ علی بن احمد بن طلحة

در عہد او الناصر الحق الحسن بن علی الحسینی در دیار دیلم خروج کرد و کشتہ شد، و عماد الدولۃ کہ اول ملوک دیلم ست بادی بود و قاضی ابو العباس بن شریح قاضی شیراز بود و مقتدر، بدست بعضی از خواص کشتہ شد، و مدت ملک او پنج سال بود۔

القاہر باللہ محمد بن المعتضد

چون برادرش شہید کردند، او را نامزد خلافت کردند، و بعد از سالی و نیم او را خلع کردند و با پسرزادہ مقتدر بیعت کردند۔

الراضی باللہ احمد بن احمد بن جعفر

مدت خلافت او شش سال و دہ ماہ بود و بس درگذشت۔

المتقی باللہ ابراہیم بن احمد المقتدر

قریب چہل سال خلافت بنام وی بود و بعد از ان او را میل کشیدند۔

المستکفی باللہ عبداللہ بن علی

او را بیعت کردند و بعد از سالی و چہار ماہ معز الدولۃ احمد بن بویہ او را محبوس کرد و پسر مقتدر بنشاند۔

المطیع باللہ الفضل بن المقتدر

سی و یک سال خلافت کرد، و بعد از ترکان کہ بندہ زادگان خلفا بودند، غوغا کردند،

وبیکدیگر برآمدند و از آن فتنہا ظاہر شد، و او خود را خلع کرد، وتفویض خلافت بہ پسر کرد۔

الطایع باللہ عبدالکریم بن المفضل

ہفدہ سال و نہ ماہ خلافت کرد در فتنہ و زحمت باخر الامر بہاءالدولہ بن عضدالدولۃ اورا خلع کرد و باپسر عم وی بیعت کرد۔

القادر باللہ احمد بن اسحاق بن المقتدر

در ایام او سلطان محمود سبکتگین عبدالملک سامانی راہری کرد، و خراسان باستقلال فروگرفت و خلافت او چہل سال و چہار ماہ بود۔

القایم بامر اللہ ابوجعفر عبداللہ بن القادر

در ایام او طغرل تگین بن میکائیل بن سلجوق خروج کرد در خراسان، و قایم بامر اللہ اورا خلعت فرستاد و برکن الدولۃ لقب کرد، بعد از ان بساسیری کہ اسپہبد بغداد بود آہنگ کرد، قایم باللہ بطغرلتگین استعانت کرد، و عمید الدولۃ را کہ وزیر او بود گفت کہ جوابی مختصر کہ اورا بدان وثوقی تمام حاصل شود بنویس عمید الدولۃ بنوشت قولہ تعالی کہ ارجع الیہم فلنأتینہم بجنود لاقبل لہم بہا ولنخرجنہم منہا اذلۃ وہم صاغرون و سلطان بالشکری تمام برفت و میانہ واسطہ و کوفہ جنگ کرد، و بساسیری ہزیمت شد، و سلطان از ان جا بخدمت خلیفہ شد و اورا باز ببغداد آورد، چون نزدیک شہر رسید سلطان پیادہ شد و در رکاب میرفت و خلیفہ مبالغہ میکرد و ارکب یا رکن الدین و از ان روز لقب سلطان از دولت بدین مبدل شد و حال بغداد در تصرف سلطان آمد و مدت خلافت او چہل سال و ہشت ماہ بود۔

المقتدی بالله ابو القاسم عبدالله بن احمد

مدت خلافت او نوزده سال و هشت ماه بود چنین گویند که بمفاجات درگذشت و در روز وفات او پانزده ملک بزرگ مثل ملک هند و ترک از دنیا رحلت کرد۔

المستظهر بالله ابو العباس احمد بن المقتدی

در ایام دولت او دولت آل بویه منقضی شد، و شبانکارگان در فارس مستولی شدند و شرح از بجای خود داده آید و مدت ملک او بیست و پنج سال بود۔

المسترشد بالله ابو منصور الفضل بن المستظهر

در ایام محمود بن محمد بن ملک شاه السلجوقی بغداد را حصار داد، و باخر الامر او بمصالحت بازگشت و در نزدیک وفات یافت، پس مسترشد روی بعراق کرد و چون از دینور بگذشت بمسعود برادر محمود رسید و میانه ایشان محاربت قایم گشت و لشکر مسترشد هزیمت شدند و مسترشد اسیر شد و در سراپرده مسعود محبوس بود که ملاحده او را کارد زدند و در ایام او محمد بن تومرت که بعلم و تقویت مشهور بود بجانب مغرب خروج کرد و در سنه اربع و عشرین خمسمائه وفات یافت و عبدالمومن بن علی از اصحاب او بحکم وصایت او بکار او قیام نمود و تمامت ممالک مغرب بستد و چنان نماید که هنوز آن دیار در تصرف اولاد او مانده و مدت خلافت او هفده سال و هفت ماه بود۔

الراشد بالله ابو جعفر منصور بن المسترشد

چون مسترشد اسیر گشت در بغداد با او بیعت کردند و در پی کینه خواستن سلطان مسعود

بغداد او رفت و شهر در حصار گرفت و بعد از چند ماه راشد سلاجقهٔ موصل بگریخت و از آن جا بکه.
باذربائیجان آمد و بعد از آن قصد عراق کرد، و در راه بدست ملحدان شهید شد، و مدت خلافت
او دو ماه و چند روز بود۔

المقتفی لامر الله ابو عبد الله محمد بن المستظهر

چون راشد بگریخت مسعود در بیست و سیوم ذیقعده سنه ثلثین و خمسمایه با مقتفی بیعت کرد
و مسعود بازگشت و در ایام او از سلغریان سنقر اتابک ملک شاه (بن محمد بن محمود) سلجوقی که در
شیراز حاکم بود خروج کرد و مدت خلافت او بیست سال و چهار ماه و نیم بود۔

المستنجد بالله ابو المظفر یوسف بن المقتفی

یازده سال خلافت کرد و در عهد کار آل سلجوق ضعیف شد۔

المستضی بنور الله الحسن بن المستنجد

در ایام وی دولت غزنویان منقطع شد و ملوک غور بر بلاد هند و غزنه۔ و خوارزم شاه بر
بلاد خراسان ۔ و بندگان آل سلجوق ۔ بر عراق مستولی شدند و مدت خلافت او نو ازده سال بود۔

الناصر لدین الله ابو العباس احمد بن المستضی

مردی دلاور بود، دانا، و در ایام او دولت آل سلجوق درین دیار بانجام رسید و سلطان
محمد بن تکش مستولی گشت و عزیمت بغداد کرد و شیخ الشیوخ شهاب الدین سهروردی قدس الله
روحه برسالت بروی رفت و سخن وی نشنید، و در راه برفی عظیم درافتاد، و بسیار از لشکریان
او هلاک شدند، و سلطان بتبریز رسید، و بازگشت، و عنقریب چنگیز خان بروی خروج کرد و مدت

خلافت او چهل و پنج سال بود۔

الظاهر بامر الله ابو نصیر محمد بن الناصر

قدر نُه ماه پادشاهی کرد و درگذشت۔

المستنصر بالله منصور بن الظاهر

در زمان وی خوارزمیان مستاصل شدند، و مستولی گشت و چرماغون به بغداد رفت و با شرف الدین اقبال سرابی محاربت کرد و منهزم بازگشت و مدت خلافت او هفده سال و هفت ماه بود۔

المستعصم بالله ابو احمد عبدالله بن المستنصر

آخر بنی العباس بود هر وی عالم متورع بود، اما رائی نداشت، و مدت هفده سال خلافت کرد آنگاه هولاکو خان بجنگ وی رفت و او را با اکثر بغداد شهید کرد، و از وی پسر مانده است در میان مشغول می باشد و عمی که او را دین التراکیه گویند، در مصر رفت و آخر خلفا بنی عباس بوده است

قسم چهارم

در اخبار سلاطین و ملوک عظام

که در ایام عباسیان باستقلال در ممالک ایران بادشاهی کرده اند و ایشان هشت طایفه بوده اند۔ صفاریه، سامانیه، غزنویه، دیالمه، سلجوقیه، سلغریه، خوارزمیه، مغولیه، سلغریان اگرچه در فسحت ممالک مساوی ایشان نبوده اند اما بسبب آنکه فارس داشته اند که دار الملک اصلی ایشان ایرانست و نیز در تشئید قواعد خیرات و تائید معاقد مبرات از همگنان برگذشته اند، خواستیم که این کتاب از آثار ایشان معطل نماند۔

طایفه اول۔ صفاریان

مدت ملک ایشان پنجاه سال بوده است و عدد ایشان سه نفر بوده اند۔

(۱) یعقوب بن اللیث، (۲) عمرو بن اللیث

(۳) طاهر بن محمد بن عمرو

یعقوب بن اللیث السجستانی

او و عم او در خدمت درهم بن نصر بن رافع بن لیث می بودند در بست از شهرستان سجستان و درهم پیوسته بغزا خوارج و کفار رفتی، و از ان قبل عوام تمام متابع وی بودند

پس درهم لشکری جمع کرده یعقوب را او تا بقتال عمار بن یاسر که عامل هرات بود برود یعقوب رفت بر وی غلبه کرد و اعمال او فرو گرفت، و آنجا یکه وقف کرد، و مردم را دعوت و رعایت می کرد جمله تابع وی شدند، و بدان استقلالی و شوکتی تمام بیافت و تمامت سجستان و کرمان و خراسان مستخلص کرد، معتمد علی الله امیر محمد بن طاهر که حاکم عراق بود بفرستاد، تا بوی محاربت کردند اتفاقاً او اسیر گشت و کار یعقوب ارتفاع یافت و آهنگ فارس و خوزستان نمود و جمله مسخر کرد، و بجندیسا پور مقام ساخت و آنجا یکه در ۲۶۵ھ خمس و خمسین و مائتین وفات یافت۔

عمرو بن الليث

چون برادرش درگذشت بازجای وی ایستاد، و تمامت ملک در تصرف آورد تا حدی مستولی گشت که در بغداد بنام او خطبه کردند و پیش از آن در خطبه غیر خلیفه را دعا نکردندی و در منتصف ربیع الآخر ۲۸۷ھ سبع و ثمانین و مائتین اسمعیل سامان اندر بلخ او را اسیر کرد و بحضرت المعتضد بالله فرستاد، و در حبس بغداد بگرسنگی وفات یافت و چنین گویند که در اسفار مطبخ او را سی صد شتر و زیاده کشیدندی و یک چشم داشت و از آثار وی مسجد عتیق جامع شیراز مانده است۔

طاهر بن محمد بن عمرو

چون عمرو بن الليث اسیر گشت طاهر بگریخت و بسجستان رفت و آنجا یگه رحلت کرد و ایام دولت صفاریان سپری گشت۔

طایفه دوم. سامانیان

و مدت ملک ایشان صد و دو سال و شش ماه و عدد ایشان ده نفر ملک ایشان از

دیار ترک تا حد و دجند و فارس و عراق بود و مقام ایشان در بخارا بود و

(۱) اسمعیل بن احمد السامانی	(۲) ابونصر احمد بن اسماعیل
(۳) ابوالحسن نصر بن احمد	(۴) نوح بن نصیر بن احمد
(۵) عبدالملک بن نوح	(۶) منصور بن نوح
(۷) نوح بن منصور	(۸) ابوالحرث منصور بن نوح
(۹) عبدالملک بن نوح	(۱۰) المستنصر اسمعیل بن نوح

الامیر ابو ابراہیم اسمٰعیل بن احمد السامانی

اول سامانیان که بادشاهی کرد او بود مردی عادل و صاحب رای بود و پیوسته با خلفا اظهار طاعت کردی، و مدت ملک او هشت سال بود۔

الامیر ابونصر احمد بن اسماعیل

بعد از پدر بحکم وراثت و تقدم وار الخلافه مدت شش سال و شش ماه بود که بادشاهی کرد بعد از ان بدست جمعی از بندگان کشته شد۔

الامیر ابوالحسن نصر بن احمد

سی سال با در استی و عدل و نشر آبادی و نصر موالی و قهر اعادی رایات بادشاهی و جهانداری برافراشت بس بلجام شهادت سیادت دنیا بسعادت عقبیٰ ملتحم و متصل گردانید۔

الامیر نوح بن نصر

دوازده سال در جهانداری بسر برد و ایام دولتش بسر آمد۔

الامیر عبدالملک بن نوح

هفت سال و شش ماه و پانزده روز اسپ مراد در میدان جهان بتاخت و باخرالامر از اسپ در افتاده و درگذشت۔

الامیر منصور بن نوح

مدت ملک او پانزده سال و نه ماه بود۔

الامیر نوح بن منصور

امرا خراسان بر وی عاصی شدند واو نامه نوشت بناصرالدین سبکتگین که شحنهٔ غزنه بود تا شر ایشان از وی کفایت کرد، و قیادت جیوش خراسان بوی داد و ذلک فی سنه ۳۸۴ه اربع و ثمانین و ثلثمایه و مدت ملک او بیست و یک سال و هفت ماه بود۔

ابوالحرث منصور بن نوح

بعد از یکسال و نه ماه که بادشاهی کرد بکتوزن پسر حسن او را اسیر کرده با برادرش بیعت کرد

الامیر عبدالملک بن نوح

چون نوبت بادشاهی بوی رسید خواست که قیادت جیوش خراسان از سلطان محمود سبکتگین صرف کند، و از ان سبب میان ایشان محاربه و مقاتله ظاهر گشت عبدالملک بهزیمت باز بخارا شد و ملک ترک ایلک خان بر وی حمله کرد، و مسلط گشت و ممالک او در ماوراءالنهر بدست

فروگفت ـ در رُفت

المستنصر اسمعیل بن نوح

چون عبدالملک اسیر گشت او بگریخت و بخراسان آمد و از انجایگه بجرجان در ری شد و باز بخوارزم رفت و از هیچ آفریده بوی وفائی بمشام او نرسید بلک از همکنان رنج و زحمت یافت و سلطان محمود راه‌ها بوی بسپرد اتفاقاً شبی در خانه این شیخ اعرابی فرو آمد و انجایگه او را هلاک کردند و ایام سامانیان باخر رسید۔

طایفه سیوم غزنویان

عدد ایشان دوازده لفر مدت ملک ایشان صد و شصت و یک سال، اگرچه ایام دولت این طایفه در اثنار ایام دیالمه بود، اما چون ایشان از موالی سامانیانند و آن موالی القوم منهم نخواستم که ذکر این دو طایفه از یکدیگر گسسته شود۔

(۱) السلطان محمود بن سبکتگین
(۲) السلطان مسعود بن محمود
(۳) السلطان محمد بن محمود
(۴) السلطان مودود بن مسعود
(۵) السلطان مسعود بن مودود
(۶) السلطان علی بن مسعود بن محمود
(۷) السلطان عبدالرشید بن محمود
(۸) السلطان ابراهیم بن مسعود بن محمود
(۹) السلطان مسعود بن ابراهیم
(۱۰) السلطان ارسلان شاد بن مسعود
(۱۱) السلطان بهرام شاه
(۱۲) السلطان خسرو شاه

السلطان یمین الدوله ابوالقاسم محمود بن سبکتگین

در ۳۸۷ھ سبع و ثمانین و ثلثمایه ناصرالدین سبکتگین وفات یافت، و قیادت جیوش

بحکم وراثت وتفویض نوح بن منصور بروی قرار یافت وچون عبدالملک از وی منهزم شد قوتی وشوکتی تمام یافت، وبولایت خراسان وسجستان مستقل شد واز دار الخلافه تشریف وعهد نامه محظوظ گشت وسلطان لقب یافت وبعد ازان بجهت استعانتی که از ظلم اولاد فخر الدوله دیلمی میرسید عزیمت جرجان وعراق کرد واز ایشان استخلاص کرده وبجانب هند رفت وبسیار از قلاع وبلاد ایشان بکشود وبتکدها خراب کرد وباخر الامر اسرایل بن سلیمان بن سلجوق از ماوراء النهر بخواند وسبب مخافتی که از کثرت ایشان داشت بقلعه کالنجار از زمین هند فرستاد وانجا بمرد وسبب خروج ایشان وضعف اولاد او وگرفتن مملکت این بود ودر سنه ۴۲۱ عشرین واربعمایه وفات یافت۔

السلطان مسعود بن محمود سلطان

محمود وصیت کرده بود تا سلطنت خراسان وعراق مسعود را باشد وملک هند وغزنه محمد را مسعود از برادر التماس کرد تا او را در خطبه هم شریک گرداند ومحمد اجابت نکرد پس مسعود آهنگ غزنه کرد، وپیش از وصول او یوسف بن سبکتگین محمد را اسیر کرد، وبقلعه تکیناباد فرستاد، پس چون مسعود برسید یوسف را نیز محبوس کرد وتمامت ممالک پدر در حکم خود آورد وبانفراد دران تصرف نمود، ودر دوران ایام آل سلجوق از جیحون بگذشتند وبخراسان آمدند ومسعود را با این طایفه چند نوبت محاربت افتاد وباخر الامر در سنه ۴۳۲ اثنین وثلثین واربعمایه منهزم گشت، وروی بغزنه نهاد ومحمد دران ایام استقلال یافته بود چون مسعود بغزنه رسید محمد او را بقلعه فرستاد، وپسرش احمد بن محمد از پی وی بقلعه رفت واو را هلاک کرد، در سنه ۴۳۳ ثلاث وثلثین واربعمایه۔

سلطان محمد بن محمود — ۲

قریب چهار ده سال بعد از پدر در ممالک ولایت غزنه بادشاهی کرد وقدحری علیه ملوی

برادرش چون بقتل آورد مودود آهنگ او کرد و غالب آمد و لقصاص پدر او را با تمامت اولاد بقتل آورد۔

سلطان مودود بن مسعود بن محمود

چون از قصاص فارغ شد قریب هفت سال در ولایت غزنه تصرف نمود و چون سنه ۴۴۱ احدی و اربعین و اربعمائة رسید روی در نقاب خاک کشید۔

سلطان مسعود بن مودود

چون پدرش رحلت کرد او طفل بود چند روز بادشاهی باسم او موسوم گشت پس اکابر مملکت و ارکان دولت بر عم او اتفاق کردند و تاج شاهی بر سر وی نهادند۔

سلطان علی بن مسعود

چون نوبت بادشاهی باوی رسید عبد الرشید بن محمود که از سالها باز در قلعه محبوس بود خلاص یافت، و لشکر جمع کرد، و علی از وی منهزم شد۔

سلطان عبد الرشید بن محمود

قریب هفت سال بادشاهی کرد و در سنه ۴۵۰ خمسین و اربعمائة وفات یافت۔

السلطان ابو المظفر ابراهیم بن مسعود

بن محمود ایام دولت او از سنه ۴۵۰ خمسین تا سنه ۴۹۲ اثنین و تسعین و اربعمایة متمادی گشت، و هیچ خانه خود بنا نکرد الا مسجدی یا مدرسه خاص خدای را جل و علا بنا کرد۔

سلطان مسعود بن ابراهیم

مدت شانزده سال بادشاهی کرد و در سنه ۵۰۸ ثمان و خمسمائة رحلت کرد۔

سلطان ارسلان شاه بن مسعود

بسبیل وراثت زمام مملکت در قبضهٔ تصرف خود گرفت، و برادرش بهرام شاه از وی بگریخت و التجا بسلطان سنجر سلجوقی کرد که پسر خال او بود، سنجر بموافقت او بغزنه آمد و با ارسلان محاربت کرد، و نصرت یافت و ارسلان هزیمت شد سنجر بهرام شاه را بر تخت نشاند، و باز بخراسان رفت پس ارسلان رجعت کرد، و بهرام شاه از وی بگریخت و باز بخدمت سنجر آمد و از وی لشکر تمام بستد و بغزنه رفت و بر ارسلان مسلط گشت و او را هلاک کرد در سنه ۵۱۲ اثنین و عشرین و خمسمائة۔

سلطان بهرام شاه بن مسعود

علاؤ الدین حسین بن الحسن که اول ملوک غور است بر وی خروج کرد، و بغزنه رفت، و بهرام از وی بگریخت، و او برادر خود را سیف الدین در غزنه بگذاشت و مراجعت کرد پس بهرام شاه بغزنه آمد و سیف الدین را بر گاو نشاند و در شهر بگردانید و این خبر بعلاؤ الدین رسید و بغایت از آن تافته شد و با لشکر انبوه عزیمت غزنه کرد، و پیش از رسیدن او بهرام شاه در گذشت

سلطان خسرو شاه بن بهرام شاه

بر جای پدر بنشست، و چون علاؤ الدین برسید خسرو شاه بگریخت، و بدیار هند رفت و علاؤ الدین غزنه را غارت کرد و خلقی بسیار بقتل آورد و پسران برادر غیاث الدین ابو الفتح محمد و شهاب الدین ابو المظفر ابنا سام بن الحسن را آنجا نگاه بداشت و ایشان بانواع حیل خسرو شاه را

برخود بیسن کردند، وناگاه او را دستگیر کردند و بقلعه فرستادند وتمامت ممالک غزنه مستخلص گردانید ودر شهر وی اقامت ساخت، وخسروشاه در سنه ۵۵۵ خمس وخمسین وخمسمائة وفات یافت و امید از روزگار غزنویان منقطع گشت، و بعد از مدتی غیاث الدین درگذشت، وتمامت ممالک باستبداد وانفراد در تصرف شهاب الدین بماند تا ایام سلطان محمد بن تکش که او را ملاحده در هراة کارد زدند پس سلطان شمس الدین التمش که از موالی او بود قائم مقام او گشت، وسلطنت هند او را مسلم گشت، وتا این ایام بر اولاد او مقرر ماند، واز غوریان بیش ازین سه نفر علاء الدین غیاث الدین وشهاب الدین نیافتیم که بادشاهی کردند والله اعلم۔

طایفه چهارم۔ دیلمیان

عدد ایشان هژده نفر مدت ملک ایشان قریب صد وبیست سال بود، وانساب ایشان بدین وجه است۔

عماد الدوله ابو الحسن علی بن بویه	(۲) رکن الدوله حسن بن بویه
معز الدوله احمد بن بویه	(۴) عضد الدوله ابو شجاع فنا خسرو بن حسن
عز الدوله علی بن حسن بویه	(۶) موید الدوله بویه بن حسن
عز الدوله بختیار بن احمد	(۸) فخر الدوله ابو الحسن علی بن حسن
مجد الدوله ابو طالب رستم بن فخر الدوله	(۱۰) شرف الدوله ابو الفوارس بن عضد الدوله۔
صمصام الدوله ابو کالیجار مرزبان بن عضد الدوله	(۱۲) بهاء الدوله ابو نصر خسرو بن فیروز بن عضد الدوله
سلطان الدوله بن بهاء الدوله	(۱۴) مشرف الدوله حسن بن بهاء الدوله
دیا… عز الملوک ابو کالیجار مرزبان بن سلطان الدوله۔	(۱۶) الملک الرحیم ابو نصر خسرو بن فیروز بن عز الملوک
الملک ابو منصور فولادستون ولد عز الملوک	(۱۸) الملک ابو علی کیخسرو ولد عز الملوک۔

امیر عماد الدوله ابوالحسن علی بن بویه الدیلمی

بدو امر بخدمت ناصر الحق مشغول بود، وچون او شهید گشت عماد الدوله بگریخت و بخراسان آمد و بخدمت والی آنجایگه مشغول شد. وجمعی از دیالمه بروی جمع شدند والی از شوکت او ترسناک شد، خواست تا او را محبوس کند عماد الدوله از آن آگاه شد و بگریخت و بجانب اصفهان شد، والی آنجایگه ابوالمظفر بن یاقوت او را بخود راه نداد، عماد الدوله چون مقصدی وملازمی نیافت بضرورت باوی بجنگ درایستاد، ومظفر را اسیر کرد و اصفهان او را مسلم شد آن خبر بیاقوت رسید واو در شیراز بود، لشکر جمع کرد، وروی بعماد الدوله آورد وباوی محاربت کرد، ومنهزم بازگشت وعماد الدوله از پی او بپارس آمد واز آن جایگه بخوزستان. وجمله را بگشود، ونیز مال ومعاملهٔ بغداد در تصرف آورد، ودر خطبه بعد آن خلیفه او را دعا کردند، ومعز الدوله را آنجایگه بگماشت ورکن الدوله را بجانب اصفهان وری فرستاد وخود اقامت در شیراز ساخت وآنجایگه وفات یافت وصابی در کتاب التاج آورده است که ایشان از نژاد بهرام جور بند، ودر بدو اسلام پدران ایشان بگریختند وبگیلان رفتند وملک او شانزده سال بود.

رکن الدوله الحسن بن بویه

چون عماد الدوله وفات یافت او باز شیراز آمد ومدتی آنجایگه بود وپس مملکت بر پسران قسمت کرد، فارس بعضد الدوله داد واصفهان وقاهم وقزوین وابهر وزنجان بموید الدوله وپسر کوچکتر امین الدوله ابوالعباس را بعضد الدوله سپرد وبری شد، و از آنجایگه وفات یافت ومدت ملک او بیست وهشت سال بود،

معز الدوله ابو الحسن احمد

از طرف برادر بجانب بغداد بود حاکم، و از انجا بعزیمت مصر و شام کرد آن بلاد را مسخر کرد، و در ایام رکن الدوله نماند.

عضد الدوله ابو شجاع فناخسرو

نور حدیقهٔ آل بویه است و هیچکس از ملوک جهان در علم و هنر پایهٔ وی نیافتند و مآثر و مناقب و معادل او معروف و مشهور است و از آثار وی دار الشفاء بغداد و شیراز است و بند بر رود کر بسته است که نظیر آن در جهان نیست و به بند امیر معروفست و این امیر اشارت کرده بوده که بند ساخته و چون بند بساخت خود را در آب انداخت و از شیراز بغایت خوش بنا کرد، و امروز مزرعه است و آن را سوق الامیر گویند و چون عز الدوله بختیار بن معز الدوله کشته شد عضد الدوله بجانب بغداد رفت و اولاد او جمله بگرفت الا عمدة الدوله ابو اسحق و امیر ابو طاهر که بشام و مصر بودند و آن صواب داشتند، و بعد از آن بغداد باز اولادش افتاد و وفات او در بغداد بود و قبر او در مشهد کوفه است از معاصران او قاضی ابوبکر، و شیخ الشیوخ ابو عبد الله الخفیف، و قاضی ابوبکر البیضاوی و ابو علی نسوی، و مدت ملک او سی و چهار سال بود.

موید الدوله ابو منصور بن رکن الدوله

در ایام پدر باصفهان بود چون پدرش درگذشت بری رفت، و بجای پدر هفت سال و شش ماه بزیست، و میان او و فخر الدوله و شمس المعالی قابوس که والی طبرستان و قهستان بود محاربات رفت و در جمله ظفر او را بود.

فخر الدوله ابوالحسن علی بن رکن الدوله

بمقتضی وصیت پدر در همدان می بود پس موید الدوله بمعاضده عضد الدوله او را انزعاج کرد و نیساپور رفت چون موید الدوله نماند صاحب اسمعیل بن عباد بوی نامه کرد، و باز گشت و متصرفات خود و موید الدوله در تحت تصرف خویش آورد و سیزده سال و یازده ماه دیگر در امارت بزیست، و از وی سه پسر ماند مجد الدوله ابوطالب رستم و شمس الدوله ابوطاهر محمد و عز الدوله ابوشجاع و مجد الدوله باز جای وی ایستاد و سلطان محمود سبکتگین بر وی مستولی گشت و ممالک او مستخلص گردانید.

شرف الدوله ابوالفوارس زید بن عضد الدوله

چون پدرش درگذشت او بکرمان بود چون آگاه شد بشیراز آمد و از انجا ببغداد رفت و تمامت ممالک پدر در تحت تصرف آورد، و این حال در زمان طایع بود و مدت دو سال و شش ماه پادشاهی کرد.

صمصام الدوله ابوکالنجار المرزبان

او بن عضد الدوله و با عضد الدوله ببغداد بود و عضد الدوله او را ولی عهد کرد بعد از پدر مدت چهار سال و شش ماه امیر بغداد بود و بعد آن چون شرف الدوله ببغداد رفت، امارت باز بوی گذاشت و با شرف الدوله بشیراز رفت چون شرف الدوله وفات یافت با و بیعت کردند نه ماه پادشاهی کرد بعد از ان ابوالقاسم و ابوالنصر پسران عز الدوله بر وی خروج کردند و او را هزیمت شد و بدو و دان از اسافل شیراز کشته گشت بهاء الدوله ابونصر خسرو فیروز بن عضد الدوله ولی عهد شرف الدوله بود، و تا صمصام الدوله زنده بود او در بغداد امیر بود، چون صمصام الدوله درگذشت، بفارس آمد و قادر بالله شاهنشاه قوام الدین لقب فرمود و مدت بیست و چهار سال

بادشاهی کرد، و باز جان درگذشت.

سلطان الدوله ابو شجاع بن بهاء الدوله

ولی عهد پدر بود و مدت دوازده سال و چهار ماه بادشاهی کرد، و برادرش قوام الدوله ابو الفوارس شیرزاد در زمان وی خروج کرد، و ظفر نیافت.

مشرف الدوله الحسن بن سلطان الدوله

چون سلطان الدوله از بغداد بازگشت قادر بالله امیر ابو علی بغداد بوی داد و مدت پنج سال و دو ماه امیری کرد و در بغداد وفات یافت.

عماد دین الله عز الملوک ابو کالیجار مرزبان بن سلطان الدوله

چون سلطان الدوله نماند میان او و عمش جلال الدوله ابو طاهر فیروز خسرو منازعت افتاد قریب چهار ده سال و کارش استقامتی نداشت، بعد از ان صلح کردند، و از دار الخلافه او را خلعت و لوا فرستاده بودند و در صفر سنه ثلثین و اربعمایه در ایام او شبانکاره اسمعیل که از نژاد منوچهر اند و گویند که از اسباط اردشیر بابکان و پیش از اسلام اسپهبدان فارس بودند، در شوکت و ظهور اسلام کوفته گشته و از فارس بگریختند و بدارا جرد رفتند و محمد بن یحیی که مهتر ایشان بود و آن نواحی بدست فرو گرفت و پنج نوبت زد، و کار ویا لمه محیط گشت و از ایشان انتزاع نتوانست کرد و هنوز ان کوره از فارس اولاد او دارند.

الملک الرحیم ابو نصر خسرو بن فیروز بن عز الملوک

بعد از پدر امیر بغداد بود سلطان طغرل بیگ با وی دم مصالحت و موافقت میزد تا او

آهن گشت و نبرد او شد و اسیرش کرد و بغزنین برد تا او را هلاک کردند.

ملک ابومنصور فولادستون

میان ایشان بکرات محاربات و مصالحات رفت و باخر الامر ابوسعید بغدر کشته شد و فارس بر ابومنصور قرار گرفت بس مادرش او را بران داشت با صاحب عدل وزیر ابومنصور و بهرام را هلاک کرد و فضلویه شبانگاره را اسفهسلار حاجب بود و بر ابومنصور غوغا کرد و او را بگرفت و بقلعه باز داشت تا بمرد و فضلویه در سنه ۴۴۸ ثمان و اربعین و اربعمایه فارس فروگرفت و بهر گوشه امیران شبانگاره مثلاً بوسعید بن محمد رام و یه میگماشت پس ملک سلجوق از عراق بفارس آمد و میان او و شبانگاره جنگ قائم گشت، و فارس از ان خراب گشت و فضلویه بگریخت و بخدمت سلطان الپ ارسلان شد و بوی التجا کرد و فارس از وی بضمان بست و باز عاصی شد و باز قلعه نشست نظام الملک او را حصار داد و اسیرش کرد و بقلعه اصطخر محبوس فرمود و از انجا خواست گریخت حاکم قلعه آگاه شد و او را بکشت.

الملک ابوعلی کیخسرو ابن عز الملوک

از اکابر دیالمه او مانده بود، و از سلطان الپ ارسلان بدین راضی شد که نوبند جان بجاگیر بوی دهند، سلطان نوبندگان بوی داد و هرگاه که نزد سلطان شدی جنب خودش نیشاندی، و برجیش کردی، و در سنه ۴۸۷ سبع و ثمانین و اربعمایه وفات یافت قوله تعالی و تلک الایام نداولها بین الناس.

طایفه پنجم سلجوقیه

مدت ملک ایشان قریب صد و شصت سال و عدد ایشان چهارده نفر بموجب

(۱) السلطان رکن الدین ابوطالب طغرلبک محمد بن میکایل بن سلجوق.

(۲) السلطان عزالدین ابوشجاع الپ ارسلان محمد بن جعفر بن میکایل.

(۳) السلطان معزالدین ابوالفتح ملکشاه بن الپارسلان.

(۴) السلطان رکن الدین ابوالمظفر برکیارق بن ملکشاه.

(۵) السلطان غیاث الدین محمد بن ملکشاه

(۶) السلطان معزالدین ابوالحرث سنجر بن ملکشاه

(۷) السلطان مغیث الدین ابوالقاسم محمود بن محمد

(۸) السلطان رکن الدین طغرل بن محمد

(۹) السلطان غیاث الدین ابوالفتح مسعود بن محمود بن محمد.

(۱۰) السلطان مغیث الدین ابوالفتح ملکشاه بن محمود بن محمد.

(۱۱) السلطان غیاث الدین ابوشجاع محمد بن محمود.

(۱۲) السلطان معزالدین ابوالحارث سلیمانشاه بن محمد بن مسعود.

(۱۳) السلطان رکن الدین ارسلان بن محمد.

(۱۴) السلطان مغیث الدین طغرل بن ارسلان

السلطان رکن الدین ابوطالب طغرلبک محمد بن میکایل سلجوق

اول سلاطین دودمان سلجوقیان ست ومقام او در همدان بوده ودر شهر رمضان سنه ۴۵۵ه خمس وخمسین واربعمایه وفات یافت ومدت ملکش بیست وشش سال بوده است.

السلطان عزالدین ابوشجاع الپ ارسلان محمد بن جعفر بن میکایل

مردی بغایت هیبت وتمام قدر بوده است، وبهمه جهان تاختن کرده وبا فضلویه بپارس آمد وپارس بستد وبا دوازده هزار سوار وکسری بارمانوس ملک روم رسید، واو سی هزار سوار داشت، بوی زد وهزیمت کرد واورا اسیر گشت بدست غلامی رومی که بغایت حقیر بود چنانکه عارض

نام وی نمی نبشت، و سعد الدوله شحنه بغداد گفت بنویس باشد که او ملک روم گیرد قضا را او بگرفت تقریر آنکه هر روز هزار دینار بدبه آنانش داد، و در آخر عهد روی به ما وراء النهر نهاد، و حصار قلعه برزم داد، و بستد، و کوتوال را بیاوردند و با وی شخصی بود، سلطان از وی استفساری میکرد و راست نمی گفت، سلطان بفرمود تا سیاستش کنند، بس وی کارد برکشید و آهنگ سلطان کرد غلامان قصد کردند تا او را بگیرند، سلطان بسبب اعتقادی که بر تیر انداختن خویش داشت ایشان را منع کرد، و تیر خطا کرد و آن مرد در رسید و سلطان را زخم زد، و بدان هلاک گشت، و مدت ملکش دوازده سال بود.

معز الدین ابو الفتح ملک شاه بن الپ ارسلان

بختی موافق و روزگاری مساعد داشت، و بیشتر ممالک عالم در تحت ولایت او بود چنانکه گویند که نظام الملک حسن که وزیر او و پدرش بود، در وقت مراجعت سلطان از سمرقند اجرت ملاحان جیحون بانطاکیه حوالت کرد، معاندان ملاحان را آموختند، تا بر نظام الملک شکایت کنند که اجرت ما بر انطاکیه حوالت کرده است، سلطان نظام الملک را خطاب کرد، نظام الملک گفت آن وجه هم نقدست، و تجار اینجا هم وجه میدهند تا در روم عوض بستانند، اما بدان سبب بدان مواضع نوشت، تا در تواریخ ذکر کنند که سلطان را فسحت مملکت چندان بود که وجه ملاحان جیحون بر انطاکیه روم نوشتند، سلطان را خوش آمد و مدت بیست سال کامرانی و جهانداری بسر برد، و از صنادید ائمه که در عهد وی بوده اند، امام الحرمین ابو المعالی عبد الملک جوینی بود.

سلطان رکن الدین ابو المظفر برکیارق بن ملکشاه

ولی عهد پدر بود، میان او و برادرانش محمود و محمد محاربات رفته بود، و محمود در زمان وی

بمرض آبله درگذشت، ومحمد پس ازوی پادشاه شد، و درین زمان که ایشان بمحافظت مشغول بودند ملاحده نیرو گرفتند، وحسن صباح و اعیان برگماشت وعبدالملک بن عطاش باصفهان فرستاد، وخلقی بسیار گمراه کرد و بشاور رفت وحامیان را بفریفت قلعه بستد ومدت ملک او دوازده سال بود۔

سلطان غیاث الدین ابوشجاع محمد بن ملکشاه

چون برکیارق درگذشت، سلطنت بروی مقرر گشت وآهنگ بغداد کرد، بمقابله ایاز وصدقه که از موالی پدرش بودند و از طریق مطاوعت انحراف می نمودند و عاصی شده میان ایشان مصافها سخت رفت و از بلا بر لشکرگاه ایاز دخانی بشکل اژدهائی پیدا شده از هول آن بگریختند۔ و ایاز اسیر شد وصدقه در جنگ کشته شد، وچون انجام راجعت کرد بحصار شاه در نشست تا عبدالملک بن عطاش فرود آورد، و در تمامت اصفهان بگردانید و انگه او را هلاک کرد ومدت او سیزده سال بود۔

سلطان معز الدین ابوالحارث سنجر بن ملکشاه

مدت بیست سال در ایام برادران پادشاه خراسان بود وبعد از وفات محمد چهل سال سلطنت کرد، و در خراسان اقامت ساخت ومغیث الدین ابوالقاسم محمود بن محمد خروج کرد ومنهزم گشت وبعد ازان بخدمتش آمد، وازان عذر خواست، وسلطان نیابت خویش در عراق بوی داد، و در ایام او غزان از جیحون بگذشتند وحشم سلطان ازین شان در زحمت بودند، وسلطان چند نوبت فرمود تا بازگردند، وایشان ملتزم خراجی زیادت می گشتند وسلطان امان می داد تا آخر الامر سلطان بدان داشتند تا روی بدیشان آورد، غزان زنان و اطفال پیش کردند وتضرع کنان دربیش آمدند، وتقریر کردند که از هرخانه منی نقره بدهند، سلطان خواست

که بازگرد و امرا نگداشتند، غزان چون نا امید گشتند جان را بکوشیدند و سلطان را اسیر کردند، و
روی بخراسان و کرمان نهادند و شهرها خراب کردند و خلقی بیشمار شهید کردند، مثل محمد بن یحیی که
تلمیذ امام محمد غزالی و افضل و عالم بود بشکنجه بکشتند چون بدر بلخ رسیدند جمعی از ممالک سلطان
که با غزان در آمیخته بودند موکلان سلطان بفرستند و روزی با سلطان بسبیل شکار بر لب جیحون
می تاختند چون بحد ترمذ رسیدند در کشتی نشستند و بازگشتند و بقلعه ترمذ رفتند و انجا بگه در
گذشت، غزان بحدود پارس آمدند، و امیران ایشان روزی بحوالی شبانکاره بشکار رفتند
و ملک شبانکاره بر ایشان کمین کرده بود، و ایشان را حالی دریافت و هلاک کرد۔

سلطان مغیث الدین ابوالقاسم محمود بن محمد

چهار سال در عراق نائب سلطان سنجر بود و درگذشت۔

سلطان رکن الدین ابو طالب طغرل بن محمد

قایم مقام پدر بود، و در نیابت عم سه سال۔

سلطان غیاث الدین ابوالفتح

مسعود بن محمد بعد از وفات برادر هفده سال سلطنت عراق کرد و در ایام او وقایع
بسیار بود و غزان بر سلطان سنجر خروج کردند، و میان او و برادرانش محاربات رفته بود، و موالی
ایشان دم استقلال زدند، مثل اتابک ایلدگز در آذربایجان و اتابک جهان پهلوان در عراق
و سلغریان بر ملکشاه که برادرزاده وی بود خروج کردند سلطان مغیث الدین ابوالفتح ملکشاه
بن محمود، سلطان مسعود ملکشاه برادرش محمد را با اتابک بوزابه و تاج الدین وزیر به پارس فرستاده
... سلطان ببغداد بود و بوزابه ایشان را باصفهان آورد و محمد بر تخت نشاند و پنج نوبت زد

وسلطان آهنگ ایشان کرد، و او را به بدیره وی شد با لشکری و کشته شد، و سلطان زادگان باز پارس آمدند و سلغریان بر ایشان خروج کردند، و از ایشان بگریختند، چون عمش نماند باز جای وی نشست، و التفات با میران نمیکرد بعد از آن چهار ماه امرا متفق شدند، و بصفاهان بردند، و موکل بر وی گماشتند ۔

سلطان غیاث الدین ابو شجاع محمد بن محمود

چون برادرش محبوس کردند او از خوزستان بیامد و بپادشاهی نشست و ملکشاه از شهر همدان بکوشک فرستاد، و از انجا که بگریخت و بخوزستان رفت و انجا گه می بود تا محمد وفات یافت و سلیمان شاه بر تخت نشست و بر وی خروج کرد، و باصفهان آمد و انجا گه فرو گرفت و مدت پادشاهی وی هفت سال بود ۔

سلطان مغیث الدین ابو الحارث سلیمانشاه محمد بن مسعود

چون سلطان درگذشت امرا چند روز مشورت کردند و بر تخت نشاندند، و بر وی اتفاق شدند، و کس فرستاد تا او را موصل بیاوردند، و بر تخت نشاندند و همه روز بعشرت مشغول گشت و از مردمان نفور بود پس از شش ماه او را بگرفتند و بقلعه علا الدوله فرستادند، و ارسلان را باذربایجان بخواندند، و بر تخت نشاندند ۔

سلطان رکن الدین ارسلان بن طغرل بن محمد

پانزده سال و هفت ماه پادشاهی کرد، و در همدان وفات یافت سلطان مغیث الدین طغرل بن ارسلان کودک بود که پدرش درگذشت، و نوبت سلطنت بوی رسید و اتابک محمد بن ایلدگز حاکم کلی بود، و جملگی امور در قبضه تصرف داشت، و حاکم ملک و مربی دولت و چون او

وفات یافت کار سلطنت منهدم شد، وعقد مملکت گسسته شد، وامرا متفق شدند وبهم برآمدند و برادرش اتابک قزل ارسلان بن ایلدگز بعراق آمد، وبرتخت نشست وپنج نوبت سلطانی زد وبعد از چند روز بدست چند فدائی کشته شد وسلطان طغرل از خشم اتابک در رنج بود واز برای دفع ایشان مکاتبات پیاپی بسلطان خوارزمشاه می نوشت واستعانت میخواست درمیان لشکری انبوه بردر روی فرود آمدند، وسلطان با چندکس معدود روی بایشان نهاد، وخود را درمیان ایشان انداخت، وخودرا سوزگرفت ونام ویست خود میخواند، وجنگ میکرد تا پیرامن وی فرو گرفتند، واورا بزاری زار بکشتند وملک آل سلجوق درین دیار سپری گشت اما سلطنت روم هنوز بر ایشان مقررست واین زمان در تصرف نبیرگان علاء الدوله قلج ارسلان بن مسعود بن قلج ارسلان بن سلیمان مانده۔

طبقه ششم سلغریان

عدد ایشان یازده نفر مدت ملک ایشان با تالیف تاریخ این کتاب صد وسی ویک سال باشد، واسمار وانساب بدین وجه است۔

(۱) اتابک مظفرالدین سنقر بن مودود
(۲) اتابک مظفرالدین زنگی بن مودود۔
(۳) اتابک مظفرالدین تکله بن زنگی
(۴) اتابک مظفرالدین طغرل بن سنقر
(۵) اتابک مظفرالدین سعد بن زنگی
(۶) اتابک مظفرالدین ابوبکر بن سعد زنگی بن مودود۔
(۷) اتابک مظفرالدین سعد بن ابوبکر بن زنگی
(۸) اتابک مظفرالدین محمد بن سعد
(۹) اتابک مظفرالدین محمد بن سلغرشاه
(۱۰) اتابک مظفرالدین سلجوقشاه بن سلغرشاه
(۱۱) اتابک مظفرالدین آبش بنت سعد بن ابی بکر۔

بباید دانست که پارس از ایام دیالمه وآخر ایشان تا اول روزگار سلغریان قریب هشتاد سال در تصرف آل سلجوق بود، ودر سنه ست وخمسین واربعمایه سلطان الپ ارسلان بپارس

آمد و بستد و بوزابه بگماشت و تا ۵۴۳ھ ثلاث واربعین وخمسمایه که سلغریان خروج کردند و ابن فضلویه ممالک ایشان مقرر گردانید، و درین چند سال از حسب ایشان هفت کس حکم کردند۔

(۱) فضلویه شبانکاره که الپ ارسلان بپارس آورد، و از وی پارس بقماج بستد۔

(۲) و رکن الدوله خمارتگین، از آنگه۔

(۳) جلال الدین جاولی که استیصال شبانکاره و قمع ایشان وی کرد۔

(۴) و اتابک قراجه که مدرسه درمیان شهر شیراز ساخته و بر در همدان کشته شد۔

(۵) اتابک منکوترز چون قراجه کشته شد وی بشیراز آمد و بجوار مزار ام کلثوم مدرسه ساخته و مرقد او انجایگه است و ابونصر لالا که مدرسه لالا بنا کرده است باوی بوده است و رباط لالا که بر راه عراق ساخته اند هم وی ساخته۔

(۶) و اتابک بوزابه بعد از منگوترز با بادشاهزادگان بشهر شیراز آمد و چنانکه یاد کردیم بر در اصفهان کشته شد و زنش زاهده خاتون در شیراز مدرسه و مناره رفیع ساخت و انچ از املاک او دریافت بانجایگه نقل کرد، و تولیت مدرسه بقاضی حنفی مذهب داد۔

(۷) ملکشاه سلطان زاده ایست از آل سلجوقیان چون بوزابه کشته شد، یکسال وی در پارس حکم کرد، و اتابک مظفرالدین سنقر بن مودود السلغری بروی خروج کرد، و ملکشاه بروی منهزم گشت و پارس بسنقر ماند، و سیزده سال بادشاهی کرد، و در شیراز از مسجد و مناره و رباط ساخته و وزیرش تاج الدین بود که وزارت سلطان مسعود بن محمد کرده بود و در وقت خروج او از جهت ملکشاه حاکم بود، و در شیراز بمحله باغ تو در خانه اتابک مدرسه و رباط خانه ساخته و

اتابک مظفرالدین زنگی بن مودود السلغری

چون برادرش درگذشت او غایب بود، و شوهر خواهرش، سابق که در ولایت بیضا رباط سابقی ساخته و الپ ارسلان که از اقارب ایشان بود، در مملکت طمع کردند، چون زنگی بازگشت

حرب میان ایشان قائم گشت، و زنگی ظفر یافت، وایشان را هلاک کرد و مدت چهارده سال بادشاهی کرد، و چنین گویند که رباط شیخ کبیر زاویه مختصر بود و آنرا عمارت کرد و در آن فزود، و در آن وقفها کرد واتابک ابوبکر او را از نو بنیادی نهاد، و عمارتی رفیع واضافتی تمام کرد، بسیار دیگر براوقات آن منضم گردانید، و در آن اواخر بالتماس شیخ الشیوخ معین الدین کیلی قدس روحه بفرمود تا از جمعه در آن اقامت کردند۔

اتابک مظفرالدین تکله بن زنگی بن مودود السلغری

ولی عهد پدر بود وبغایت عدلی وسیرتی نیکو داشت، و مدت بیست سال بادشاهی کرد واز آثار او خان بازرگانان ست در قریب مسجد سنقر وخواجه امین الدین کازرونی که حاکم وقف وصاحب کرامات بود وزیر وی بود، آثار او قریب جامع عتیق شیراز است مدرسه و رباطی ساخته۔

اتابک مظفرالدین طغرل بن ~~سلغر~~ سنقر

بادشاهی هنرمند هنرپرورده بود، اما آبادی نداشته و دو سه نوبت بر اتابک تکله خروج کرد واز لشکر عراق لشکر آورد و هر نوبت چند ماهی بادشاهی کرد، و باخر الامر در شهر شیراز جنگ کردند واسیر گشت و بقلعه اصطخر محبوس کردند و میل کشیدند۔

اتابک مظفرالدین ابوشجاع سعد بن زنگی

بعد از تکله بادشاهی بروی مقرر گشت، واندر سخاوت وشجاعت یگانه بود، و کرمان بستد و به برادرزاده عمادالدین زیدان داد، پسر عمش عاصی شد، ورضی زوزنی قصد وی کرد، واز و باز ستد، و همواره اتابک سعد هوای عراق زدی واصفهان بستد وصادید واکابر آنجا بشیراز آورد، و در سنه ۶۱۴ اربع عشر وستمایه سلطان محمد تکش بعراق آمد بالشکر بیحد، واتابک سعد

یا قدر هزار سوار بر وی زد، و بسیاری از لشکر سلطان هلاک کرد، و آخر الامر بدان سبب که اسپش خطا کرد، اسیر گشت، و داوری و بزرگی او سلطان را مانع آمد، از کشتن وی، و مدتی او را باز داشت و بعد از ان دخترش ملکه خاتون از برای سلطان جلال الدین پسر سلطان محمد تکش بخواند، و اتابک بداد، و پسر را بفرستاد زنگی نام پیش سلطان او را خلعت داد و باز بپارس فرستاد، چون بیامد امرا و اکابر با پسرش ابو بکر اتفاق کرده بودند با لشکر مدیره پدر رفت و جنگی میانه پدر و پسر قائم گشت چون امرا از دور شوکت و شجاعت پدرش بدیدند جمله بر گشتند، و اتابک ابو بکر را دستگیر کردند و بقلعه فرستادند، و هفت سال در بند بود، و وزیری او رکن الدین صلاح کرمانی بود و خواجه عمید الدین ابو نصر سعد و مسجد جامع جدید و رباط کرک او ساخته و مدت ملک او بیست و نه سال بود، چو در نزع بود، اتابک بر تخت نشست و امرا که با وی متفق بودند بعضی که در جنگ گریخته بودند بگریختند، و بعضی را محبوس کرد۔

اتابک مظفر الدین ابی بکر بن سعد بن زنگی

بادشاهی بود جهان آرای شرع پرور، دین دار، موید بتایید یزدانی، موفق بتوفیق ربانی اخبار عدل او در اقصای مشارق و مغارب متواتر شده، و آثار عقل او در اطراف منابر منتشر ظاهر گشته، و جلالت قدر او همگنان را مقرر و بناهت ذکر او جهانیان را شیراز پارس را که از دویست سال باز خراب گشته بود بسبب محاربات شبانکاره با آل بویه دیلمی و سلجوقی و قدوم سلطان غیاث الدین، در ایام اتابک سعد چون عروسی بهین دولت و حسن معدلت او آراسته شد، و از اقالیم زمین اکابر و افاضل با امن را احترام خدمتش بسته داشتند و بسیاری از جزایر و سواحل چون بحرین و قطیف و قیس و ابزون وی بگشود، و در بعضی از بلاد هند بالقاب شیر نقش خطبه کردند، و از آثار او آنست که ارباط و معابد و مساجد و مدارس که در شیراز خراب گشته بود معمور گردانید و رباط شیخ کبیر ابو عبد الله خفیف عمارتی نیکو کرد، و دار الشفا

نیکو در شیراز بساخت و بسیار رباطها و بقعهای خیر در اطراف بنا کرد، و مثل رباط مظفری بیضا، و رباط مظفری ابرقوه و رباط مظفری سرمند و رباط مظفری و بازارها و خانها بنا کرد، و بموافقت او جمله اعیان مملکت و ارکان دولت قبها ساختند و دو امیر داشت که قطب مملکت و مدار سلطنت او بودند فخر الدین ابوبکر و مقری الدین مسعود و آثار و محامد ایشان مشهور است و خیرات و موقوفات بسیار کرده اند، و مدت ملک اتابک ابوبکر انار الله برهانه سی سال بوده است۔

اتابک مظفر الدین سعد بن ابی بکر

چون پدرش وفات یافت و بجانب عراق بود و رنجور بود، و از خدمت هولاکو خان مراجعت نموده بود، بعد از دوازده روز که سکه و خطبه بنام وی مزین و محلا گشت در گذشت و بشیراز آوردند، و در قریب قرب دولت که پسرش مدرسه عالی ساخته آنجا مدفون است۔

اتابک مظفر الدین محمد بن سعد

چون پدرش وفات یافت او کودک بود، و مادرش بی بی ترکان خاتون بسبیل نیابت بر پادشاهی نشست، و نیابت او میکرد، بعد از دو سال گلبرگ عمرش ناشگفته فرو ریخت۔

اتابک مظفر الدین محمد شاه بن سلغر شاه بن سعد بن زنگی

چون اتابک محمد بن سعد انار الله برهانه در گذشت، لشکر بر وی جمع شدند و مدت هشت ماه پادشاهی کرد، و شب و روز بعیش و عشرت مشغول بود، و از ممالک غافل و بعد از آن امرا با بی بی ترکان مادر اتابک محمد بن سعد اتفاق کردند، و در روز جمعه دهم ماه رمضان سنه ۶۶۱ احدی و ستین و ستمایه در خانه اتابک محمد او را دستگیر کردند و چون برادرش سلجوقشاه از قلعه بگریخت و بیامد او را بخدمت هولاکو خان فرستادند، و دشمنان او را قصد کردند، و هلاک کردند۔

اتابک مظفرالدین سلجوقشاه بن سلغرشاه بن سعد زنگی

مردی بغایت نیکوصورت بود، و مادرش از نژاد سلاطین آل سلجوق بود، و از محمد شاه بزرگتر بود، چون اتابک محمد بن سعد پادشاه بود، وی در قلعه بود و دران نزدیکی که محمد شاه اسیر گشت وی از قلعه اصطخر بگریخت و بروی جمعی از حشم گرد آمدند، و بدین سبب محمد شاه را باز داشتن میسر شد و در ماه رمضان بشیراز آمد، و بر تخت نشست، و مدت پنج ماه پادشاهی کرد چو طالعی زیادت نداشت شحنه گان مغول که در شیراز بودند بکشت و بی بی ترکان مادر اتابک محمد را هلاک کرد و خونهای ناحق ریخت بعد ازان لشکر مغول و ملوک اطراف بحکم هولاکو خان بجنگ وی آمدند و او بر لشکر خود اعتماد نداشت و بگریخت و بگرمسیرها میگردید، عاقبت در کازرون توقف ساخته، التاجو با ملوک و امراء اطراف بحکم هولاکو خان بشیراز آمدند و شیراز را آسیبی نرسانیدند، و کارسازی کردند، و از پی او بکازرون رفتند و لشکری از جنگ گاه سلجوقشاه رها کردند و بگریختند و با او چند سوار معدود بایستاد، و محاربه تمام کرد، و ملک ایک و ملک کرمان و علاء الدوله برادر بی بی ترکان که ملک یزد بود هلاک گشتند و بعد ازان سلجوقشاه بمسجد کازرون رفت و لشکر از پی او شد و در مسجد حصار کردند، و جنگ میکردند، و خلایق بسیار از کازرون بکشتند و باخرالامر اسیر شد و بنونید خان بردند و اتابک معظمه آبش خاتون و خواهرش سلغم خاتون در قلعه سفید ره و محبوس بودند و کوتوال سوگند خورده بود که تا سلجوقشاه اجازت ندهد ایشان را خلاص نکند، چون سلجوقشاه را بسته بزیر قلعه بردند، اجازت داد، ایشان را از قلعه بزیر آوردند، پس سلجوقشاه را در نونید خان هلاک کردند، و پادشاهی باتابک معظمه آبش خاتون دادند، و از نسل سلجوقشاه دختری مانده و زن شبانکاره است.

اتابک معظمه آبش خاتون بنت سعد بن ابی بکر بن سعد بن زنگی

در سنه ۶۶۲ھ اثنین وستین وستمایة نوبت بادشاهی یافت، رایت شهنشاهی برافراشت ایزد تعالی این مملکت را در سایه چتر او سالها فراوان از نکبات حوادث محروس داراد، بنده کرینه واهروز از نژاد اتابک زنگی این بادشاه جهان وخواهرش شلغم خاتون ودختر اتابک سلجوقشاه وملک معظم جلال الدین ارقان بن محمد بن زیدان بن زنگی طول الله اعمارهم مانده والله اعلم۔

طایفه هفتم۔ خوارزمیان

وایشان را نیز خوارزمشاهیان گویند عدد ایشان هشت نفر مدت ملک ایشان قریب صد وبیست سال۔

(۱) خوارزمشاه محمد بن نوشتگین
(۲) خوارزمشاه اتسز بن محمد
(۳) ارسلان بن اتسز
(۴) سلطانشاه بن ارسلان او را سلطان گفتند
(۵) السلطان علاء الدین تکش بن ارسلان
(۶) سلطان محمد بن تکش
(۷) السلطان جلال الدین محمد بن تکش
(۸) السلطان غیاث الدین بن محمد

خوارزمشاه محمد بن انوشتگین

انوشتگین بنده بلکاتگین سلجوقی بود، چون سلطان برکیارق بادشاهی خراسان سنجر بن ملکشاه تفویض کرد، او محمد بن انوشتگین را بخوارزم فرستاد واو را خوارزمشاه ازین سبب خواندند واین حال در سنه ۴۹۱ھ تسعین واربعمایة بود، واز عدل وراستی ومرحمت پیش گرفت، وعلما وصلحا را تعظیم کردی، ودر باره همگنان احسان وشفقت فرمودی لاجرم بادشاهی آن صوب را او واولاد او سالها مقرر ماند۔

خوارزم شاه اتسز بن محمد

سالها بعد از پدر پادشاهی کرد، و هیچ قدر از جادهٔ عدل و اتباع سیر معاند و سیرت پدر انحراف ننمود، و در سنهٔ ۵۵۱ احدی و خمسین و خمسمایة رحلت کرد۔

خوارزمشاه ارسلان بن اتسز

چون پدرش وفات یافت، او بحکم وراثت زمام مملکت در دست گرفت، و بعضی از خراسان و ماوراءالنهر در تصرف آورد و بسبب ضعف سلجوقیان او را استقلالی عام ظاهر گشت و در سنهٔ ۵۶۸ ثمان وستین و خمسمایة وفات یافت۔

خوارزم شاه سلطان شاه

او کوچکتر از علاءالدین بود، اما اکابر با وی متفق بودند، و او را بر تخت نشاندند، و علاءالدین بر وی خروج کرد، و سلطانشاه بگریخت و بغزنه رفت، و سلطان غیاث الدین ابوالفتح غوری او را مدد بکرد، و چون از وی مایوس گشت بخطا رفت، و از ملک خطا لشکر کشید، و بخوارزم مراجعت کرد و بنزدیک شهر فرود آمد، و علاءالدین جیحون بروی بگشود، و نزدیک شد که جمله غرق شوند، پس آگاهی یافتند و بگریختند و بنزدیک مرو شدند، و از انجا نگه باز مراجعت کردند، و علاءالدین بگریخت و پادشاهی سلطان شاه را مسلم ماند تا سلخ رمضان سنهٔ ۵۸۹ تسع وثمانین و خمسمایة وفات یافت۔

خوارزمشاه علاءالدین تکش

بعد از وفات برادر ملک بر او قرار گرفت و دولت آل سلجوق درین دیار بانجام رسید و کار او ارتفاع یافت، و تمامت خراسان مستخلص کرد۔

السلطان محمد بن تکش

دولت این دودمان در ایام او بدرجهٔ اعلی رسید و کوکب طالع او بنهایت الارتفاع پیوست، بلاد ماوراء النهر مسخر کرد، و بجانب آذربایجان و عراق و حوالی بعد از نهضت کرد، و هیچ آفریده با وی طریق معاودت بسپرد، و جز مصالحت و مطاوعت با او صواب ندید، پس چون مراجعت کرد، آفتاب دولتش آهنگ غروب کرد و لشکر مغول از جانب مشرق روی بخروج کردند، و میان ایشان چند نوبت ملاقات و محاربات رفت، و باخر الامر سلطان منهزم شد، و با ذربایجان رفت و آنجایگه وفات یافت.

سلطان جلال الدین بن محمد

چون لشکر خوارزمیان منهزم و متفرق شدند او بجانب هند رفت و لشکر مغول نیز آگاهی حال او معلوم نداشتند و از بسیاری لشکر طرفین کار بر همگنان شوریده شده بود، مراجعت کردند. پس چون سلطان جلال الدین وقوف یافت که مغول مراجعت کردند باز گشت، و بپارس آمد نزد اتابک سعد بن زنگی و از انجا بکه بغداد رفت و قاضی بهاء الدین کازرونی و عماد الدین عزیزانی از پیش برسالت رفته بودند، و تصالحی حاصل کردند، پس روی باخلاط نهاد و مدت چهار ماه آنجایگه حصار داشت و بعد از آن بگشود و قتلی بافراط بکرد، و از انجایگه بموقان رفت و از مغول هیچ چیزی نیافت و بلهو و عیش مشغول گشت تا ناگاه لشکر مغول از دور پیدا شد، و اتباع و اعوان او جمله متفرق شدند او نیز بگریخت و کماهی کار او بتحقیق معلوم نگشت، جماعتی گویند که با چندین در را موصل بمیرفت و اکراد او را نشناختند، و در لباس و زینت ایشان طمع کردند، و ایشان را بقتل آوردند وزن او ملکه خاتون بجانب شام افتاد و اتابک سعید ابو بکر مرد فرستاد، و او را باز شیراز آوردند.

سلطان غیاث الدین بن محمد

بعد از واقعهٔ پدر بشیراز آمد و غارت کرد، و از آن جایگه بکرمان رفت و چنین گویند که براق حاجب که اول سلاطین کرمانست و از بندگان ملوک ما وراء النهر است او را هلاک کرد،

طایفهٔ هشتم مغول

ایشان چنگیزخان بوده است، و خروج بر خوارزمیان در سنهٔ ۶۱۷ سبع عشر و ستمایه کرد و اولاد اکثر بلاد ترک و خطا و تمامت ایران زمین بگشودند و ممالک و ملوک مسخر و مدمر گردانیدند، و از اولاد او که در ایران حکم کردند، و ممالک بگشادند هولاکوخان بود پادشاهی بزرگ دلیر و صاحب رای عادل و این زمان پسر او اباقاخان پادشاه ایران و بلاد روم و عراق و تمامت ممالک است و بعدل و رأفت میلی تمام دارد، و درباره مسلمانان عنایتی تمام و مدار ملک او بر امیر کبیر سونجاق آقاست که نایب و حاکم اوست بتخصیص پارس و عراق و بغداد بدو تعلق دارد و بحقیقت سیرت پسندیده و شفقتی و معدلتی هرچه تمامتر دارد، و زبانهای همگنان بشکر و مدح او جاریست و صاحب عادل شمس الدین محمد بن صاحب السعید بهاء الدین محمد الجوینی که صاحب دیوان ممالکست و آبا عن جد اصفا و بخراسان بوده است و در ایام سلاطین ماضی حل و عقد امور در تصرف ایشان بوده است و امروز مدار کار او سلطان ایران را انجمن است و در کامگاری و قواعد خیرات و رعایت اسلام و تعهد احوال فضلا و ترحیب و تعظیم علما قصب السبق از متقدمان و متاخران بوده و امروز اهل اسلام را درگاه او مقصد و معین و فقه الله لما نشد و عاصم جلاله و بسط و ظلاله بحق النبی و آله الطاهرین فقد تمت الکتاب بحمد الله تعالی

فهرست اسماء الرجال

آبش خاتون (اتابک معظمه) ۷۹ - ۸۰
آدم - ۱ - ۲ - ۳ - ۴ - ۸
آذرمی دخت بنت پرویز - ۲۲ - ۳۵
آل سلجوق - ۵۳ - ۶۰ - ۶۴ - ۶۵ - ۷۹ - ۸۱
اباقاخان - ۸۳
ابراهیم بن محمد بن علی بن عبدالله العباس
۴۵ - ۴۶ - ۴۸
ابراهیم بن مسعود بن محمود غزنوی - ۵۹ - ۶۱
رجوع کن ابوالمظفر ابراهیم بن مسعود غزنوی
ابراهیم بن المهدی - ۴۸
ابراهیم بن ولید - ۴۱ - ۴۸
ابراهیم خلیل الله - ۸
ابن التراکیه - ۵۴
ابن شیخ اعرابی - ۵۹
ابن عباس - ۶
ابن فضلویه - ۷۵
ابوالابراهیم (الامیر) ۵۷
ابوبکر بن سعد زنگی (اتابک) ۷۶ - ۷۷ - ۷۸
ابوبکر البیضاوی (قاضی) ۶۵
ابوبکر صدیق رضی الله عنه (امیرالمومنین)
ابوالحرث منصور ابن نوح سامانی - ۵۷ - ۵۸
رجوع کن منصور بن نوح سامانی
ابوالحسن نصر بن احمد السامانی (الامیر) ۵۷
رجوع کن نصر بن احمد سامانی
ابو احمد طلحه بن المتوکل - ۴۹
رجوع کن طلحه بن المتوکل خلیفه
ابوجهل ۳۷
ابوحامد محمد الغزالی - ۸
ابوحنیفه کوفی - ۴۶
ابوسعید بن محمد راهویه - ۶۸
ابوطالب رئیس قریش - ۳۷
ابوطاهر - حاکم شام و مصر - ۶۵
ابوالعباس بن شریح قاضی شیراز - ۵۰
ابوالعباس سفاح عبدالله بن محمد بن علی بن
عبدالله العباس - ۴۵ - رجوع کن
سفاح بن محمد بن علی بن العباس

ابوعبداللہ الخفیف (شیخ الشیوخ) ۶۵
ابوعبداللہ محمد بن ادریس الشافعی (امام شافعی) ۴۸
ابو علی کیخسرو بن عزالملوک - ۶۸
ابو علی مسکویہ - ۹
ابو علی نسوی - ۶۵
ابوالقاسم پسر عزالدولہ بویہ - ۶۶
ابوالقاسم محمود بن سبکتگین - ۵۹
رجوع کن محمود بن سبکتگین غزنوی
ابوکالنجار المرزبان بن عزالملوک بن سلطان الدولہ
- ۶۷
ابوکالنجار مرزبان صمصام الدولہ بن عضدالدولہ
رجوع بہ صمصام الدولہ
ابومسلم الخراسانی - ۳۴ - ۴۶
ابوالمظفر ابراہیم بن مسعود بن محمود (السلطان)
رجوع کن ابراہیم بن مسعود غزنوی
ابوالمظفر بن یاقوت - ۶۴
ابوالمعالی عبدالملک جوینی (امام الحرمین)
رجوع کن عبدالملک جوینی (امام الحرمین)
ابومنصور فولادستون - ۶۸
ابونصر احمد بن اسمعیل سامانی - ۵۷
رجوع کن احمد بن اسمعیل سامانی ۵۷
ابونصر پسر عزالدولہ - ۶۶
ابونصر خسرو بن فیروز بن عزالملوک (الملک الرحیم)
- ۶۷
ابونصر لالا - حاکم فارس - ۷۵

ابو یوسف (قاضی) ۴۷
اتسز بن محمد خوارزم شاہ - ۸۰ - ۸۱
احمد بن ابی داؤد - ۴۸
احمد بن اسمعیل سامانی - ۵۷ - رجوع کن
ابونصر احمد بن اسمعیل سامانی
احمد بن محمد بن محمود غزنوی - ۶۰
احمد حنبل (امام) ۴۷ - ۴۸
اخنوخ بن یرد - ۳ - ۵
ادریس علیہ السلام - ۳ - ۵
ارجاسپ - ۱۶
ارجان ۲۹
اردشیر بابکان - ۲۱ - ۲۲ - ۳۰ - ۶۷
اردشیر بن شیرویہ - ۲۲ - ۳۴
اردشیر بن ہرمز ۲۳
اردشیر بن دارا بن دارا - ۱۸
اردوان - ۲۱ - ۲۲
اردوان بن اشغان ابن عم اشک - ۲۱
اردوان بلاسان ۲۱
ارسطاطالیس - ۱۸ - ۱۹
ارسلان بن اتسز خوارزم شاہ - ۸۰ - ۸۱
ارسلان بن ساسان بن بہمن - ۳۴
ارسلان رکن الدین بن طغرل سلجوقی - ۷۳
رجوع کن رکن الدین ارسلان بن طغرل
سلجوقی -
ارسلان شاہ بن مسعود بن بہرام غزنوی (السلطان)
۵۹ - ۶۲

ارفخشد - ۹ - ۳۷
ارمانوس - قیصر روم - ۶۹
ارم برادر ارفخشد - ۱۱
ارمیا علیہ السلام - ۱۵
استاد کل کرد امیر) ۶۵
اسرائیل بن سلیمان بن سلجوق - ۶۰
اسفندیار - ۱۶ - ۱۷
اسکندر ذی القرنین - ۱۹
اسکندر یونانی - ۲ - ۱۳ - ۱۶ - ۱۸ - ۱۹ - ۲۰ - ۲۳
اسمعیل بن ابراہیم علیہ السلام - ۳۷
اسمعیل بن احمد السامانی - ۴۹ - ۵۶ - ۵۷
اسمعیل بن عباد وزیر - ۶۶
اشک - ۲۰
اشغان شاہ - ۲۴
اشک بن اشغان - ۲۰
اشک بن دارا - ۲۰
اشکہ دختر دارا - ۲۰
افراسیاب تورانی - ۲ - ۷ - ۸ - ۱۲ - ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ - ۱۶ -
آفریدون - ۸
افلاطون - ۱۸ - ۱۹
الپ ارسلان (سلطان) - ۶۸ - ۷۴ - ۷۵
آلتاجو - ۷۹
الیاس - ۱۴
الیسع پیغمبر ع ۱۴

امین الدولہ ابو العباس - ۶۴
الامین محمد بن ہارون الرشید
انطیخس ۲ - ۲۰ - رجوع کن انطیخن
انطیخن ۲ - ۲۰ رجوع کن انطیخس
انوش بن شیث
انوشیروان بن قباد - ۲۲ - ۳۰ - ۳۵
ایاز ۷۱
ایرج ۱۲
ایلدگز اتابک آذربائیجان - ۷۳
ایلک خاں - ۵۸

بابک ۲۲
باذان عامل یمن - ۳۳
بخت نصر - ۱۵ - ۱۶
براق حاجب اول سلاطین کرمان - ۸۳
برزجمہر رجوع کن بوزرجمہر
برکیارق رجوع کن رکن الدین
برکیارق بن ملک شاہ سلجوقی
بطلیموس ۱۹
بقراط طبیب ۱۸
بکتوزن سپہسالار - ۵۸
بلاس بن اشغان ۲۱
بلاس بن بہرام بن شاپور بن اشک ۲۰
بلاس بن فیروز بن ہرمز - ۲۱ - ۲۲ - ۲۹
بہدویہ ۳۲ - ۳۳

بنیامین بن یعقوب علیہ السلام ۱۳
بوزابہ اتابک ۔ ۷۳۔ ۷۵
بوزرجمہر ۔ ۳۰۔ ۳۱
بہاء الدولہ ابو نصر خسرو فیروز بن عضد الدولہ
۵۱۔ ۶۶۔
بہاء الدین کازرونی (قاضی) ۸۲
بہرام ۶۸
بہرام بن بہرام ۔ ۲۱۔ ۲۴
بہرام بن بہرام بن بہرام ۲۱۔ ۲۴
بہرام بن شاپور ۔ ۲۰
بہرام بن شاپور بن شاپور ۔ ۲۶
بہرام بن شاپور بن ہرمز ۔ ۲۲
بہرام بن ہرمز ۲۱۔ ۲۴
بہرام بن یزدجرد (الملقب) ۲۶
بہرام جور رجوع کن بہرام گور
بہرام چوبین ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳
بہرام شاہ بن مسعود غزنوی ۔ ۵۹۔ ۶۲
بہرام گور بن یزدجرد ۔ ۲۲۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۶۴
رجوع کن بہرام جور
بہروز بن ہرمز ۔ ۲۰
بہمن بن اسفندیار ۔ ۱۳۔ ۱۷
بہمن وحشت ۱۷
بیژن جودرز ۔ ۲۱
پرویز بن بہرام ۲۲
پرویز بن ہرمز ۲۲۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳

پوران دخت بنت پرویز ۔ ۲۲۔ ۳۴
پیروز بن یزدجرد ۔ ۲۸
پیشدادیان ۔ ۷۔ ۹۔
پیغامبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۔ ۳۳۔ ۳۸۔ ۴۱

تاج الدین (وزیر) ۷۴۔ ۷۵
ترکان خاتون ۔ ۶۸۔ ۶۹
تکش بن محمد خوارزم شاہ ۔ ۸۱

ثمود ۱۱

جاپور ۲۹
جاماسب ۔ ۱۷۔ ۲۹
جاماسب بن فیروز ۔ ۲۲
جرجیس علیہ السلام ۔ ۲۰
جعفر بن یحییٰ ۔ ۴۷
جلال الدولہ ابو طاہر فیروز ۔ ۶۷
جلال الدین ارغان بن ملک خاں بن محمد بن
زیدان بن زنگی ۔ ۸۰
جلال الدین بن محمد بن تکش (سلطان)
۷۷۔ ۸۰۔ ۸۲۔
جلال الدین جاولی ۷۵
جمشید بن انوجہان ۸۔ ۱۰۔ ۱۱
جودرز بن بیژن ۔ ۲۱

چنگیز خاں - ۵۳-۵۴

حام بن یافث - ۲-۹
حجاج بن یوسف ثقفی
۴۲
خزقیل علیہ السلام ۱۴
حسن بن سہیل الساسانی - ۹-۴۸
حسن بن صباح ۷۱
حسن بن علی علیہ السلام ۴۰-۴۱
حسن بن زید العلوی ۴۹
حسین بن علی بن الحسین العلوی ۴۶-۴۷
حمزہ عم رسول اللہ - ۳۸
حوّا ۳-۴

خالد بن زید ۴۲
خدیجہ رضی ۳۷
خسرو بن اشغان ۲۱
خسرو بن بلاس
خسرو بن بلاس بن فیروز ۲۱
خسرو بن فیروز بن عزالملوک بویہ ۶۷
خسرو شاہ بن بہرام شاہ غزنوی (السلطان)
۶۲-۶۳-
خمانی بنت بہمن - ۱۷-۱۸
خوارزمشاہ ۵۳-۵۴
خوارزمشاہ اتسز بن محمد - ۸۰-۸۱

خوارزمشاہ ارسلان بن اتسز ۸۱
خوارزمشاہ سلطان شاہ ۸۱
خوارزمشاہ علاءالدین تکش ۸۱
خوارزمشاہ محمد بن تکش ۵۳
خوارزمشاہ محمد بن نوشتگین ۸۰

دارا ۱۷-۱۸-۱۹
دارا بن دارا - ۱۴-۱۸
دارا بن بہمن ۱۳-۱۸
دانیال پیغمبر ۱۵-۱۶-۱۷
داود النبی علیہ السلام ۱۵
درہم بن نصر بن رافع بن لیث ۵۵

ذکریا علیہ السلام ۲۰

الراشد باللہ ابوجعفر منصور بن المسترشد ۵۲-۵۳
الراضی باللہ احمد بن احمد بن جعفر ۵۰
الربیع المرادی ۴۸
رجعیم بن سلیمان بن داود النبیؑ ۱۵-۱۷
رستم فرخ ۳۵
رسول علیہ السلام ۲۳
رشیتن (وزیر) ۱۸
الرشید ہارون بن محمد ۴۷
رکن الدولہ حسن بن بویہ ۶۴-۶۵
رکن الدولہ خمارتگین ۶۵

رکن الدولہ طغرل تکین ۵۱
رکن الدولہ ابوطالب طغرل بیگ محمد بن میکائیل بن سلجوق ۵۱۔ ۵۶
رکن الدین ابوالمظفر برکیارق بن ملک شاہ سلجوقی ۶۹
رکن الدین ارسلان بن محمد سلجوقی ۶۹
رکن الدین ارسلان بن طغرل بن محمد سلجوقی ۶۹۔۷۳ - ۴ -
رجوع کن بہ ارسلان رکن الدین بن طغرل سلجوقی
رکن الدین صلاح کرمانی ۷۷

زاب بن طہماسب ۱۳
زاہدہ خاتون ۷۵
زبیر بن عوام ۳۹
زردشت ۱۶
زو بن طہماسب ۸
زید ابوسلمہ الخلال ۴۵

ساسان ۱۷
ساسان بن بہمن ۲۴
سام بن الحسن ۶۲
سام بن نوح ۶ - ۹
سبکتگین امیر ناصرالدین ۵۸ - ۵۹
سعد بن ابوبکر زنگی اتابک ۸۲

سعد بن ابوبکر بن زنگی (آتابک) ۸۲
سعد بن ابی وقاص ۳۵ - ۳۹
سعد بن زنگی (آتابک) ۷۹ - ۸۲
سعد بن عبادہ - ۳۸
سعد الدولہ (شحنہ بغداد) ۶۰
سفاح بن محمد بن علی بن العباس ۴۵
رجوع کن ابوالعباس سفاح عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ العباس
سفیان ثوری ۴۶
سقراط ۱۰-۱۸
سلجوق شاہ بن سلغر شاہ بن سعد زنگی (آتابک) ۷۸ - ۷۹ - ۸۰
سلطان الدولہ ابوشجاع بن بہاء الدولہ ۶۰
سلطان شاہ بن ارسلان خوارزمشاہ - ۸۰
سلم بن فریدون ۱۲
سلیمان علیہ السلام ۱۴ - ۱۵
سلیمان بن عبدالملک ۴۱ - ۴۳
سلیمان مغیث الدین محمد بن مسعود سلجوقی ۷۳
سموئیل علیہ السلام ۱۴
سنجر معزالدین بن ملک شاہ سلجوقی ۶۳ - ۷۱ - ۷۲ - ۸۰ - رجوع کن بہ معزالدین سنجر بن ملک شاہ سلجوقی
سنقر آتابک ملک شاہ بن محمد بن محمود سلجوقی ۵۳
سیف الدین بن حسن الغوری ۶۴
سیف ذوالیزن - ۳۰

شاپور اردشیر ۲۱
شاپور بن اردشیر ۲۳
شاپور بن شاپور ۲۵ -
شاپور بن شاپور بن ہرمز ۲۲
شاپور بن ہرمز ۲۲ - ۲۵
شرف الدولہ ابوالفوارس شیرزید بن عضد الدولہ ۶۶
شعیب علیہ السلام ۱۲
شاغم خاتون - ۷۹ - ۸۰
شمر ذوالجناح - ۳۹
شمس الدولہ ابوطاہر محمد بن فخر الدولہ بویہ ۶۶
شمس الدین التمش والی ہند ۶۳
شمس الدین محمد بن صاحب السعید بہاء الدین محمد الجوینی ۸۳
شمس المعالی قابوس بن وشمگیر ۶۵
شہاب الدین ابوالمظفر محمد بن سام ۶۴
شہاب الدین سہروردی - ۵۳
شیث بن آدم علیہ السلام - ۳ - ۴ - ۵ - ۶ - ۸ -
شید پسر افراسیاب ۱۵
شیرویہ ۲۵
شیرویہ بن پرویز ۲۲ - ۲۴

صمصام الدولہ ابوکالیجار المرزبان بن عضد الدولہ - ۶۶
صیف بن الحاجب ابو عاشرانی - ۴۸

ضحاک علوانی ۲ - ۷ - ۸ - ۹ - ۱۱ - ۱۲

الطائع باللہ عبدالکریم بن الفضل ۵۲
طاہر بن الحسین (عامل رے) ۴۷
طاہر بن محمد بن عمرو لیث - ۵۱ - ۵۵
طغرل (سلطان) ۶۴
طغرل بیگ (سلطان) ۶۶
طغرل تگین بن میکائیل بن سلجوق ۵۱
طلحہ بن المتوکل خلیفہ - ۳۹ - ۴۹ رجوع کن ابواحمد طلحہ بن المتوکل
طہمورث - ۸ - ۹ - ۱۰ - ۲۳
طہمورث بن انوجہاں ۱۰

الظاہر بامر اللہ ابونصر محمد بن الناصر ۵۴

عائشہ رضہ ۳۹
عباس رضہ ۳۷
عبدالرحمن بن ملجم ۴۰
عبدالرشید بن محمود غزنوی ۵۹ - ۶۱
عبداللہ بن الحسین بن علی ابن ابی طالب ۴۰
عبداللہ بن زبیر ۴۲
عبداللہ بن زیاد ۴۰
عبداللہ بن سفاح محمد بن علی بن عبداللہ بن العباس ۴۴ - ۴۵ -
عبداللہ بن علی ۴۶

عبدالملک بن عطاشش ۷۱
عبدالملک بن مروان ۴۱-۴۲-۴۳
عبدالملک بن نوح بن بن منصور سامانی۔
۵۶-۵۸-
عبدالملک بن نوح بن نصر سامانی-۵۱-۵۷
۵۸-۶۰
عبدالملک جوئنی رجوع کن ابوالمعالی
عبدالملک امام الحرمین جوئنی
عبدالمومن بن علی ۵۲
عثمان بن عفان (امیرالمومنین) ۳۶-۴۹
عزالدولہ ابوالحسن علی بن بویہ ۶۳-۶۶
عزالدولہ بختیار بن معزالدولہ ۶۵
عزالدین ابوشجاع الپ ارسلان محمد بن
جعفر بن میکائیل ۶۹
علاءالدولہ (برادر ترکان خاتون) ۷۹
علاءالدولہ قلیج ارسلان بن مسعود بن قلج
ارسلان بن سلیمان سلجوقی-۴۷
علاءالدین تکش خوارزمشاہ ۸۰-۸۱
علاءالدین حسین بن الحسن غوری ۶۲-۶۳
علی بن ابی طالب (امیرالمومنین) ۳۹-
۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-
علی بن حسین علیہ السلام-۴۱
علی بن عیسٰی-۴۷
علی بن مسعود غزنوی ۵۹-۶۱
علی بن موسٰی بن جعفر الرضا-۴۸

عمادالدولہ امیر ابوالحسن بن علی بویہ الدیلمی
۵۰-۶۴
عمادالدین زیدان-۷۶
عمادالدین غزنیانی ۸۲-
عمار بن یاسر-۵۶
عمدۃ الدولہ ابواسحٰق-۶۵
عمر بن الخطاب (امیرالمومنین) ۳۷-۳۸
۴۱-۴۳-
عمر بن عبدالعزیز ۴۱-۴۳
عمرو بن لیث ۴۱-۵۵-۵۶
عمرو عاص ۴
عملیق بن عاد-۱۱
عمیدالدولہ ۵۱-
عیسٰی (علیہ السلام) ۲۰
عیسٰی بن اسحاق التمیمی ۱۲-
عیسٰی بن موسٰی بن علی بن عبداللہ ۴۶
عیص بن اسحٰق النبی علیہ السلام ۱۹-

غرنیش بن پشنگ ۱۴
غیاث الدین ابوشجاع محمد بن محمود سلجوقی
(سلطان) ۶۹-۷۲-
غیاث الدین ابوشجاع محمد بن ملک شاہ
سلجوقی (سلطان) ۶۹-۷۱
غیاث الدین ابوالفتح غوری (سلطان)
۶۲-۶۳-۸

غیاث الدین ابوالفتح مسعود بن محمود بن محمد سلجوقی (السلطان) ۶۹-۷۲
غیاث الدین بن محمد خوارزم شاہ ۸۰-۸۱

فخر الدولہ ابوالحسن علی بن رکن الدولہ بویہ ۶۰-۶۵-۶۶
فخر الدین (ابوبکر) وزیر ۷۸
فرخ زاد خسرو بن پرویز ۲۲-۳۵
فرعون ۱۲-
فرسیپز بن یزدخرد بن شہریار ۴۴-
فرسیبزر عم کیخسرو ۱۵-
فریدون بن اثفیان ۱۱-۱۲
فیثاغورث ۱۵-۱۶
فیروز بن خوشنوشیند ۳۵
فیروز بن یزدجرد ۲۲-۲۸-
فیروز دیلمی ۳۳
فیلقوس الیونانی ۱۹

قابیل ۳-۶
القادر باللہ احمد بن اسحق العباسی ۵۱-۶۷
قادر باللہ شاہنشاہ قوام الدین ۶۶
القاہر باللہ محمد بن معتضد العباسی ۵۱
قباد بن فیروز ۲۲-۲۹
قباد بن المسیر ۴۶
قزل ارسلان بن ایلدگز (اتابک) ۷۴

قوام الدولہ الفواری ۶۷
قیتان بن انوشس ۳-۵

کرمان شاہ ۲۶
کسریٰ بن ارسلان ۲۲
کسریٰ بن خاقان ۳۴
کسریٰ بن قباد بن ہرمز ۲۲-۳۴
کیخسرو ۱۳-۱۴-۱۵-۲۰
کیرشش ۱۷-
کیقباد ۱۳-۱۴
کیکاؤس ۱۳-۱۴-۱۵
کیومرث ۸-۹

گشتاسپ ۱۳-۱۶-۱۷
گودرز بن اشغان ۲۱
گیو بن گیو درزہ ۱۴

لقمان حکیم ۱۴-۱۵
لمک بن متوشلخ ۳-
لہراسپ ۱۳-۱۵-۱۶-۱۷
لیث بن صفار ۴۹
مالک مدنی (امام) ۴۶
المامون عبداللہ بن ہارون الرشید ۴۷-۴۸
مانی ۴۴

المتقی باللہ ابراہیم بن احمد المقتدر ۵۰
متوشلخ بن اخنوخ ۳
المتوکل علی اللہ جعفر بن المعتصم ۴۸
مجد الدولہ ابوطالب رستم ۶۶
محمد بن ایلدگز (آتابک) ۷۳
محمد بن تکش ۵۳-۸۰-۸۲-۸۶
محمد بن الحسن ۴۷
محمد بن الخالد القشیری ۴۳
محمد بن سعد زنگی (آتابک) ۷۹
محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ۳۷
محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۳۷-۴۶-۶۰-۷۰-۷۱-۷۳
محمد بن علی ۴۵
محمد بن محمود غزنوی ۵۹-۶۰
محمد بن مروان الحکم ۴۱-
محمد بن نوشتگین خوارزمشاہ ۸۰
محمد بن تومرت ۵۲
محمد بن یحییٰ ۴۷-۴۲
محمد شاہ ۷۹
محمد غزالی (امام) ۷۲
محمد مصطفےٰ ابن عبداللہ بن عبدالمطلب الہاشمی ۳۰
محمود بن سبکتگین ۵۱-۵۸-۵۹-۶۶
رجوع کن ابوالقاسم محمود بن سبکتگین غزنوی
محمود بن ملک شاہ السلجوقی ۵۲-۷۰
مدین بن اسمٰعیل بن ابراہیم ۱۳
مرزبان ابوکالنجار بن عزالملوک بن سلطان الدولہ۔ رجوع کن بہ عزالملوک
مرزبان ابوکالنجار صمصام الدولہ
رجوع کن بہ صمصام الدولہ
مروان ۴۴-۴۵-۴۶
مروان بن الحکم ۴۱-۴۲
مروان بن محمد بن مروان الحکم ۴۴
مریم ۳۳
مزدک ۲۹-۳۰
المسترشد باللہ ابوالفضل بن المستظہر ۵۲
المستضی باللہ حسن بن المستنجد
المستظہر باللہ ابوالعباس احمد بن المقتدی ۵۲
المستعصم باللہ ابواحمد عبداللہ بن المستنصر ۵۴
المستعصم باللہ محمد بن ہرون ۴۸
المستعین باللہ احمد بن محمد المستعصم ۴۹
المستکفی باللہ عبداللہ بن علی ۵۰
المستنجد باللہ ابوالمظفر یوسف بن المقتفی ۵۳
المستنصر اسمٰعیل بن نوح ۵۷-۵۹
المستنصر باللہ محمد بن المتوکل ۴۸
المستنصر باللہ منصور بن الظاہر ۵۴
مسروق بن ابرہہ الاشرم
مسعود ۵۲-۵۳

مسعود بن ابراہیم (سلطان) ۵۹-۶۲
مسعود بن محمد سلجوقی (سلطان) ۷۲-۷۵
مسعود بن محمود غزنوی (السلطان) ۵۹-۶۰
مسعود بن مودود (سلطان) غزنوی ۵۹-۶۱
مشرف الدولہ الحسن بن سلطان الدولہ ۶۷
المطیع اللہ الفضل بن المقتدر ۵۰
مظفر الدین آبش بنت سعد بن ابی بکر (آتابک)
۷۴-۸۰
مظفر الدین ابوبکر بن سعد زنگی - ۷۴-۷۷
مظفر الدین ابی بکر بن سعد بن زنگی
آتابک ۷۷ ۷۷-۷۴-۷۷
مظفر الدین ابو شجاع سعد بن زنگی آتابک
۷۶ -
مظفر الدین تکلہ بن زنگی آتابک ۷۴-۷۶
مظفر الدین تکلہ بن زنگی بن مودود السلغری
آتابک (۷۶)
مظفر الدین زنگی بن مودود السلغری آتابک
۷۴-۷۵
مظفر الدین سعد بن ابی بکر آتابک ۷۴-۷۸
مظفر الدین سعد بن زنگی آتابک ۷۴
مظفر الدین سلجوق شاہ بن سلغر شاہ
بن سعد زنگی آتابک ۷۹
مظفر الدین سنقر بن مودود آتابک ۷۴
مظفر الدین طغرل بن سنقر آتابک ۷۴-۷۶
مظفر الدین محمد بن سعد ۷۸-۷۴

مظفر الدین محمد شاہ بن سلغر شاہ بن سعد
بن زنگی ۷۳-۷۸
معاویہ بن ابی سفیان - ۳۹-۴۱
المعتز باللہ محمد بن المتوکل ۴۴-۴۹
المعتضد باللہ احمد بن طلحہ بن المتوکل
۴۹-۵۶
المعتصم باللہ بن ہارون ۴۴-۴۸
المعتمد باللہ علی اللہ احمد بن المتوکل ۴۵ -
۴۹-۵۶
معز الدولہ ابو الحسن احمد ۵۰-۶۴-۶۵
معز الدین ابو الحرث سنجر بن ملک شاہ
۶۴-۶۹-۷۱-۷۲-۸۰

رجوع کن بسنجر

معز الدین ابو الفتح ملک شاہ بن الپ
ارسلان ۶۹-۷۰
معین الدین کیکی (شیخ الشیوخ) ۷۶
مغیث الدین ابو الحارث سلیمان شاہ
محمد بن سلجوقی (سلطان) ۶۹-۷۳
مغیث الدین ابو الفتح ملک شاہ
بن محمود (سلطان) ۶۹-۷۲
مغیث الدین ابو القاسم محمود بن محمد
(سلطان) ۷۱-۷۳-۷۹
مغیث الدین طغرل بن ارسلان
السلطان ۶۹-۷۳ -
المقتدر باللہ جعفر ۴۵-۴۶

المقتدی باللہ ابوالقاسم عبداللہ بن احمد
۴۵-۵۲
المقتفی لامر اللہ ابو عبداللہ محمد بن المستظہر
۴۵-۵۳
مقرب الدین (امیر سعید) ۱۷
مقری الدین مسعود ۸
المکتفی باللہ علی بن احمد بن طلحہ ۴۵-۵۰
المنصور ابوجعفر عبداللہ بن محمد ۴۶
منصور بن نوح سامانی ۵۷-۵۸
رجوع کن با ابوالحرث منصور بن نوح
منگو ترز ۵۷
منوچہر ۸-۱۲-۱۳-۶۷
منوشلخ بن اخنوخ ۶
مودود بن مسعود غزنوی ۵۹-۶۱
موسیٰ علیہ السلام ۸-۱۲-۴۸
موید الدولہ ۶۴-۶۶
موید الدولہ ابو منصور بن رکن الدولہ
بویہ ۶۴-۶۵-۶۶
المہتدی باللہ محمد بن الواثق ۴۹
مہدی ۴۶
المہدی محمد بن عبداللہ العباس ۴۶
مہلائیل بن قینان

ناصر الحق ۶۴
الناصر الحق بن علی الحسینی ۵۰

ناصر الدین ابوسعید عبداللہ بن علی البیضاوی ۱
الناصر الدین اللہ ابو العباس احمد بن المستضئ
۵۳
ناصر الدین سبکتگین ۸-۵۸-۵۹

نرسی بن بہرام بن ہرمز ۲۱-۲۴
نرسی بن یزدجرد ۲۷-۲۸
نصر بن احمد سامانی ۵۷- رجوع کن با ابو الحسن
نصر بن احمد السامانی
نظام الملک حسن ۶۸-۶۰
نعمان بن منذر لخمی ۳۶
نوح بن منصور سامانی ۵۷-۵۸-۶۰
نوح بن نصر بن احمد سامانی ۵۷
نوح علیہ السلام ۲-۴-۸
نوذر بن منوچہر ۸-۱۴

الواثق باللہ ہرون بن المعتصم العباسی ۴
ولید بن عبدالملک ۴۱-۴۲-۴۳
ولید بن مصعب ۱۲
ولید بن یزید ۴۱
ولید بن یزید بن عبدالملک ۴۳
ویس و رامین ۲۰

ہابیل
الہادی موسیٰ بن محمد ۴۶-۴۷

ہارون علیہ السلام ۱۲
ہرمز ۳۵
ہرمز بن بلاس ۳۰
ہرمز بن شاپور ۲۱-۲۳
ہرمز بن کسری انوشیروان ۲۲-۳۱
ہرمز بن نرسی ۲۵
ہرمز بن نرسی بن بہرام ۲۱
ہرمز بن یزدجرد ۲۸
ہرمز بن بہرام چوبین ۳۱
ہشام بن عبدالملک ۴۱-۴۳
ہمای بنت بہمن ۱۳-۱۶
ہود علیہ السلام خالد بن الخلود بن عوص
بن علیق ۱۱
ہوشنج ۸-۹-۱۰-۳۰
ہوشنگ ۱۰
ہولاکو خاں ۴-۵۳-۶۳-۶۹-۸۳

یاجوج ماجوج ۱۹
یافث بن سام ۹۶

یام ۳-۶
یحییٰ بن خالد البرمکی ۴۷
یحییٰ بن زکریا علیہ السلام ۲۰-۲۱
یروین مہلائیل - ۵۳
یزد - ۶۲
یزد بن عبدالملک ۴۱-۴۳
یزدجرد - ۳۵-۳۶
یزدجرد بن بہرام گور - ۳۲-۳۸
یزدجرد بن شہریار - ۳۱-۳۵
یزدجرد الیثیم بن بہرام - ۳۵-۳۶
یزید بن معاویہ - ۴۱-۴۲
یزید بن ولید بن عبدالملک - ۴۱-۴۴
یعرب بن قحطان - ۳۷
یعقوب - ۵۶
یعقوب بن اللیث - ۵۵-۵۶
یمین الدولہ محمود بن سبکتگین - رجوع کن
محمود بن سبکتگین
یوسف - ۴۴

فہرست اماکن و قبائل

آب نہرواں ۳۲
آذربائیجان - ۱۵ - ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ - ۳۱ - ۳۲ - ۳۳ - ۳۹ - ۵۳ - ۷۲ - ۷۳ - ۸۲ -
آل بویہ - ۵۲ - ۶۵ - ۷۷ -
آل سلجوق - ۵۳ - ۶۰ - ۷۴ - ۷۵ - ۷۹ - ۸۱
آل فضلویہ - ۷۵ -
ابہر - ۶۴ -
احد - ۳۸
ارجان - ۲۹
ارستان ۳۲ -
اریشہ ۲۷
اسکندریہ - ۱۹
اشتوانیان - ۲ - ۷ - ۱۹ - ۲۱
اصحاب الکہف ۲۰
اصطخر - ۹ - ۱۰ - ۱۵ - ۱۶ - ۱۸ - ۲۲ - ۳۵
اصفہان - ۱۰ - ۱۱ - ۱۴ - ۱۹ - ۳۶ - ۶۴ - ۶۵
۷۱ - ۷۲ - ۷۳ - ۷۵ - ۷۹
اکراد - ۸۲
انبار - ۲۵

انطاکیہ - ۲۱ - ۷۰
اہواز - ۲۳ - ۲۵ -
ایران - ۲ - ۶ - ۲۰ - ۲۸ - ۳۷ - ۵۵ - ۵۳
ایران زمین - ۱۱ -
بابل - ۵ - ۹ - ۱۱ - ۱۴ - ۱۵ - ۱۷ - ۱۹ -
بحرین - ۱۱ - ۲۵ -
بخارا - ۵۷ - ۵۸
بربر - ۶
برشکان ۱۷ -
بسطام - ۳۲ -
بصرہ - ۲۵ - ۳۹ -
بغداد - ۱۷ - ۲۳ - ۲۵ - ۴۶ - ۴۷ - ۵۱ -
۵۲ - ۵۳ - ۵۴ - ۵۶ - ۶۴ - ۶۵ - ۶۶ -
۶۷ - ۷۰ - ۸۱ - ۸۳ -
بلاد شاپور ۳۳
بلاد ہند - ۵۳
بلخ - ۹ - ۱۴ - ۱۵ - ۱۶ - ۵۶ - ۷۲
بندامیر - ۶۵ -
بندگوار - ۱۷ -

بنی اسرائیل - ۸ - ۱۵ - ۱۷
بنی امیہ - ۴۱ - ۴۳ - ۴۴ -
بنی بکر بن وائل - ۲۵ -
بنی تغلب - ۲۵ -
بنی تمیم - ۵
بنی حنظلہ - ۲۵ -
بنی عباس - ۳۰ - ۴۴ - ۴۶ - ۴۸ - ۵۴
بنی قیس - ۲۵ -
بیت المقدس - ۴ - ۱۵ - ۱۶ - ۱۷
بیضا - ۱۷ -
پارس - ۱۲ - ۱۸ - ۲۳ - ۶۴ - ۶۹ - ۷۳ - ۷۵
۷۷ - ۸۲ - ۸۳ -
ترک - ۲۹ -
ترکستان - ۱۲ -
تل عقرقوف - ۱۴ -
توران - ۲۸ -
تہامہ - ۳۳ -
جاسم - ۱۱ -
جامع دمشق - ۶۷ -
جبل جبلوری - ۲۳ -
جبل کجومہ - ۴۹ -
جرجیس - ۱۱۷ -
جرجان - ۲۹ - ۴۷ - ۵۹ - ۶۰ - ۶۸ -
جزیرہ - ۲۳ - ۳۰ -
جمشید - ۵۷

جندیسابور - ۲۴ - ۲۵ - ۵۶ -
جوره - ۴۴ -
جوزه - ۲۹ -
جهود و جهودان - ۲۱
جیحون - ۱ - ۱۴ - ۲۶ - ۵۰ - ۶۰ - ۶۱ - ۶۲
چهل ستاره - ۱۰ - ۱۸ -
چین - ۳۰ -
حبش - ۶ -
حبشه - ۲۸ -
حجاز - ۱۱ - ۱۴ - ۴۲ - ۴۵ - ۴۶ - ۴۹ -
حضرموت - ۱۱ -
حمص - ۴۴ -
حمیر - ۲۰ -
خان بازرگان - ۱۸ -
ختن - ۱۲ -
خجند - ۱ -
خراسان - ۱۲ - ۱۶ - ۲۰ - ۲۵ - ۳۱ - ۳۳ -
۳۵ - ۳۹ - ۴۳ - ۴۵ - ۴۶ - ۵۱ - ۵۳
۵۶ - ۵۸ - ۵۹ - ۶۰ - ۶۲ - ۶۴ - ۶۱ -
۶۲ - ۸۰ - ۸۱ - ۸۳ -
خضرا - ۱۶
خفرک - ۱۰
خطا - ۸۱
خوارزم - ۱۵ - ۲۶ - ۵۹ - ۸۰ - ۸۱
خوارزمشاهیان - ۸۰ -
خوارزمیه - ۵۵ -
خوارزمیان - ۸۰ -
خوزستان - ۲۳ - ۲۴ - ۵۶ - ۶۴ - ۶۳
داراجرد - ۱۸ - ۶۶ -
دارالسقیفه - ۳۸ -
دارالشفا بغداد - ۶۵ -
دارالشفا شیراز - ۶۵ -
دبیل - ۲۸ -
دربند - ۴۰ -
دریای ساوه - ۳۰ -
دستگیره - ۳۳ -
دشت کربلا - ۴۰ -
دماوند - ۹
دوشش فیروز - ۲۸ -
دهات غربیا - ۴۱ -
دیار روس - ۱ -
دیالمه - ۵۰ - ۵۵ - ۵۹ - ۶۴ - ۶۶ - ۶۸ - ۶۸
دیلم - ۴۹ - ۵۰ -
دیلمیان - ۶۳ -
دینور - ۵۲ -
راهجرد - ۱۰
رام فیروز - ۲۸ -
رامهسر - ۲۳ -
رباط شیخ کبیر - ۶۶ -
رباط مظفری ابرقو - ۶۸ -
رباط مظفری بیضا - ۶۸ -
رباط مظفری سربند - ۶۸ -
رودسیگان - ۱۶ -
رودکی - ۶۵
روز مهرجان - ۳۰ -
روم - ۱۲ - ۲۵ - ۲۸ - ۲۹ - ۳۰ - ۳۱ - ۳۲
۳۳ - ۳۹ - ۶۰ - ۶۴ - ۸۰ - ۸۳ -
رومیان - ۲۰ -
روسیم - ۱۳ -
ری - ۲۸ - ۵۹ - ۶۴ -
زاولستان - ۱۶ - ۴۶ -
زربان - ۱۶ -
زنجان ۶۴
ساروویه - ۱۰
ساسان - ۱۶ -
ساسانیان - ۶۰ - ۲۱ -
سامانیان - ۹ - ۵۹ - ۵۶ - ۵۶ -
سامانیه - ۵۵ -
سجستان - ۲۴ - ۲۵ - ۴۹ - ۵۵ - ۵۶ - ۹۰
سطیح کاهن - ۲۰ -
سلجوقیان - ۶۹ - ۸۱ -
سلجوقیه - ۵۵ - ۶۸ - ۶۶ -
سلغریان - ۵۳ - ۶۲ - ۶۳ - ۶۴ -
سلغریه - ۵۵ -
سمرقند - ۲۰ -

شقریان - ۷۴

سوس - ۹ - ۲۵

سوق الامیر - ۶۵

شادروان - ۱۵

شادفیروز - ۳۳ - ۳۸

شادروان شاپور - ۲۳

شام - ۱۱ - ۱۷ - ۲۰ - ۲۱ - ۳۸ - ۳۹ - ۴۰ - ۴۱
۴۳ - ۴۶ - ۶۵ - ۸۲

شبانکارہ - ۵۲ - ۶۷ - ۷۲

شداد - ۱۳

شدید - ۱۱

شہرآباد - ۲۹

شہر جیرم - ۱۷

شہر خطا - ۸۳

شہرِ عزہ - ۱۹

شہرستان - ۱۹

شہر سوس - ۵

شہر شاپور - ۲۳

شہر قیاریہ - ۱۷

شہر کالنجار - ۶۰

شہر نو اصفہان - ۲۸

شہر یترو شیر - ۲۳

شیراز - ۴۳ - ۵۸ - ۵۳ - ۶۴ - ۶۶ - ۶۷
۷۵ - ۷۶ - ۷۷ - ۷۸ - ۷۹ - ۸۲ - ۸۳

شیروان - ۳۳

صابیان - ۱۶

صحرائے دزبان - ۱۷

صدقہ - ۷۱

صفاریان - ۴۹ - ۵۵

صفاریہ - ۵۵

صین - ۱۳

طالوت - ۱۷

طائف - ۴

طبرستان

طسم - ۱۱

طوس - ۱۵ - ۴۷

اراضی طے - ۱۱

طیفون - ۲۵ - ۲۶ - ۳۴

عاد - ۸ - ۱۱

عادیان - ۱۳ - ۱۱

عجم - ۶ - ۱۹ - ۱۶

عراق - ۴ - ۱۲ - ۱۳ - ۲۰ - ۳۳ - ۴۳ - ۴۵
۵۲ - ۵۳ - ۵۹ - ۵۷ - ۶۰ - ۶۸ - ۷۱
۷۳ - ۷۴ - ۷۵ - ۷۶ - ۷۸ - ۸۲ - ۸۳

عرب - ۹ - ۲۵ - ۲۶ - ۳۰ - ۳۶ - ۳۸

عمان - ۱۱ - ۲۵ - ۱۹

غزان - ۷۱ - ۷۲

غزنویان - ۵۳ - ۵۹ - ۶۲

غزنویہ - ۵۵

غزنہ - ۵۳ - ۵۸ - ۶۰ - ۶۱ - ۶۲ - ۶۳ - ۸۱

غور - ۳ - ۵۳ - ۶۲ -
فارس - ۱۰ - ۱۱ - ۱۳ - ۱۴ - ۱۶ - ۲۰ - ۲۳ - ۲۳ - ۳۵ - ۳۹ - ۴۲ - ۵۲ - ۵۵ - ۵۶ - ۵۷ - ۶۶ - ۶۷ - ۶۸ -
قراتبا - ۱۰ -
فرس - ۲۷ - ۳۱ - ۳۴ - ۳۶ -
فرغانہ - ۳۰ -
فیروز آباد - ۳۳ -
فیروز رام - ۲۸ -
فیروز شاپور - ۳۵ -
قام - ۶۴ -
قبچاق - ۳۰ -
قریش - ۳۷ -
قزوین - ۲۴ -
قیساریہ - ۱۷ -
قلعہ اصطخر - ۶۸ - ۷۶ - ۷۹ -
قلعہ برزم -
قلعہ تکیناباد - ۶۰ -
قلعہ سوس - ۱۶ -
قہستان - ۱۲ - ۶۵ -
کازرون - ۷۹ -
کربلا - ۸۰ -
کرمان - ۲۳ - ۲۵ - ۲۶ - ۳۹ - ۵۶ - ۶۶ - ۷۲ - ۷۶ - ۷۹ - ۸۳ -
کنعان - ۱۷ -
کواشیر - ۲۳ -
کورہ اردشیر - ۲۱ -
کوفہ - ۴۰ - ۴۵ - ۵۱ -
کوہ ابوقبیس - ۱۴ -
کوہستان گنجومہ - ۱۷ -
کہن دژ - ۱۰ -
کیاشیان - ۷ - ۱۳ - ۱۴ -
گیلان - ۴۴ -
ماورارالنہر - ۲۹ - ۳۰ - ۴۲ - ۵۱ - ۶۰ - ۷۰ - ۸۱ - ۸۲ - ۸۳ -
ماورائے جیحون - ۱۲ -
مداین - ۲۵ - ۳۱ - ۳۲ - ۳۵ -
مدرسہ لالا - ۶۵
مدینہ - ۳۸ - ۳۹ -
مرو - ۱۰ - ۱۹ -
مروانیان - ۴۵ -
مسجد جامع جدید - ۷۷ -
مسجد عتیق - جامع شیراز - ۵۶ -
مغرب (بلاد) ۳ - ۵۲
مکران - ۲۰ -
مکہ - ۳ - ۴۶ -
ملاحدہ ۵۲ -
ملک یزد - ۷۹ -
ملوک حمیر - ۳۰ -
موصل - ۲۳ - ۲۹ - ۵۳ - ۷۳ -

موقان - ۸۲ -
نہر عرب - ۱۰
میمون - ۴۹ -
گشاپور - ۱۰
نوبندگان - ۱۸ - ۶۹ -
نہر فرات - ۱۲ -
نیشاپور - ۱۰ - ۳۵ - ۴۴ - ۴۹ -
نیشاپور
واسطہ - ۱۱ -
وہار - ۱۴ - ۵۱ -
ہجر - ۲۵ -
ہراۃ - ۱۹ - ۵۶
ہمدان - ۱۸ - ۷۵ - ۹۹ - ۴۴ - ۶۳ -
ہند - ۳ - ۴ - ۶ - ۳۵ - ۳۸ - ۴۰ - ۶۰ - ۶۴
- ۹۳ - ۷۷ -
ہیاطلہ - ۲۸ - ۳۰ - ۳۶ -
یزد - ۶۳ - ۶۹ -
یمامہ - ۱۱ - ۲۸
یمن - ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ - ۱۶ - ۲۹ - ۳۶ - ۳۸ -
۴۹ -

فہرست کتب

آداب العرب والفرس - ۹ -
نصائح الملوک -
جاویدان خرد - ۹
نظام التواریخ -
کتاب التاج - ۹۳ -

غلط نامه

صفحه	سطر	غلط	صواب	صفحه	سطر	غلط	صواب
۴	۱	گردید	گردید	۲۲	۵	مشتغری	مشتغری
	۶	بکوار	بکوار	۲۳	۶	رند	زندان
۵	۲۰	گویند	گویند	۲۵	۱۳	واہل	وائل
۶	۱	سبتی	سبتی	۲۶	۸	هراث	هران
۸	۱۶	زبان	زبان		۱۶	فارع	فارح
۹	۱۸	تفرع	تضرع	۲۸	۲۱	توازن	توران
۱۱	۶	حدیس	حدیس	۲۹	۱	اروان بود	ادرا بود
	۷	جاسیم	جاسیم		۱۵	بدیگران	بدیگران
	۱۰	آنجانکه	آنجانکه		۱۶	بازسند	بازستد
	۱۳	حضرت موت	حضرموت		۲۰	آبار	آباد
۱۲	۱۶	یابیح	یاجیج		۲۱	تاحت	تاجیت
۱۳	۱۳	طبقه اول	طبقه دوم	۳۰	۶	یا	۱۰
۱۵	۱۴	مضر	عصر		۱۴	بمارید	بمارید
۱۶	۱	ازا	ازان را		۱۶	ملوک جمیر	ملوک حمیر
۱۸	۱۹	خاید رزی	خاید زرین		۲۰	ساده	ساوه
۱۹	۱	کستدکان	کشتدگان	۳۱	۱۱	سولان	رسولان
	۱۱	بکشتند	باشتند	۳۲	۱۲	بپوشید	بپوشید
۲۰	۲-۱	انطلحن	انطیحن	۳۲	۱۶	بیداشتند	پنداشتند
۲۱	۱۳	بانجان	بانکجان		۲۰	جبل	جیل

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳۳	۲	پادی	یادی		۵	بپیریدن	بپیریدند
	۵	تنعم	تنعّم		۶	بیش	پیش
	//	ماننده	مانندا		۷	لبی	لبی
	۱۰	نقور	نفور		۱۱	الغزیز	العزیز
	۱۹	موطاه	مواطاة		۱۹	مردان	مروان
۳۴	۴	داو بیشتر	او و بیشتر	۴۲	۸	مروان	مروان
۳۵	۷	یسی	شیی	۴۳	۳	بیشه	پیشه
	۸	از	او		۸	حبشی	حبشی (بلا تشدد)
	۱۷	بریدند	پرویند	۴۵	۱۲	مردانیان	مروانیان
	۲۱	نهاوند	نهاوند	۴۶	۱	بمحاریت	بمحاربت
۳۶	۳	آسیانی	آسیائی	//	۲	ساله	سال
	۷	ایزدجرد	یزدجرد		۱۲	اسپهدان	اسپهبدان
۳۷	۹	علیهم	علیهما	۴۷	۸	المشافعی	الشافعی
۳۸	۱	متادی	متاذی		۱۳	جوار	بجوار
	۵	عذر	غدر	۴۸	۱۳	هردن	هارون
	۱۵	دارالسقیه	دارالسقیفه	۴۹	۲۰	اسفاح	سفاح
	۱۸	بخلافه	بخلافت	۵۰	۱۸	بسر	پسر
	۲۰	در	وه	۵۱	۱۲	لنحر جبهم	النحر جبهتهم
۳۹	۳	و	(زائد ہے)	۵۲	۸	از سجامی	اوسجامی
	۲۰	رصه	رضئے	۵۳	۱۷	ناصرالدین السد	ناصرالدین الله
۴۰	۶	پرون	بیرون	۵۴	۲۲	المستفر	المستنصر
۴۰	۱۴	البسط	البسیط		۸	منهرم	منهزم
	۲۰	الله	لله		۱۴	اپن	ابن

صفحه	سطر	خطا	صواب	صفحه	سطر	خطا	صواب
۵۵	۱۰	فسخت	فسحت	۷۲	۱۹	سلفریان	سلغریان
	۱۹	التسجبان	التسجانی	۷۴	۵	یا	یا
۵۶	۲	پروی	بروی		۱۲	با	تا
	۶	باتتن	ماویتین		۱۳	انابت	انساب
	۱۸	ولت	دولت	۷۵	۲۱	تکی	زنگی
	۱۸	بلباعم	بلجاعم	۷۶	۱۳	تابدی	تا بیدی
۵۹	۱	گفت	گرفت		۱۹	زوتی	زوزنی
۵۹	۶	اجرانی	اعرابی		۲۰	ضاوید	ضنا دید
	۱۰	لفر	نفر	۷۷	۱	یاقدر	با قدر
۶۲	۱۰	بسید	بستید		″	هرار	هزار
۶۳	۱	یلت	رئیس		″	اسیش	اسپش
۶۵	۳	بود حاکم	حاکم بود	۷۹	۴	جسم	حشم
	۱۳	وشتند	داشتند		″	میسر	میسّر
۶۷	۱۵	بوا	لوا	۸۰	۲	انشین	اثیتن
۶۸	۵	البو	ابو		۵	اعادهم	اعمارهم
	۱۸	رام ویه	راموبه		۲۱	لولادر	اولاد
	۱۷	بیشاندی	نشاندی	۸۱	۱۱	ود	بود
۷۰	۱	بنشت	نبشت		۱۳	بالوس	مالوس
	۱۵	فتحت	فسحت		″	نبزویک	نیزویک
	۱۹	پرکیارق	برکیارق	۸۲	۱۵	تصاطی	تصالحی
۷۱	۸	سر	سره	۸۳	۱۳	مالکست	مالک ست
	۱۱	نست	نشست		۱۵	تعقد	تفقد
	۲۰	عزان	غزان		۱۷	مظلمه	متظلمه
					″	مسحق	بحق

فہرست مندرجات کتاب نظام التواریخ

مقدمہ - نوشتہ حکیم سید شمس اللہ قادری

۱ - ترجمہ مصنف ۳ - ۱۱

۲ - نظام التواریخ ۱۲

۳ - متن مطبوعہ

۴ - متون مورخین عرب وعجم در تذکرۂ احوال مصنف

۵ - تصحیحات وتنبیہات

۶ - انساب وسنین ملوک عجم

دیباچہ کتاب ۱

قسم اول در بیان احوال وشرح آثار انبیا واصفیا واوصیاء وحکامی کہ از اول دور آدمؑ تا آخر ایام نوحؑ بودہ اند ۳

قسم دوم در ذکر ملوک فارس ومشاہیر انبیا واکابر علما کہ در ایام ایشان بودہ اند - ۷

طبقہ اول - در ذکر پیشدادیان ۸

طبقہ دوم در ذکر کیانیان ۱۳

طبقہ سوم در ذکر اشکانیان وملوک طوائف ۱۹

طبقه چهارم - در ذکر ساسانیان ۲۱

قسم سوم - شرح احوال خلفا و غیرهم ۳۷

سطری از احوال پیغمبر علیه السلام ۳۷

طبقه اول - در ذکر خلفائے راشدین ۳۸

طبقه دوم - در ذکر خلفائے بنی امیه ۴۱

طبقه سوم - در ذکر خلفائے بنی عباس ۴۴

قسم چهارم - اخبار سلاطین و ملوک عظام که در ایام عباسیان باستقلال در ممالک ایران بادشاهی کرده اند ۵۵

طایفه اول - در ذکر صفاریان ۵۵

طایفه دوم - در ذکر سامانیان ۵۶

طایفه سوم - در ذکر غزنویان ۵۹

طایفه چهارم - در ذکر دیلمیان ۶۳

طایفه پنجم - در ذکر سلجوقیان ۶۸

طایفه ششم - در ذکر سلغریان ۷۴

طایفه هفتم - در ذکر خوارزمیان ۸۰

طایفه هشتم - در ذکر مغول ۸۳

فهرست اسماء الرجال ۸۴

فهرست اسماء البلد و البقاع ۹۷

فهرست اسماء الکتب ۱۰۲